(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى

معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

مولانا مولوی محمد اسحاق مرحوم مدیر الوعظ

... کیا ہے معراج رسولؐ	غیب کی اک نما ہے معراج رسولؐ
شان یہ کس کی ہویدا ہوگی آج	رتبہ یہ کس کا ہے معراج رسولؐ
ایک ہی شان حبیبی کی ہے شان	ایک ہی رتبہ ہے معراج رسولؐ
آج بس سب کچھ دکھایا جائے گا	مرضیٔ مولا ہے معراج رسولؐ

آدمؑ و عیسیٰؑ خلیلؑ و یوسفؑ

ہیں - مگر یکتا ہے معراج رسولؐ

طان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب بندر روڈ کراچی

1171

(مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی)

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب ہذا معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
…راج رسولؐ	۵	نوحہ کرنے والے	۴۸	دوسرا آسمان	۸۹	دوسری منزل	۱۴۶
…رح صدر	۶	گھنٹے بجانے والے	۵۰	عیسیٰؑ و یحییٰؑ	۹۱	شکل عزرائیل	۱۴۸
…ق کی سواری	۸	نافرمان والدین	۵۱	تیسرا آسمان	۹۴	تیسری منزل	۱۵۴
…سرت	۹					جمال میکائیل	۱۵۶
						چوتھی منزل	۱۵۸
…کی روانگی	۱۰	تکبر کرنے والے	۵۳	حضرت یوسفؑ	۹۵	صورت اسرافیل	۱۶۱
…کھیتیاں	۱۳	دین محمدی	۵۴	چوتھا آسمان	۹۶	رسول کریمؐ کا ڈرنا	۱۶۳
…بد نصیب گروہ	۱۵	نسخۂ اکسیر	۵۵	حضرت ادریسؑ	۹۹	صور اسرافیلؑ	۱۶۶
…ندر بھوکے	۱۷	سفید لباس	۵۸	پانچواں آسمان	۱۰۱	پانچویں منزل	۱۷۴
…سوار	۱۸	ایک عجیب جنتی	۶۰	حضرت ہارونؑ	۱۰۲	قاب قوسین	۱۷۷
…دار درخت	۲۱	بیت المقدس	۶۲	چھٹا آسمان	۱۰۵	حاملان عرش	۱۷۸
…بار بردار	۲۲	ملاقات آدم صفی اللہ	۶۴	حضرت موسیٰؑ	۱۰۸	امت کے لئے دعا	۱۷۹
				جبرئیل امین	۱۱۲		
…پرداز	۲۳	ملاقات خلیل اللہؑ	۶۵	ساتواں آسمان	۱۱۳	مولا سے ہمکلامی	۱۸۳
						نکتہ	۱۸۴
…بیل	۲۴	ملاقات کلیم اللہؑ	۶۷	ابراہیم خلیل اللہؑ	۱۱۶	ذی شان سوال و جواب	۱۸۷
						نصیحت	۱۹۳
	۲۶	ملاقات مسیحؑ	۶۸	جنت کی سجاوٹ	۱۲۰	نعت محبوب الٰہ	۱۹۷
…ں	۴۳						

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
یتیموں کا پیسہ	۲۷	امام کی تلاش	۶۹	تین نہریں	۱۲۲	ارشادات پروردگار	۳
ظالم عورتیں	۲۹	امام دو جہاں	۷۱	بیت المعمور	۱۲۴	تیری حمد و ثنا	۴
مردم خوار	۳۰	پیغمبروں کے لشکر	۷۳	ایک خاص فرشتہ	۱۲۵	کرم کی شان	۶
حسین عورت	۳۱						
حکایت مسیحؑ	۳۳	رسول اللہ کا شکریہ	۷۴	ایک خاص ذات	۱۲۶	پچاس نمازوں کا حکم	
دو ضعیف آوازیں	۳۵	اعزازی فیصلہ	۷۶	ایک خاص جماعت	۱۲۸	نمازوں میں تخفیف	
ابلیس لعین	۳۶	حوران جنت	۷۸	عطیہ خطابات	۱۳۰	جنت کی سیر	
یثرب کی سرزمین	۳۷	آسمانی زینہ	۷۹	جلوس پیغمبران	۱۳۱	دوزخ کی جھلک	
محشر کا میدان	۳۹	زینے کا جلوس	۸۰	مسلمانوں کے بچے	۱۳۴	معراج کی واپسی	
پیارے سوال و جواب	۴۱	سونے کا تخت	۸۲	مرکب نورانی	۱۳۷	مکے کی منزل	
خوفناک سوال و جواب	۴۴	پہلا دروازہ	۸۴	سدرۃ المنتہیٰ	۱۳۹	معراج کی تکذیب	
شراب خوار	۴۶	پہلا آسمان	۸۵	حسن جبریل	۱۴۱	معراج کی تصدیق	
جھوٹے گواہ	۴۷	حضرت آدم	۸۶	ملا اعلیٰ کی پہلی منزل	۱۴۳	تمت	

Marfat.com

معراجِ رسولؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ یعنی وہ خدائے برتر واعلیٰ تمام کمزوریوں سے پاک ہے جو اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجد حرام یعنی مکہ معظمہ سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی طرف لے گیا۔ جس کے چاروں طرف ہم نے دو جہاں کی برکتیں دے رکھی ہیں اور اس معراج سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ ہم اپنی قدرت کاملہ کے عجیب و غریب کرشمے انھیں دکھائیں اور اس میں شک نہیں کہ وہ خدائے برتر واعلیٰ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے

معراجِ رسولؐ

اللہ اللہ کیا ہے معراجِ رسولؐ	غیب کی اک تھا ہے معراجِ رسولؐ
ج بس سب کچھ دکھایا جائے گا	مرضیِ مولا ہے معراجِ رسولؐ
بس میں اسرار نہاں ہونگے عیاں	پردۂ اخفا ہے معراجِ رسولؐ

Marfat.com

شان یہ کس کی ہویدا ہو گی آج!	رتبہ یہ کس کا ہے معراج رسولؐ
وہ وہ روحانیتیں دیکھیں گے آپ	سیر کل ہے یا ہے معراج رسولؐ
ایک ہی شان حبیبی کی ہے شان	ایک ہی رتبہ ہے معراج رسولؐ
آدمؑ و عیسیٰؑ خلیلؑ و یوسفؑ	ہیں۔ مگر یکتا ہے معراج رسولؐ
دو جہاں کی سیر ہو گی وہ خدا	قرب مولا کا ہے معراج رسولؐ
ہو کہیں اسحاق سچا اُمتی	کیا یہ تو لکھتا ہے معراج رسولؐ

شرح صدر

رجب کی ستائیس تاریخ پیر کی شب کو یکایک حضور رب العزت کی جانب سے جبریل امین کو حکم ملتا ہے کہ آج ہم اپنے ایک درِّ یتیم کو آسمانوں کی سیر اور مِنْ اٰیٰتِنَا اپنی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں دکھانی چاہتے ہیں تم پچاس ہزار ملائکہ اپنے ساتھ لو اور جنت سے ایک ذی شان براق لے جا کر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کر کے ہماری حضور میں لے آؤ چنانچہ یہ حکم عالی پاتے ہی جبریل علیہ السلام مع پچاس ہزار فرشتوں کے جنت سے ایک براق عالی شان برق رفتار لے کر اسی وقت مکہ معظمہ

داخل ہو گئے ملائکہ کی تسبیح سے حرم محترم گونج اٹھا اور جبریل امین کعبہ کی شمالی جانب مقام حطیم میں پہونچے جہاں پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آرام فرماتے تھے اور آپ اس طرح لیٹے تھے کہ آپ کا قلب مبارک بخوبی بیدار تھا اور آنکھیں سوتی تھیں چنانچہ جبریل علیہ السلام نے آپ کو جگایا اور حکم ایزدی پہونچاتے ہی انوار و برکات تجلی سے لبریز کرنے کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کیا اور تین مرتبہ آب زمزم سے دھویا اور پھر لکھو کھا قسم کے انوار و برکات سے لبریز کر دیا جس سے آپ کا سینہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن اور نورانی ہو گیا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ یعنی فرمود مولاہ

(پ ۳۰ - الم نشرح - ع ۱ - آیتہ ۱)

ہم نے سینہ آپ کا کھولا نبی ؐ
اور تمہارا اول بالا وہ کیا
مشکلیں آسان فرمائیں تمام
لو فراغت سے عبادت میں لگو

اور تنگی اس سے ساری دور کی
گونج ہو صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اور دکھایا وہ تمہیں عالی مقام
اور اپنے کبریا کی سمت لو

کیا نوازا ہے خدا نے اے نبی ؐ
دیکھئے کیفیت معراج کی!

Marfat.com

بُراق کی سواری

جبریلِ امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر ارض مطہرہ یعنی حطیم کے باہر آئے اور براق ذی شان کی لگام پکڑ کر آپ کی حضوری میں اسے پیش کیا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ اس براق کو اپنی سواری میں قبول و منظور فرمائیں اور اسے اپنی سواری سے زینت بخشیں - یہ سُن کر آں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس براق پر سوار ہونے کا ارادہ کیا براق نے کسی قدر شوخی کی - فوراً جبریل علیہ السلام نے براق کی گردن پہ ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اے براق تجھے شرم نہیں آتی کہ تو امام الاولین والآخرین کی سواری میں شوخی کرتا ہے تجھے خبر نہیں کہ آج حبیب ربُ العالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخرالزماں تجھ پر سوار ہوتے ہیں براق یہ سنتے ہی ندامت وانفعال کے پسینے میں غرق ہو گیا کہ ہائے میں نے کس عالیجاہ کے سامنے شوخی کی اور میں بصورت نافرمانی پیش آیا - آخر براق پانی پانی ہو گیا اور پھر تمام رات اس نے کان نہیں ہلایا -

Marfat.com

عبرت

اے مسلم کلمہ گو اور اے پیارے امتی ایک بے زبان جانور سے عبرت حاصل کر جو نہ انسان ہے اور نہ آپ کا امتی ہے بلکہ جنت کا ایک جانور ہے جو اپنی لاعلمی اور بے خبری سے ذرا کی ذرا حضور کی اطاعت نہ کرنے کی تقصیر سے کس قدر محجوب ہوا اور کتنا ندامت کا پسینہ اس نے بہایا۔

اے مسلم کلمہ گو اور اے پیارے امتی افسوس تیرے حال پر کہ تو انسان ہو کر تو مسلمان ہو کر تو آپ کا امتی ہو کر تو شفاعت کا امیدوار ہو کر ساری عمر نافرمانی کرتا ہے اور کسی دن بھی تجھے ندامت کا پسینہ نہیں آتا اور کسی روز بھی تو اپنی نافرمانی پر پانی پانی نہیں ہوا تو مرد ہو کر داڑھی کا صفایا کرتا ہے تو عورت ہو کر باریک کپڑے پہنتی ہے اے شفاعت کے امیدوار حضور کا تابعدار بن اور آپ کا ساتھ نہ چھوڑ دیکھ حضور فرماتے ہیں جس نے داڑھی صاف کرائی اور مونچھیں بڑھائیں۔

مَنْ طَوَّلَ شَارِبَہٗ عُوْقِبَ بِالثَّلَاثِ

یعنی جس مرد نے مونچھیں بڑی رکھیں وہ تین عذابوں میں ضرور مبتلا ہو گا اول عذاب قبر یقینی، دوم شفاعت سے محرومی، سوئم حوض کوثر سے دوری

Marfat.com

نیز جس عورت نے کار ہائے عادیانہ نہیں کپڑے پہنے جس سے اس کا جسم نظر آئے اسے جنت کی بو تک نہیں لگے گی اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

توبہ توبہ اے کریم کردگار	ہم کو محشر میں نہ کیجیو شرمسار
جس کو سنکر ہوگئے ہم آب آب	دور کر دے قبر کا ہم سے عذاب
شافعِ محشر کا سایہ ہو نصیب	حوضِ کوثر اور جنت ہو قریب
ہو براق غلد حق سے سر نگیں	ہو ندامت کیوں نہ ہمکو بالیقیں

ہم کو عبرت ہو گئی اے ذوالمنن
اب نہ دکھلانا ہمیں رنج و محن

بُراق کی روانگی

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب براق کے کان میں میرا نام پہنچا تھا اس نے گردن جھکا دی اور محض ساکت و صامت کھڑا ہو گیا چنانچہ حضور اس پر سوار ہو گئے اور پھر جبریل علیہ السلام نے اس براق کو روانگی کا

Marfat.com

اشارہ کیا حضور فرماتے ہیں کہ براق کی رفتار اتنی تیز تھی کہ جہاں میری نظر پڑتی تھی وہاں براق کا قدم پڑتا تھا نیز جب آپ براق پر سوار ہو گئے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ جبریل امین نے وہیں آپ سے دریافت کیا یا نبی اللہ اس وقت جب کہ آپ ملاء اعلیٰ کی سیر فرمانے چلے ہیں اور انوار قدس کا آپ پر نزول ہو رہا ہے اور جنت الفردوس کے ایک شاہین براق پر آپ باعزاز تمام سوار کئے گئے ہیں تو اس وقت آنکھوں میں آنسو اور دل میں کسی نوع کا رنج لانے کا کون سا مقام ہے ؎

اے رسول محترم والا حشم	اس مسرت میں یہ کیوں ہے چشم نم
یہ تو وہ ساعت خوشی کی ہے نبی	دوسروں کے خواب میں بھی جو نہ تھی

دیکھنے جاتے ہو فردوس بریں!
آنسوؤں کا یہ کوئی موقع نہیں،

جبریل کے جواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبریل امیں جب اس جنت کے براق پر میں سوار ہوا ہوں تو مجھے اپنی اُمت یاد آ گئی کہ وہ قیامت کے میدان میں کس طرح اور کیوں کر پیدل چلیگی اللہ اللہ یہ امت کا غم چنانچہ امت کی ہمدردی کا آپ نے اظہار کیا ہی تھا کہ وہیں

Marfat.com

جبرئیل علیہ السلام نے مولائے کریم کی طرف سے یہ آیت مقدسہ آپ کو لاکر سنائی یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ۙ

یعنی اے نبی آپ اطمینان رکھیں قیامت کے روز آپکی امت کے تمام پرہیزگار مولائے رحمٰن کی حضوری میں اسی شان کے براقوں پر سوار ہو کے جائیں گے۔ پس آپ اپنی پیاری امت کا یہ اعزاز واکرام سن کر شاد شاد ہو گئے اور اب براق پر بآرام تمام رونق افروز ہوئے۔ جبرئیل جس کو روانگی کا اشارہ کر ہی چکے ہیں۔ جس کی تیز رفتاری کے مقابلہ میں رعد وبرق کی بھی کیا تاب وطاقت ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھ سکے۔

براق کی نسبت بعض روایتوں میں آیا ہے کہ وہ گھوڑے سے کچھ چھوٹا اور خچر سے کچھ بڑا۔ منہ نہایت پری چہرہ۔ آنکھیں بڑی بڑی جو نہایت سیاہ اور انتہائی سرگیں۔ کان بہت پتلے اور سبک۔ اور خوبصورت اور گردن خالص موتیوں سے ڈھلی ہوئی بازوؤں پر جواہرات کے پر اور پروں میں لکھو کھا نگینیاں اللہ اکبر رفتار کی یہ کیفیت کہ جہاں حضور کی نگاہ پڑتی ہے وہاں اس براق فردوسی کا قدم پڑتا ہے ؎

چیز کیا ہے جس کے آگے رعد وبرق	ہے زمین وآسماں کا اس میں فرق
ہیں امام دو جہاں جس پر سوار	رحمتِ رب ہے گلے کا جن کے ہار

وہ براق ایزدی لے کر چلا   کیا شجر اور کیا حجر اور کیا ہوا
ساتھ جبریل امیں ہیں ہمرکاب   ساتھ ہیں جن کے ملائک بے حساب
وہ جلوس فاخرہ ہے موجزن   منتظر ہے جس کا رب ذوالمنن
آج وہ وہ سیر دیکھیں گے جناب   انتہا ہے جس کی نہ حد و حساب

کیجئے پہلی سیر اور پہلا سماں
ہر طرف سرسبزیاں شادابیاں!

سرسبز کھیتیاں!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ براق چند قدم چلا تھا کہ مجھے ایک ایسا مقام دکھایا گیا — چنانچہ سرکار والا نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک نفیس میدان پیش نظر ہے جس میں بے انتہا مرد و عورت نہایت مکلّف لباس سے آراستہ ہیں اور یہ پیاری قوم ایک قسم کی کھیتی کر رہی ہے۔ لیکن عجیب خوش منظر وہ کھیتی ہے یعنی یہ کہ ادھر ہل چلا اور اُدھر کھیت پختہ ہو کر تیار ہوا اور اسی وقت غلّہ خود بخود کٹ کر انبار کی صورت میں نظر آنے لگا۔ یہ عجیب و غریب واقعہ ملاحظہ فرما کر آں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

جبریلؑ سے دریافت فرمایا کہ اے اخی جبریل یہ کون لوگ ہیں اور یہ کھیتی کس قسم کی ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کے ان لوگوں کی روحانیت آپ کو دکھائی گئی ہے جو راہ خدا میں نہایت شوق و ذوق اور نہایت فراخ دلی سے اپنا مال و زر قربان کرتے ہیں جن کی نیک اعمال اور ثواب عظیم کی ایک مثال آپ کو دکھائی گئی ہے یا نبی اللہ ان لوگوں نے جو پیسہ راہ خدا میں خرچ کیا تھا وہ بیج اور تخم بن کر عقبیٰ کی زمین میں بویا گیا ہے۔ جسے معاً قبولیت اور رحمت الہٰی کے پانی نے سرسبز و شاداب کر دیا اور اسی وقت غلّے کے انبار ان کے سامنے لگ گئے تاکہ یہ عقبیٰ کی کھیتی کرنے والے خوشنود اور شاد شاد ہو جائیں۔ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ (پ ۲۹۔ المزمل۔ ۲ع آیۃ ۱) یعنی جو کچھ تم اپنی عاقبت کی بھلائی کے لئے خیرات کرو گے اس کی بہاریں تم اپنی آنکھوں سے آ کر دیکھ لو گے۔

نیز اب اور اسی وقت نہیں بلکہ خیرات کرنے والوں کی یہ گوناگوں کھیتیاں قیامت تک اپنا انبار لگاتی رہیں گی۔ کیونکہ یہ لوگ زندگی بھر خیرات کرتے رہے لہٰذا مرنے کے بعد ابدالآباد ان کا معبود ان کے سامنے ثواب عظیم کے انبار لگاتا رہے گا:۔ ؎

آہ اے خیرات تیرا مرتبہ		کس قدر اللہ کو پیارا ہوا
ہر عمل سے یہ عمل مافوق ہے		سب سے بڑھ کر جو لیا کام آئے

Marfat.com

اے سخی انعام لے اکرام لے	رحمت ربی کا دامن تھام لے
کر جہاں تک کر سکے یہ کام تو!	لے جہاں تک لے سکے انعام تو
مال و زر کی تو نے بس لوٹی بہار	اے سخی اللہ کے اے مال دار
اس قدر شاداب تیری کھیتیاں	اس قدر راضی خدائے دو جہاں
اب کمی تجھ کو نہیں دارین میں	ہو گیا تو دو جہاں کے چین میں
باغ جنت کے لگائے کلمہ گو	اور بڑھا جو ہو سکے خیرات کو
تو غریبوں کی دعائیں کھائے گا	دین و دنیا کی مرادیں پائے گا!

ایک بدنصیب گروہ

اس کے بعد جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ براقِ بہشتی چند قدم اور آگے چلا تھا کہ مجھے ایک بدنصیب قوم دکھائی گئی۔ چنانچہ حضور والا جاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک مقام پر بہت سے مرد و عورت انتہائی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ یعنی یہ گروہ چٹیل زمین پر چت لیٹے ہوئے ہیں اور ان کے سروں کو بڑے بڑے وزنی پتھروں سے کچلا جا رہا ہے جن کا سر پاش پاش ہو کر اسی وقت پھر سالم ہو جاتا ہے اور پھر بڑے بڑے وزنی پتھروں سے سر

پاش پاش کیا جاتا ہے - ان لوگوں کی یہ بدتر حالت دیکھ کر آپ مغموم ہوئے اور دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں اور انھیں یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ آپکی امت کے وہ مرد، عورت ہیں جو نماز کے وقت سوتے رہتے تھے اور ان کے سر نمازوں کے لئے تکیوں سے نہیں اُٹھتے تھے پس اس مغرور سر کی یہ سزا ہے جو اپنے معبود کے لئے نہ جھکے اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ٥ (پ ٢٤ - المومن ع ٦ آیہ ١٠) یعنی جو لوگ اللہ کے آگے سر نہیں جھکاتے ہیں وہ بہت جلدی دوزخ میں داخل کئے جائیں گے نیز جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کے بے نمازی لوگ ہیں جن کو قیامت تک اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

نظم

کیا نمازیں چھوڑ کر یہ ہم نے کیا	کیا کیا اے بے نمازو کیا کیا
سر جھکانا اس قدر دوبھر ہُوا	کام دنیا بھر کا سب آسان تھا
اس سے جھکنے کا نہیں آتا تھا نام	سر میں سودا تھا جہاں بھر کا تمام
اے مسلماں سر جھکا اللہ کو	کر نہ تو ناراض اُس ذی جاہ کو

Marfat.com

رحم کر للہ اپنی جان پر	کر نہ اپنے آپ کو زیر و زبر!!
صبح دم تو سر کو تکیہ سے اٹھا	اس عذاب سنگساری سے بچا

صادق المصدوق سردار امم
بے نمازی جن کو تو دیتا ہے غم

ننگے اور بھوکے

ایک مقام پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ لوگ ایک میدان میں برہنہ کھڑے ہیں اور ان کی شرم گاہوں پر ذرا ذرا سی دھجیاں لپٹی ہوئی ہیں اور ان کا سارا جسم ننگا ہے جن کی حالت یہ ہے کہ جنگل کی گھاس جنگل کے کانٹے جنگل کے اینٹ پتھر سب کھاتے چلے جاتے ہیں اور کسی عنوان ان کا پیٹ نہیں بھرتا حضور والا نے ازراہ تعجب دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں کہ ایسے ننگے اور ایسے بھوکے کہ اینٹ پتھر سب کچھ کھائے چلے جاتے ہیں اور ان کا پیٹ نہیں بھرتا یہ کس بداعمالی کی ان کو سزا مل رہی ہے؟

جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو مارے بخیلی کے اپنے مال کی زکوٰۃ و خیرات نہیں کرتے تھے اس سزا میں اللہ تعالیٰ نے ان پر بھوک مسلط کر دی کہ اب قیامت

تک یہ اسی طرح گھاس پھوس اینٹ پتھر کھاتے رہیں گے اور کبھی ان کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ان کو اس بخیلی کی کافی سزا ملے گی کہ جس خدا نے ان کو سب کچھ دیا اس کے نام پر انھوں نے اپنا دل تنگ کیا : ؎

توبہ توبہ اے خدائے دوجہاں	اے سزائے بخل تجھ سے الاماں
یہ لیا ہم نے بخیلی کا صلا	اینٹ اور پتھر ہوئی اپنی غذا
پیٹ پھر بھی بھر نہیں سکتا کبھی	کس بلا کی بھوک ان کو لگ گئی
کاش دیدیتے اگر مسلم زکوٰۃ	اور سخاوت کا اٹھاتے اپنا ہاتھ
ایسے بھوکے یہ نہ پھر رہتے کبھی	اور عذاب بخل سے بچتے سبھی
تو بخیلی سے بچا اے کردگار	تیرے غصہ کی نہیں ہم کو سہار

ننگے بھوکے مالداری میں رہیں !
کاش عاقل اس بخیلی سے بچیں

قوم مردم خوار

براق سرمدی اور آگے چلتا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے ہیں، کہ ایک مقام پر کچھ عورتیں اور مرد جمع ہیں

کے سامنے نہایت ستھرا اور نفیس کھانا اور نہایت عمدہ اور پاکیزہ گوشت بھنے ہوئے رکھے ہیں۔ نیز دوسری طرف ان لوگوں کے سخت بدبودار گوشت جس میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں اور نہایت سڑا ہوا ہے وہ کھا رہے ہیں اور افسوس کہ یہ نفیس کھانے اور بہترین بھنے ہوئے گوشت نہیں کھاتے اور بجائے نفیس کھانے کے سڑے ہوئے اور کیڑے پڑے ہوئے گوشت پر چیلوں کی طرح گرے پڑتے ہیں اور اسے بڑے شوق سے کھا رہے ہیں۔

یہ حالت دیکھ کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے دریافت فرمایا کہ جبریل یہ مردار خوار لوگ کون ہیں جو پاکیزہ اور ستھرے کھانے نہیں کھاتے اور سڑے ہوئے مردار کھانوں پر چیلوں کی طرح گرے پڑتے ہیں۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جن کے پاس نکاحی مرد اور نکاحی عورتیں موجود ہیں۔ مگر ناجائز مرد ناجائز عورت کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ حلال سے نفرت اور حرام سے محبت رکھنے والی یہی وہ مردار خوار قوم ہے جو بعد مردن قیامت تک اسی طرح مردار گوشت بھنبھوڑتے رہیں گے۔

پھر ذرا آگے چل کر حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ بہت سے مرد و عورت بڑے بڑے تنوروں میں سے ننگے مادرزاد آگ کی لپٹوں میں

چلتے ہوئے نکلتے ہیں اور پھر نہیں دیکھتے ہوئے تنوروں میں جا گرتے ہیں جنہیں دیکھ کر آپ ڈرے اور ڈر کر جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ وہی مردار خوار مرد و عورت ہیں جو حلال طیب گوشت چھوڑ کر سڑا ہوا گوشت چھوڑتے ہیں جوان کا بدترین عمل آپ کو دکھایا گیا۔ اور یہ ان کی بدترین سزا آپ کے ملاحظہ میں لائی گئی!

اللھم احفظنا

نظم

اے خدا مردار خواری سے بچا	یہ غضب ہم سے نہ جھیلا جائے
پاک رکھ دنیا میں ہم کو صاف رکھ	جملہ بدکاری سے ہمکو پاک رکھ
ایسی لذت خاک میں مل جائے کاش	یہ تصور بھی نہ دل میں آئے کاش
ہو سکے گی کس طرح کیوں کر سہار	آگ کے شعلوں کی اے آمرز
رحم فرما تو ہمارے حال پر	ہم کو کر دنیا میں پاکیزہ نظ
جس سے ہوں مغموم شاہ دوسرا	ایسے جینے سے تو مرنا ہے بھ
چھوڑ دو مردار خواری دوستو	آگ کے تنور سے جلدی
شانِ ایمانی تو یہ تھی اے خطا!	مانتے کہنا خدائے پاک
تابع فرماں نبی کے رہتے ہم	اور نہ پہنچاتے انھیں ہم رنج

کانٹوں دار درخت

آگے چل کر حضور نے فرمایا کہ ایک خوفناک جھاڑ کانٹوں دار درخت ہے جس کی شاخیں اور کانٹے دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں پھر جو کوئی ادھر سے گزرتا ہے وہ درخت اس راستہ چلنے والے کے کپڑے اور سر کے بال نوچتا ہے جس سے راستہ چلنے والوں کو سخت تکلیف پہونچ رہی ہے۔ آپ نے جبریل امین سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہ درخت یہاں کیسا اگا ہوا ہے جس سے راہ گیروں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ درخت نہیں بلکہ یہ آپ کی امت کے اس شخص کی روحانیت آپ کو دکھائی گئی ہے جو رہزنی کرتا اور مسافروں کے سامان چھڑاتا ہے۔

مسافر اے بشر کچھ خوف کر	یہ سفر ہے یہ نہیں ہے تیرا گھر
روزہ اس سرا میں ہے مقام	قافلہ لدنے کو ہے بس صبح و شام
ی بس اس سفر میں ہے ستم	اس نے پہنچایا نبی پیارے کو غم
ے بھی امت میں ہیں افسوس کر	اپنی کر لیتے ہیں جو اوروں کی شے
دھاپی سے بچانے کردگار	جس سے دکھ پاتا ہے ہر ایک جاندار

ایک باربردار

جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے چل کر ملاحظہ فرمایا ایک شخص نہایت ناتواں اور سخت کمزور ہے اور وہ باوجود نہایت کمزوری و ناتوانی کے ایک بڑا وزنی لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر چاہتا ہے کہ یہ وزنی بوجھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھے مگر وہ بھاری گٹھا اس ناتوان سے نہیں اٹھتا جس پر اور لکڑیاں اس پر رکھتا ہے اور اٹھاتا ہے مگر وہ احمق بجائے اس کے کہ بوجھ ہلکا کرے بڑھاتا ہی جاتا ہے۔ آخر جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کون احمق باربردار ہے جو اپنی حرص کے ہاتھوں اپنا بوجھ بڑھاتا ہی چلا جاتا ہے۔

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ کوئی باربردار نہیں ہے بلکہ یہ امت کا وہ خائن شخص ہے جو دوسروں کی امانتیں اور دوسروں کے مال و منال کا بوجھ اپنی چھاتی پر رکھے چلا جاتا ہے آخر کار یہ سب کا بوجھ اپنی چھاتی پر رکھ کر مرجائے گا۔ اور یہ حرص اس کے دونوں جہان کی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہوگی۔

نظم

دوستو سوچو ذرا سمجھو اسے آج یہ ہی بیوقوفی عام ہے

بوجھ وزنی کیوں کئے جاتے ہیں ہم
اُٹھ نہیں سکنے کا یہ بارِ الم!

ہے خیانت ہر طرف چھائی ہوئی
کیا الم کی ہے گھٹا آئی ہوئی

حرص نے خائن بنایا حیف حیف
بوجھ وہ چھاتی پہ لادا حیف حیف

لادیں ہم جب اہل اس کے ہم کریں
آپ کا پیسہ امانت ہم رکھیں

جج بدلی ہم کو بھیجو دوستو!
ہم سا شاید ہی امانت دار ہو

لاؤ ہم رکھیں امانت آپ کی
یا بنائیں ہم حجامت آپ کی

میں نہیں کہتا کہ سب ایسے ہیں آج
کم ہیں ایسے اور بہت ویسے ہیں آج

بوجھ اتنا ہی رکھیں جو اٹھ سکے
سر ہے اپنا اور چھاتی اپنی ہے

یہ خیانت آہ کے دن کیلئے
بوجھ چھاتی پر ہمیشہ کو رکھے

بار برداری کریں اتنی ہی ہم!
اُٹھ سکے جو ہم سے پیارے محترم

فتنہ پرداز

پھر براق سرمدی ایسے مقام پر پہنچتا ہے کہ جہاں بعضے لوگوں کے حلق چیرے جاتے ہیں اور ان کے منہ میں چھریاں بھونکی جارہی ہیں جنھیں دیکھ کر آپ کو قلق ہوا اور ساتھ ہی اس کے فرمایا کہ اے

Marfat.com

جبریل یہ کون لوگ ہیں اور انھوں نے کیا قصور کیا ہے؟

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کے وہ فتنہ پرداز واعظ ہیں۔ جن کے وعظوں سے مخلوق الٰہی میں اختلاف اور فساد پیدا ہوتا تھا اور ان کا وعظ قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہوتا تھا جس سے مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوتا تھا آہ جس کی سزا میں قیامت تک ان کا یہی حال رہے گا اور اسی طرح ان کے جبڑے اور دہانے چیرے جائینگے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔

واقعی اس کی سزا یہ ٹھیک ہے فتنہ پردازی اسی میں آج ہے چھوڑکر شرع نبی کو جو چلے ٹھیک ہے اور اس کی یہ ہی سزا	جس نے شرع چھوڑ کرلی اور شے اور گمراہی اسی میں آج ہے ایسے واعظ کا اگر جبڑا چرے بن کے واعظ کیوں کیا فتنہ بپا

کیوں شریعت کا نہ تو خادم رہا
تجھ سے خوش ہوتے محمد مصطفےٰ!

ناگوری بیل

پھر ایک مقام پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ

Marfat.com

فرمایا کہ ایک جنگل ہے اور اس کی زمین میں مہین مہین سوراخ ہیں اور
ان سوراخوں میں سے بڑے بڑے جسم اور بڑے بڑے سینگوں والے ناگوری
بیل نکل نکل کر باہر آرہے ہیں اور پھر کوڑوں کے ڈر سے وہ دہشت زدہ
ہو کر انہیں مہین مہین سوراخوں میں اپنے سینگوں اور اپنے ہاتھ پاؤں
کا زور لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں مگر بوجہ بڑے بڑے ناگوری بیل ہونے
کے ان مہین مہین سوراخوں میں وہ سما نہیں سکتے آپ نے یہ تعجب خیز واقعہ دیکھ
کر جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کیا شے مجھے دکھائی
جا رہی ہے۔ جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ ان لوگوں کی روحانیت آپکو
دکھائی گئی ہے جو دنیا میں چھوٹا منہ بڑی بات کیا کرتے ہیں اور عاجز و ناتواں
ہو کر غرور کے کلمے منہ سے نکالتے ہیں۔

...ہ سے جو نکلی ہرائی ہو گئی		اب وہ واپس آ نہیں سکتی کبھی
...پردے اس پہ ڈالو دوستو		لاکھ پردوں میں بھی پوشیدہ رکھو
...موٹوں اور چڑھی کوٹھوں دبیں		تا قیامت اب وہ چھپ سکتی نہیں
...تو لیں پہلے پھر بولیں اگر		اور بڑائی ڈینگ کا ہو دل میں ڈر
...ناگوری بنیں کیوں حیف ہم		آدمی کے آدمی ہوں بیش و کم
...قبضہ میں رہے اپنی زباں		عقل سے تولیں سبھی سود و زیاں

یہ کرہم کیا کہہ رہے ہیں اے فنا	آپڑے گی اس کی سب افتاد کیا

آدمی وہ ہے جو بڑ بولا نہ ہو
ورنہ وہ اک بیل ہے اے دوستو

بڑے پیٹ

ایک جگہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ لوگ خونخوار صورتوں والے موجود ہیں جن کے پیٹ گنبد کی طرح اونچے ہو رہے ہیں اور شیشے کی طرح ایسے شفاف ہیں کہ ان کے پیٹ میں سانپ بچھو بھرے ہوئے صاف نظر آرہے ہیں پھر جب کوئی شخص ان وزنی پیٹ والوں میں سے اٹھنا چاہتا ہے تو وہ پیٹ کے بوجھ کی وجہ سے فوراً گر پڑتا ہے اور پھر ایک خونخوار اور ہیبت ناک گھوڑا اس کے پیٹ کو کچلتا ہے جس پر وہ لوگ دہاڑیں مار مار کر روتے ہیں۔

جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے ہیں کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں۔ جبریل امین کہتے ہیں کہ یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو سود خوار ہیں اور یہ قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیں گے اور بروز قیامت اسی صورت میں مولائے عزوجل

حضوری انہیں ہو گی ۔

سود خواری آہ تیرا ہو بُرا	تو نے اک مسلم کو ایسا دکھ دیا
تجھ کو بھی مسلم یہ بس لائق نہ تھا	سود کا پیسہ کرے اپنی غذا
خود ہلاکت میں پڑا تو اے عزیز	حلت و حرمت کی سب کھو دی تمیز
تجھ کو پیسے سے غرض تھی اے فتا	دوسروں کا چاہے کٹ جائے گلا
دوسرا پیاسا رہے بھوکا مرے	پائی پائی سود کی وہ تجھ کو دی
یاد رکھنا سود کے پیسے ٹکے	سانپ بچھو پیٹ میں بن جائینگے

چھوڑ دو یہ سود خواری چھوڑ دو
رحم اپنی جان پر کچھ تو کرو

یتیموں کا پیسہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آگے چل کر ملاحظہ فرمایا کہ ایک گروہ انسانی ہے جن کے جبڑے اونٹوں کے سے ہیں اور ملائک ان کے منہ اور ان کے جبڑے چیر کر بڑے بڑے انگارے ان کے منہ میں بھر رہے ہیں اور پھر وہ انگارے ان کے حلق سے

Marfat.com

اترکراسی وقت پاخانے کے راستے سے باہر نکلتے ہیں۔ نیز انگاروں کے حلق سے اترتے وقت اور پاخانے سے باہر نکلتے وقت اس بلا کا درد ہوتا ہے اور وہ اس بری طرح ڈکراتے ہیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ۔

آپ نے نہایت مغموم ہو کر دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال کھاتے ہیں یا حضرت یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (النساء - ع ۲ آیۃ ۱۰) یعنی جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ دوزخ کے انگارے سے اپنے پیٹ بھرتے ہیں۔ اللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

نظم

جن یتیموں کا سہارا مٹ گیا بیکسی کے جو بھنور میں آ گئے جن کے دل ٹوٹے ہمیشہ کیلئے جن کے رونے سے فلک رویا کرے ہم نے جن کے باپ کو بلوا لیا پوچھتے ہیں جن کے آنسو آپ ہم ان کا پیسہ تو نے کھایا اے فتا	باپ جن کا قبر میں جا کر چھپا باپ کو اپنے جو روتے رہ گئے باپ جن کے خاک مٹی میں ملے اور خدا جبریل کو آواز دے کون ہے جس نے انھیں رلوا دیا جن کے رونے سے ہمیں ہوتا ہے غم آہ مسلم کچھ تو کر خوف خدا

Marfat.com

جن یتیموں کا سہارا مٹ گیا	مال ان کا کیونکہ تو نے چٹ کیا
باپ جن کا قبر میں جا کر چھپا	ان کا حصہ ہائے تو نے کھا لیا
بیکسی کے جو بھنور میں آ گئے	مال ان کا مل کے مسلم کھا گئے
باپ کو اپنے جو روتے رہ گئے	ان کے پیسے کیونکہ جیبوں میں پڑے
جن کے دل ٹوٹے ہمیشہ کیلئے	آہ وہ سوئم کے پردے میں لٹے
باپ جن کا خاک مٹی میں ملے	ان کے گھر بیہات ہم کھانے لگے
جن کے رونے سے فلک رویا کرے	پیٹ اپنے ان کے لقموں سے بھرے
توبہ توبہ اے اِلٰہ العٰلمین	ہم یتیموں کو ستائینگے نہیں

ظالم عورتیں

ایک جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملاحظہ فرمایا کہ عورتوں کا ایک گروہ ہے جن کو چھاتیوں کے بل اور پیروں کے بل الٹا لٹکایا گیا ہے اور ان سب کے آگ کے کوڑے مارے جاتے ہیں اور وہ ایسی تکلیف میں مبتلا ہیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ جنھیں دیکھ کر جناب سرمدی نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہ کیسی عورتیں ہیں اور انھوں نے کیا بداعمالی کی تھی جس کی انھیں ایسی سخت سزا مل رہی ہے۔

Marfat.com

جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ وہ ظالم ناپاک عورتیں ہیں جو ناجائز بچے جن کر اپنا عیب چھپانے کے لئے ان بچوں کو قتل کرتی تھیں جن کو اب یہ المناک سزا مل رہی ہے اور تا قیامت یہ اسی عذاب الیم میں گرفتار رہیں گی۔ ہ

بار ہا یہ بھی سنا کرتے ہیں ہم
کاش وہ انجام اپنا دیکھ لیں

عورتیں ایسا بھی کرتی ہیں ستم
اس سیہ کاری سے وہ توبہ کریں

کیونکہ جھیلا جائیگا داں کا عذاب
ہائے کیونکر لائیں گی یہ اس کی تاب

مردم خوار

حضور کی سواری مبارک ایک مقام پر پہنچی تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ چند آدمی ایک مقام پر جمع ہیں اور ایک شخص کو ان سب نے مل کر پکڑ رکھا ہے اور اس کے پہلوؤں کا گوشت کاٹ کاٹ کر اس کے منہ میں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے چباؤ اور کھاؤ جیسے دنیا میں تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا۔ آج اس کے بدلے اپنا گوشت چبانا اور کھانا پڑے گا

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جو لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ یعنی غیبت کرنی ایسی ہے جیسے اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھایا۔ (پ۲۶۔ الحجرات۔ ۲ع۔ ۱۲ آیات)

نظم

ہو گئے غیبت سے مردم خوار ہم
لحم بھائی کا ہیں کھاتے ہیں ہم
گرم بازاری وہ غیبت کی ہوئی
کیا کسی کو کھائیگا کوئی یہاں
چھوڑ دو غیبت بری ہے چھوڑ دو

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ستم
بلکہ اپنا گوشت کھاتے ہیں ستم
ہر کسی کو کھا رہا ہے ہر کوئی
بلکہ اپنا گوشت کھائیگا وہاں
رحم اپنی جان پر کچھ تو کرد

اس کو مردم خوار ہے کہتا خدا
جو کرے غیبت کسی کی اے فتا

حسین عورتیں

ایک مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت

نہایت حسین لباسِ فاخرہ اور سونے کے زیور سے آراستہ آپؐ کے سا
آئی اور عرض کیا کہ مجھے کچھ آنجناب سے عرض کرنا ہے۔ مگر آپ کی ذات اللہ
نے چونکہ معصوم پیدا کی ہے اس لئے آپ نے اس حسین اور خوبصورت عور
کی جانب مطلق توجہ نہ فرمائی۔ جب سواری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے نکل
گئی تو جبریل امین نے عرض کیا یا حضرت آپ کو معلوم ہے کہ یہ عورت کون تھی۔
نبی اللہ یہ دنیا تھی جو نہایت آب وتاب اور پوری زیب وزینت سے آج آپ
سامنے حاضر ہوئی تھی۔ آپ اگر آج اس سے کلام فرما لیتے یا کسی قدر بھی اس کی
طرف التفات کر لیتے تو جناب کی ساری کی ساری امت اس دنیائے ناپاک
کے پھندے میں پھنس جاتی اور اللہ اور روز آخرت کا خیال ان سب کے دل
سے نکل جاتا۔

چنانچہ جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلام کر
ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضور علیہ السلام کے سامنے ایک بڑھیا نہایت ڈراؤ
صورت کی پیش ہوئی آپ نے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ بدصورت بڑھیا کو
ہے؟

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ وہی دنیائے قحبہ ہے جو پہلے آپ
دھوکہ دینے کے لئے مصنوعی صورت بنا کر آئی تھی۔ لیکن در حقیقت اس کی اص
صورت یہ ہے جو پیچھے اس نے اپنی شکل دکھائی۔ چونکہ جب حضور نے اس

مصنوعی حسین صورت کی طرف التفات نہ فرمایا تو اب نا امید ہو کر اس نے اپنی اصلی بھیانک اور بری صورت آپ کو دکھائی۔

نظم

اے طمع ساز دنیا تیرا حال	کس قدر بندوں پہ ڈالا تو نے جال
تیرے حسن ظاہری پہ جو مٹا	تو نے مولا سے اسے غافل کیا
آہ دنیا دار تو کس پر مٹا	کس کو چھوڑا تو نے اور کس میں پھنسا
ہے یہ دھوکہ باز دنیائے زبوں	پہلے دل لیتی ہے پھر کرتی ہے خوں
دشمن ایمان ہے یہ بد نہاد	اس نے پھیلایا ہے عالم میں فساد

حکایتِ مسیحؑ

ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دنیا کو اس صورت میں دیکھا کہ منہ کی طرف سے نہایت مزین اور دلکش لباس پہنے ہوئے ہے اور پشت کی جانب نہایت پھٹے پرانے کپڑے ہیں نیز ایک اپنا ہاتھ جو اس نے کھول رکھا ہے وہ نہایت خوش رنگ مہندی میں رنگا ہوا ہے اور دوسرا ہاتھ جو اس نے اپنے لباس میں چھپا رکھا ہے وہ خون میں رنگا ہوا ہے۔

Marfat.com

چنانچہ دنیا کی یہ دو رنگی ادا دیکھ کر حضرت مسیح علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کہ اے طمع ساز دنیا یہ تیری دو رنگی ادا کیا معنی رکھتی ہے جس نے پیارے مسیح کو جواب دیا کہ اے مسیح جس نے میرا منہ دیکھا وہ ہمیشہ میرا گردیدہ اور میرا عاشق ہو گیا اور جس اللہ کے بندے کو میری پشت نظر آگئی وہ مجھ پر لعنت کرتا ہوا مجھ سے بھاگتا ہے اور اپنے مولا سے جا ملتا ہے نیز اے پیارے مسیح میرا قاعدہ یہ ہے کہ میں اپنے عاشق کو اپنا حنائی ہاتھ اور اپنی ظاہری زیب و زینت دکھا کر اپنی طرف مائل کرتی ہوں۔ پھر جب وہ میرے دام میں پھنس جاتا ہے تو میں اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا گلا کاٹ کر وہ ہاتھ اس کے خون میں رنگتی ہوں۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں پھنس کر دنیا کی زندگی دنیا دار کو ضرور مل جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

نظم

اہلِ دنیا زندگی دنیا کی لی!!	اور مولا کی طرف سے مردنی؟
حیف تیری عقل پر اے ہوشیار	ہو گیا دستِ حنائی کا شکار
چار دن کی چاندنی پھر مرمٹا	کیوں سماں بھولا اندھیری قبر کا
روشنی ساری یہ گل ہو جائے گی	حبِ دنیا خون تک رلوائیگی

Marfat.com

ہ دنیا دار تجھکو کیا ہوا — دل خدا کو چھوڑ کر کس کو دیا!
پشت اس کی اُس کا بایاں ہاتھ دیکھ — اب بھی دنیا کا نہ دے تو ساتھ دیکھ

وہ سیہ ناگن ہے یہ صورت حرام
اپنے چاہتیوں کو کھاتی ہے مدام

دو ضعیف آوازیں

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک آگے چلی تو یکایک ب کو ایک بوڑھا نظر آیا اور اس نے حضور کی بائیں جانب سے آپ کو آواز دی ف یَا مُحَمَّدُ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا ٹھہرئے اور میری ایک بات سُن جئے جناب اقدس نے اس طرف اور اس کی آواز کی طرف ذرا التفات نہیں کیا۔

ھر ایک بوڑھے ضعیف شخص کی آواز داہنی طرف سے آئی کوئی یہ کہتا ہے ف یَا مُحَمَّدُ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا ٹھہرئے اور میری ایک ت سنتے جایئے آنحضرت نے اس کی طرف بھی توجہ نہ فرمائی اور سیدھے لے گئے۔

کچھ دور چل کر حضرت جبریل نے عرض کیا یا نبی اللہ جس بوڑھے نے جناب کو پہلے آواز دی تھی وہ دین یہودیت کی روح تھی اور جس بوڑھے

نے آنجناب کو بعد میں آواز دی تھی وہ دین نصرانیت کی روح تھی۔ پس اگر آپ
آپ ان دونوں ضعیفوں کی آوازوں پر متوجہ ہو جاتے تو اکثر حصہ آپ کی امت
کا یہودی یا نصرانی ہو جاتا مگر الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے آنجناب کو محفوظ رکھا
فی الحقیقت آپ کی امت کی سلامتی کا باعث ہوا۔

شکر ہے تیرا الٰہ العالمین کس قدر انعام مولا یہ ہوا	تو نے امت کو بچایا بالیقیں امتِ مرحومہ پر اے کبریا

شکر تیرا اے خدائے دوسرا
ہم کو بس اسلام پر قائم رکھا

ابلیسِ لعین!

آگے چل کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خونخوار شخص کو دیکھا
آنجناب کی طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہوا چلا آتا ہے۔ حضرت جبریل
اسی وقت عرض کیا یا نبی اللہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
کر اس شعلے برسانے والے کی طرف پھونکیے چنانچہ آپ نے اَعُوْذُ پڑھ کر ا
کی طرف پھونکا۔ جس سے اسی وقت وہ آگ کے شعلے بجھ گئے اور

ذی آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوگیا اور پھر جبریل امین نے کہا
بی اللہ یہ شیطان لعین تھا جو آپ کے خیالات کو پریشان کرنا چاہتا تھا۔ جو
ں دعا کی برکت سے خود ہی نیست و نابود ہوگیا :۔

ے لعیں اے راندۂ درگاہ رب	کچھ نہ تیری چل سکی اے بے ادب
وک دم لاحول سے چلتا ہوا	جب محمد مصطفےٰ نے دم کیا
یانتے ہیں تجھ کو سارے مومنیں	دشمنِ انسان ہے تو اے لعین
ونے آدم کو نکالا خلد سے	تجھ کو جب مولا نے دھکے دیدیئے

یا خدا جیسے بچے ہیں مصطفےٰ
ہم کو بھی تو اس کے نرغے سے بچا

یثرب کی سرزمین

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ایک اَرضِ ذاتُ النَّخِیلِ یعنی
وروں والی زمین میں پہنچی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور اب
لہ تعالیٰ کے حکم سے میں براق کو ذرا روکتا ہوں کہ آپ ذرا کی ذرا یہاں
ق سے اتر کر دو رکعت نماز ادا کریں۔ چنانچہ اسی وقت براق ٹھہرا اور آپ نے

Marfat.com

اس کھجوروں والی زمین پر دو رکعت نماز ادا کی ۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی الل
آپ کو معلوم ہے کہ یہ کون سی پیاری سرزمین ہے حضرت یہ مدینہ طیبہ کی وہ پیا
سرزمین ہے جہاں آپ مکے سے ہجرت کر کے نزول فرمائیں گے اور پھر قیام
تک آپ یہیں رہیں گے اور یہیں سے اپنی امت کو لے کر جنت الفردوس میں
داخل ہوں گے ۔

نظم

دل کھنچا اے ارضِ یثرب تیری سمت	دل فدا اے ارضِ یثرب تیری سم
اے مدینہ اے خزینہ خلد کے	جب رسول اللہ تیرے ہو گ
جائیں گے اٹھ کر یہیں سے خلد میں	اے مدینے کیوں نہ تو بھائے ہمیں
مصطفےٰ کو لے کے تو نے یہ کیا	سارے عالم کے دلوں کو لے لی
چین دنیا میں جسے آئے نہیں!	تجھ میں آ کر دیکھ لے وہ بالیقیں
اے زمینِ دلفریبِ دوجہاں	اے زمینِ راحتِ کون و مکا
کون سا موتی وہ تیرے پاس ہے	دل کھنچے جاتے ہیں جو مخلوق ک
لے لیا تو نے رسول اللہ کو	قاسمِ فردوس عالیجاہ ک
اے زمینِ یثرب عالی تبار	تجھ کو مڑ مڑ دیکھتے ہیں بار بار

مصر کا میدان

جب آپ ارض یثرب میں دوگانہ ادا کر کے براق پر سوار ہوئے اور اب براق نے سرزمین مصر کی طرف پرواز شروع کی چند قدم میں کہیں سے کہیں نکل گیا حتی کہ مصر کی زمین آپہنچی تو وہاں جناب رسالتمآبؐ کو نہایت مہکا دینے والی خوشبو آئی۔ معاً آپ نے جبریل امین سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہاں یہ خوشبو کس چیز کی آتی ہے؟ جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہاں ایک اللہ کی بندی کی قبر ہے جس کی خاک کو اللہ تعالیٰ نے مہکا رکھا ہے اور اے جناب والا جاہ!

اس اللہ کی بندی کی داستان یہ ہے کہ مصر میں جب فرعون کی عملداری تھی تو اس کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی۔ اتفاق سے اس کے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ کر زمین پر گری جس نے جھک کر کنگھی اٹھائی اور منہ سے اس کے یہ الفاظ نکلے۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَعِسَ فِرْعَونُ اس کے معنی یہ کہ اللہ کا بول بالا اور فرعون کا منہ کالا۔ فرعون کی بیٹی نے یہ الفاظ سنے تو اسی وقت چیخ اٹھی اور اس اللہ کی بندی سے کہا کہ یہ تو نے کس کا بول بالا کرنا چاہا جس کے بعد میرے باپ یعنی فرعون کا منہ کالا کرنے کی دعا کی نیز یہ کہہ کر وہ بہت جھلائی اور اسی وقت وہ روتی ہوئی اپنے باپ کے

پاس پہونچی اور کہا میری کنگھی کرنے والی خادمہ نے یہ الفاظ اپنے منہ سے کہے ہیں کہ اللہ کا بول بالا اور فرعون کا منہ کالا۔ جسے سن کر فرعون بھی آگ بگولا ہو گیا اور نہایت غیظ و غضب میں آکر پوچھا کہ تو نے کیا کہا اس نے بے کھٹکے وہاں بھی یہی کہا کہ اللہ کا بول بالا اور فرعون کا منہ کالا یہ سن کر فرعون اپنے آپے سے باہر ہو گیا اور اسی وقت حکم دیا کہ ایک بہت بڑا کڑھاؤ تیل کا بھر کر اس کے نیچے آگ دہکا دو اور جب وہ تیل کڑکڑانے لگے تو اس عورت کو مع اس کے بچوں کے اس تیل میں چھوڑ دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

تیل کا ایک بہت بڑا کڑھاؤ چڑھایا گیا اور اس کے نیچے نہایت شدت کی آگ دہکائی گئی۔ پھر جب وہ تیل سرخ ہو گیا اور نہایت درجہ کھولنے لگا تو فرعون نے پہلے اس عورت کے بڑے بچے کو اس جلتے ہوئے کڑھاؤ میں چھوڑا اور پھر اس عورت کی دیکھتی آنکھیں اس کے منجھلے بچے کو اس ابلتے ہوئے تیل میں چھوڑ دیا۔ جن کو یہ عورت محض سکوت کے عالم میں کھڑی دیکھا کی۔ مگر جب اس کے دودھ پیتے بچے کو اس کی گود سے چھین کر اس تیل میں چھوڑا ہے تو اس عورت کی ...... آنکھوں میں آنسو آگئے۔ بس اس کے آنسو آنے تھے کہ دودھ پیتا بچہ اس تیل کے کڑھاؤ میں سے سر نکال کر کہتا ہے۔

نظم

رو نہیں اے ماں خدا کے واسطے	آگ یہ کاہیکو ہے گلزار ہے

جنت الفردوس کا یہ باغ ہے	جس سے پر لذت نہیں ہے کوئی شے
وہ گرہ ہے رحمتِ ربی یہاں	اور نظر آتے ہیں یاں دونوں جہاں
دوڑ اس میں بہت جلدی سے تو	منتظر ہے رب ترا اے نیک خو

چھوڑ سب کو آن مل اللہ سے !!

اور اس سے جنت الفردوس لے

یا نبی اللہ وہ عورت ہے یہ	جس کی بس مہکی ہوئی تربت ہے یہ
اپنے چاہتوں کو بس لیتا ہے وہ	جنت الفردوس بس دیتا ہے وہ
دفن ہے یہ مصر کے میدان میں	بلکہ ہے یہ خلد کے بستان میں

پیارے سوال و جواب

آگے چل کر چند مقامات پر جبریل امین نے آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھوائیں اور عرض کیا یہ شہر مدین حضرت شعیب علیہ السلام کا مسکن ہے اور فلاں درخت جس کے نیچے آپ نے نماز پڑھی یہ شجرِ موسیٰ ہے اور فلاں پر فضا پہاڑ پر جو آپ نے نماز پڑھی یہ وہ طورِ سینا ہے کہ جہاں موسیٰ علیہ السلام سے اللہ پاک نے ہمکلامی فرمائی تھی اور فلاں جگہ جو آپ نے نماز پڑھی یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

پس حضور ان متبرک مقامات کو ملاحظہ فرماتے اور بحکم الٰہی جا جگہ نماز پڑھتے ہوئے چلے جارہے تھے کہ یکایک حضور کے کان میں ایک نہایت دلکش اور پیاری آواز آئی وہ یہ کہ :۔

سوال

اے خدائے دو جہاں رب کریم	دو جہاں پر ہے ترا لطف عمیم
تو نے جو وعدہ کیا تھا اے خدا	اپنے پیاروں سے تجھے دونگا صلہ
وہ کہاں ہیں تیرے پیارے اے الٰہ	تک رہی ہوں دیر سے میں انکی راہ
بڑھ گئی ہیں اب وہ میری نعمتیں	حد کو اب پہنچی ہیں میری لذتیں
عیش و راحت کے ہیں وہ ساماں کثیر	تھا نہیں ہے جن کی اے رب قدیر
بھیجدے پیاروں کو اپنے بھیجدے	عیش اور آرام کرنے کے لئے

آئیں اور برتیں وہ میری نعمتیں
آئیں اور لوٹیں وہ میری لذتیں

جواب

جس کا یہ آیا وہیں پیارا جواب	اب ہوئے داخل وہ بے حد وحساب
سارے مومن سارے مسلم مرد و زن	اب بسے آکر وہ تجھ میں اے چمن

Marfat.com

خوش کروں گا تجھکو انکو بھیجکر — شاد ہونگے وہ بھی تجھکو دیکھکر

یہ دو خوش کن سوال جواب سن کر حضور روحی فداہ محو لذت ہو کر دریافت فرماتے ہیں کہ اے جبریل یہ کتنے دلکش اور پیارے سوال و جواب ہوئے۔ اے اخی یہ سوالی کون تھا اور یہ جواب دینے والا کون تھا جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ پہلی آواز جنت کی تھی جس نے اپنے خالق سے اس مخلوق کو طلب کیا تھا جن کو کہ بحالت اسلام جنت میں داخل کرنے کا جنت سے وعدہ کیا گیا ہے اور دوسری آواز مولائے کریم کا جواب تھا جو جنت کو دیا گیا کہ اے جنت تو اطمینان رکھ عنقریب ہم اپنے تمام ایمان والے بندے تجھ میں داخل کرنے والے ہیں۔

ہمارا سوال

نظم

ہم کو جنت مانگتی ہے اے کریم	ہم بھی جنت مانگتے ہیں اے رحیم
اے مکاں کی سننے والے کبریا	یہ مکیں بھی تجھ سے کرتے ہیں دعا
تو نے جنت کی سنی اے ذو المنن	سن ہماری بھی تو اے رب زمن
جب بھی جنت ہمارے واسطے	ہم بھی ہوں تیار اس کے واسطے

نیکیاں چن چن کے ہم کرنے لگیں
تا کہ جنت کی بہاریں جا کے لیں،

Marfat.com

خوفناک سوال وجواب

ذرا آگے چل کر ایک مقام پر سخت عفونت معلوم ہوئی اور ساتھ ہی اس کے ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا سوال وجواب آنجناب کو سنائی دیا۔ وہ یہ کہ :۔

سوال

اے خدائے منتقم اے ذوالجلال	تو ہے سب کی سننے والا باکمال
تونے جو وعدہ کیا تھا اے خدا	دشمنوں سے پیٹ بھر دونگا ترا
وہ کہاں ہیں تیرے دشمن اے الٰہ	تک رہی ہوں دیر سے میں انکی راہ
آرہے ہیں جوش پر میرے عذاب	انتہا ہے جن کی نہ حد وحساب
سانپ ہیں لبریز ڈسنے کے لئے	آگ کی زنجیر کسنے کیلئے
اور بچھو اس قدر لبریز ہیں	ڈنک جن کے زہر سے بھی تیز ہیں
اور ہیں تیار غساق وحمیم	اور ہے تیار سب قہر عظیم

بھیج اپنے دشمنوں کو ذوالجلال

بلکہ سارے منکروں کو ذوالجلال

جواب

اس صدا کا بس وہیں آیا جواب | اب مرے دشمن گرے تجھ میں شتاب
اس قدر گھبرا نہ تو جلدی نہ کر | معصیت کرنے دے انکو بیشتر

اس قدر گھبرا نہ تو جلدی نہ کر | اور ہونے دے اُنھیں مجھ سے نڈر

اور کرلیں وہ گنہگاری ذرا
دشمنوں سے پیٹ بھر دونگا ترا

جب یہ سوال و جواب ختم ہوئے تو وہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یانبی اللہ آپ نے سُنا؟ یہ پہلا سوال دوزخ کا تھا۔ جس پہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے وعدہ فرمایا وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ یعنی جتنے نافرمان ہیں ان سب کو تیرا نوالہ بناؤں گا۔ (پ۳۰ - الانفطار - ع ۱ - آیۃ ۱۴)

ہمارا سوال

نظم

ہم کو دوزخ سے بچا اے کردگار		تو بڑا غفّار ہے پروردگار
اے سبھی کے سننے والے کبریا		نارِ دوزخ سے ہمیں بھی تو بچا
تونے دوزخ کی سنی اے ذوالمنن		سُن ہماری بھی تو اے ربِّ ذمن
ہم سے وہ جھیلا نہ جائیگا عذاب		رحم فرما ہم پہ اے رحمت مآب

معصیت کو پاس تک آنے نہ دیں
تاکہ ہم قہرِ جہنم سے بچیں

شراب خوار

جب آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ آگے پہنچے تو ایک گروہ کو دیکھا جن کے منہ سیاہ اور آنکھیں نیلی نہایت ہیبت اور ڈراؤنی ہیں ...... اور نیچے کا ہونٹ زمین پر گھسٹتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احفظنا اوپر کا ہونٹ سر پر رکھا ہوا ہے اور ایسا بدبودار پیپ اور لہو ان کے منہ سے جاری ہے جس سے تمام میدان سڑ رہا ہے۔ جناب والا نے دریافت فرمایا کہ اے جبریلؑ! یہ معذب لوگ کون ہیں؟ اور دنیا میں کیا گناہ کرتے تھے جس کے بدلے انہیں سخت سزا مل رہی ہے۔

جبریلؑ امین نے کہا یا نبی اللہ! یہ شراب پینے والے ہیں جو قیامت تک اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

Marfat.com

نظم

حیف مسلم کیا کیا تو نے بتا — اس طرح اُترے گا بس تیرا نشہ
اور اُس معبود کا کہنا نہ مان — جس سے بس لرزے ہیں ہیں دونوں جہان
توبہ توبہ کلمہ گو اور پی شراب — ہائے مومن! وائے ایسا ارتکاب
بیان کر تو نے حرام اس کو پیا — خود عذاب ایزدی تو نے کیا
کیا کیا تو نے یہ عاقل کیا کیا — خود رسول اللہ کو صدمہ ہوا
چھوڑ دے بس اب نہ چھو تو شراب — کیوں جہنم میں کئے اپنے لباب
اس کو جب اسلام نے گندہ کہا — منہ پہ رکھے اُس کو تو واحسرتا

جھوٹے گواہ

آگے چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک میدان نہایت ناد سے خنزیروں سے لبریز ہے۔ جن کا تمام جسم انسانوں کا سا اور چہرہ سخت مکروہ خنزیروں کا سا ہے اور ساتھ ہی اس کے اُن کی زبان اُن کی گدی چیر کر اُلٹی طرف سے کھینچی جارہی ہے اور وہ سخت سے سخت عذاب میں مبتلا ہیں۔

حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ اے جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں جن
خنزیروں کے سے منہ ہو گئے ہیں اور دیگر سخت سے سخت عذاب میں
ہیں؟ جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ! یہ آپ کی اُمت کے وہ لوگ ہیں جنھ
نے محض جھوٹی گواہی دینی اپنی معاش ٹھیرا رکھی تھی اور یہ منھ در منھ نہایت
ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے م
خنزیروں کی صورت بنا دیئے۔ الٰہی توبہ! الٰہی توبہ!

نظم

اب نہ دیں جھوٹی گواہی زینہار
توبہ وہ شے ہے کہ سب دُھل جائیگا

عفو وہ فرمائے گا پروردگا
معصیت کیسی ہو اور کیسی خط

اور اگر جھوٹی گواہی اب بھی دی
یاد رکھیں شکل ہم خنزیر کی

نوحہ کرنے والے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر میرا گذر عورتوں ک
ایک گروہ پر ہوا۔ جن کو آگ کے کپڑے پہنا کر آگ کے کوڑے مار

Marfat.com

مارے جاتے تھے آہ ان کوڑوں کی تکلیف سے وہ عورتیں کتوں کی طرح اس بُری آواز سے چیختی اور روتی تھیں کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ! جناب والا نے فرمایا کہ اے جبریلؑ! یہ کون عورتیں ہیں؟ اور یہ کیا گناہ کرتی تھیں جس کے بدلے ان کو ایسا سنگین عذاب ہو رہا ہے۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ آپ کی امت کی وہ عورتیں ہیں جو میت پر نوحہ بیان کرتی تھیں۔ نیز انھیں میں وہ عورتیں بھی شامل عذاب ہیں جو اپنے خاوند کو ستایا کرتی تھیں۔

نظم

سُن رکھیں یہ نوحہ کرنے والیاں	اب نہ میت پر کریں ہرگز بیاں
منع رونے سے نہیں کرتے نبیؐ	نوحہ البتہ کرے گا دوزخی
جو بیاں کر کر کے لَے سے روتی ہیں	واسطے اپنے وہ کانٹے بوتی ہیں
نوحہ کرنے والیوں سے یہ کہو	چھوڑ دو للہ نوحہ چھوڑ دو

ورنہ یہ پیشِ نظر رکھیں ضرور
ہوگا اُس معبود کو ہم سے نفور

گانے بجانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر ذرا آگے چل کر آپ نے دیکھا کہ بہت سے مرد و عورت ہیں جن کے منھ نہایت سیاہ اور جھلسے ہوئے ہیں اور ان کے جسموں پر رال کے کپڑے لپٹے ہوئے ہیں۔ جن کے سینوں اور چھاتیوں پر آگ کے طبق رکھے جاتے ہیں۔ جس سے ان کے رال کے کپڑوں میں آگ اس شدت سے بھڑکتی ہے کہ الٰہی توبہ! مزید برآں یہ کہ ان کو فرشتے آگ کے بڑے بڑے گرز مار رہے ہیں جنھیں دیکھ کر حضور مغموم ہوئے اور دریافت فرمایا کہ اے جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں جن کا عذاب دیکھا نہیں جاتا۔

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ! یہ آپ کی امت کے وہ گانے بجانے والے لوگ ہیں جو گانے بجانے سے بے توبہ کئے مر گئے ہیں۔ بس انہیں قیامت تک اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

نظم

چھوڑ دو گانا بجانا جلد تر	ورنہ ہو جاؤ گے بس زیر وزبر
صادق المصدوق کا ارشاد ہے	رال کے کپڑے پہننے ہوویں گے
آگ جن میں زور سے بھڑکے گی آہ	لذتیں گانے کی کردیں گی تباہ

Marfat.com

منع فرمائیں نبیؐ جس کام کو
ہم کریں نفرت نہ اس سے نام کو

بلکہ اس کو دین میں شامل کریں
وائے بے ہم پر نہ مولا سے ڈریں

نعت خوانی گا بجا کر ہائے ہائے
کیسے حکمِ سرمدی ہم نے گنوائے

سیدِ عالم کا یہ کہنا کیا
آج گانا شغلِ مسلم ہو گیا

راہ چلتے بیٹھتے لیٹے بے کام
کھائیں بس دو وقت اور گائیں مدام

کاش اب بھی چھوڑ دیں تو یہ کریں
رال کے کپڑوں سے ہم کچھ توڑ دیں

تابعِ فرمان والا ہوں سبھی "
آخرش ہیں تو انھیں کے اُمتی

نافرمانِ والدین

جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ذرا آگے چل کر میں نے دیکھا کہ ایک جماعت کثیر کو آگ میں جلایا جاتا ہے اور جب جل بھلس کر راکھ ہو جاتے ہیں تو پھر زندہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں جنھیں آتش سوزاں سے پھر جلایا جاتا ہے جو کالی راکھ ہو جانے کے بعد زندہ ہو کر پھر بیٹھے ہو جاتے ہیں اور پھر اسی طرح انھیں آگ سے جلایا جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور بے ساختہ

Marfat.com

میں نے جبریلؑ امین سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جنھیں ایسا سخت عذاب کیا جا رہا ہے۔

جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ! یہ وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کی نافرمانی کیا کرتے تھے۔ یا نبی اللہ! یہ لوگ جیسے ماں باپ کو نافرمانی کر کے جلایا کرتے تھے۔ بعد مردن قیامت تک اسی طرح جلتے رہیں گے۔

نظم

اب نہ ہو ایذا کبھی ماں باپ کو
صاف فرماتے ہیں ختم المرسلینؐ
کیسے؟ جیسے آج نافرمان ہیں
ہر گھڑی ان کو ستانے سے ہے کام
ویلیت دن آٹھوں پہر جو سنٹھ گھڑی
یہ نہیں کھائیں گے ہم وہ کھائیں گے
اور لامحدود نافرمانیاں

ورنہ پچھتاؤ گے پیارے دوستو
ایسے لوگوں کی کبھی بخشش نہیں
رات دن ماں باپ کو تکلیف دیں
ہر گھڑی اُن کو جلانے سے ہے کام
ڈال رکھی ہے غریبوں پر کڑی
تم جہاں رکو گے ہم واں جائیں گے
ہر گھڑی ماں باپ پر ہیں سختیاں

سختیاں جھیلیں گے خود وہ بالیقیں
جن کو یاں ماں باپ کی وقعت نہیں

تکبّر کرنے والے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر ایک مقام پر مجھے ایسے لوگ دکھائے گئے جو بڑے بڑے پہاڑوں کی برابر دو چکی کے پاٹوں میں یعنی عظیم الشان پتھر کی چکیوں میں پیسے جار ہے تھے۔ اور وہ بار بار زندہ ہوتے تھے اور بار بار چکیوں میں پیسے جار ہے تھے جنھیں دیکھ کر سردار دو عالم نے جبریلؑ سے دریافت فرمایا کہ اے جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں۔

جبریلؑ امین نے کہا یا نبی اللہ! یہ مغرور اور متکبر لوگ ہیں جو دنیا میں غرور کیا کرتے تھے پس اب قیامت تک ان کا غرور ان کی ناک کے رستے نکالا جائیگا۔ اور قیامت تک ان کا یہ ہی حال رہے گا۔

نظم

کیا لیا مغرور بن کے اے فتا	آہ کس برتے پہ یہ غرّہ کیا
آہ اے تربت کے کیڑوں کی غذا	تو نے نخوت اور تکبر کیوں کیا
خاک میں ملنا جسے ہو بالیقیں	کبریائی تو اُسے لائق نہیں!
چھوڑ دے اب بھی تکبر اے عزیز	اپنی ہستی کی ذرا رکھ کچھ تمیز
کون ہے تو؟ تو ہے مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ	یعنی ہے ناپاک پانی بالیقیں

Marfat.com

حیف اس پر یہ تکبر اور غرور	ٹھیک ہے جتنا بھی ہو رحمت سے دور
جس کو فرماتے ہیں یہ خیر الورٰی	آگ کی چکی میں وہ پیسا گیا
اور پیسو ہر کسی کو دوستو!	تا قیامت چکیوں میں خود پیسو

صاف دیکھا ہے رسول اللہ نے
اور دکھایا ہے انھیں اللہ نے

دینِ محمدی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ آگے چل کر میں دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان شخص نہایت حسن وجمال والا اور نہایت مکلّف لباس سے آراستہ پیراستہ جس میں سے نہایت مست کر دینے والی خوشبو کی بپٹیں آرہی تھیں یکایک مجھے نظر آیا اور ساتھ ہی اس کے وہ میری طرف محبت کے قدموں آگے بڑھا اور قریب آکر میری دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی میری پیشانی پر بوسہ دیا اور بوسہ دیتے ہی وہ پیارا نوجوان میری آنکھوں سے اوجھل ہوگیا۔ جس کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ اور اسی وقت میں نے جبریل امین سے دریافت کیا اے جبریلؑ! یہ پیارا نوجوان کون تھا؟ جس کی محبت میرے دل میں جاگزین ہوگئی۔

حضرت جبریلؑ نے عرض کیا یا نبی اللہ! یہ دینِ محمدی کی روحانیت آپ کو دکھائی گئی ہے جس سے آپ کو کمال دلچسپی ہوئی۔ اسی طرح آپ کی امت کو بھی اس سے محبت ہوگی۔ اور آپ کی امت بھی اس کو اسی طرح دل میں جگہ دے گی جیسی آپ نے اسے اپنے دل میں جگہ دی ہے نیز جیسا آپ کو یہ خوبصورت شخص اچھا معلوم ہوا اسی طرح آپ کی امت کو بھی یہ شخص (یعنی دینِ محمدی) اچھا معلوم ہوگا اور وہ اپنا سب مال و دولت اس دین پر قربان کریں گے۔

نظم

دینِ اسلامی ترا حسن و جمال
رم گیا ہے دل میں تیرا بال بال

سیّدِ عالم کو جب تو بھا گیا
اُمتی پھر کیوں نہ ہوں تجھ پر فدا

تو پسند آیا نبیِ پاک کو
تجھ پہ قرباں ساری امت کیوں نہ ہو

آہ اے دینِ نبی تیری ادا
کیوں نہ صدقے تجھ پہ ہو خلقِ خدا

تیری ایک اک آن پہ قربان ہم
تیری ایک اک شان پہ قربان ہم

نسخۂ اکسیر

امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ احوالِ معراج بیان

فرماتے ہوئے ایک روز حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عائشہ! معراج کی رات میں نے دیکھا اور اس وقت کہ ہنوز میرا براق بہشتی بیت المقدس نہیں پہنچا ہے۔ بلکہ اس کے قریب ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک قوم کی قوم کوڑھ اور جذام میں مبتلا ہے اور ان کے جسم پھوٹے پڑتے ہیں جنہیں دیکھ کر مجھے افسوس ہوا۔ اور میں نے جبریل امین سے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جو اس تکلیف میں مبتلا ہیں؟

جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اللہ سے کبھی عافیت کا سوال نہیں کیا حالانکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تھا وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ یعنی لوگو اللہ سے اس کا فضل اور اپنی عافیت مانگتے رہا کرو! پس اے نبی کریم! یہ وہ لوگ ہیں جو باوجود اس کے کہ کبھی اپنی عافیت اور اپنے انجام بخیر کی خدا سے دعا نہیں کیا کرتے تھے دنیا میں جیسی گذری گزر گئی لیکن بعد مردن ان کو اس کوڑھ اور جذام میں مبتلا کیا گیا کاش یہ لوگ دنیا میں ان کلمات کا ورد رکھتے تو اس عذاب میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتے وہ کلمات یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اس کے بعد آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ جو کوئی اس دعا کو صبح و شام پڑھتا رہے گا مرتے مرتے اس کی بصارت میں فرق نہیں آئے گا اور زندگی بھر فالج اور جذام اور کوڑھ سے محفوظ و مامون

Marfat.com

ہے گا۔

نیز حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا
رے آقا میرے مولا نے، جو شخص ذیل کی دعا پڑھے گا وہ جو کچھ بھی خدا سے
نگے گا دیا جائے گا اور کبھی اس کی دعا رد نہ ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

(پ ۲۴ - الزمر - ۵ ع - ۱ آیۃ ۵)

(ترجمہ)

اے پیغمبر تمہیں اور تمہاری امت کو چاہئیے کہ ہم سے اس طرح دعا
یا کریں! اے بار خدایا! اور اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اور اے
تمام چھپی اور کھلی باتوں کے جاننے والے! جن باتوں میں یہ بندے اختلاف
ر رہے ہیں تو ہی ان کے تمام جھگڑوں کو چکائے گا۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس دعا کا وظیفہ کرے گا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

(پ ۴ - آل عمران - ۱۸ ع - ۱ آیۃ ۲) (پ ۹ - الانفال - ۵ ع - ۱ آیۃ ۳)

یعنی

ہم کو اللہ تعالیٰ کی امداد کافی ہے کہ وہ بہترین مددگار ہے نیز وہ کیا

ہی اچھا حامی اور کیا ہی بہتر امداد عطا فرمانے والا ہے

نظم

نسخۂ اکسیر لو اے دوستو	ہر مرض سے تم شفا حاصل کرو
ہر مراد اللہ سے بر آئے گی	سہل ہو گی ہر اڑی مشکل سبھی
رزق مانگو گے تو وہ مل جائیگا	راحت و آرام اور سب مدعا
دو جہاں کی نعمتیں ہیں جس کے پاس	تم کو لینی ہو تو رکھو اس سے آس

آسرا اللہ کا وہ چیز ہے
اس سے بڑھ کر بس نہیں ہے کوئی شئے

سفید لباس

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میرے سامنے چار قسم کے لباس پیش کئے گئے زرد اور سبز اور سیاہ اور سفید لیس حضور فرماتے ہیں کہ میں نے اُن چاروں رنگوں میں سفید لباس پسند کیا جس وہیں جبریلؑ امین نے کہا یا نبی اللہ آپ نے کیا خوب لباس پسند فرمایا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلامی لباس یہی سب سے زیادہ پسند ہے۔

Marfat.com

نیز زرد لباس اہل کتاب کا ہے پس اگر آپ وہ پسند کرتے تو آپ کی امت کا اکثر حصہ دیگر اہل کتاب کا دین اختیار کر لیتا۔ مگر الحمد للہ کہ آپ کی امت کو اللہ پاک نے بچا لیا۔

اور سیاہ رنگ دوزخیوں کا لباس ہے جس کی طرف آپ نے التفات نہ فرمایا۔ اس صلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کا اکثر حصہ دوزخ سے بچا لیا۔

اور سبز رنگ اہل جنت کا لباس ہے کہ وہ یہاں نہیں بلکہ جنت میں تمام اہل اسلام کو مرحمت ہوگا۔

نیز مصابیح اور دیگر روایات سے بھی ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر سفید لباس زیب تن فرماتے تھے اور اپنی زبان فیض ترجمان سے بھی یہی ارشاد کیا کرتے تھے کہ لوگو! سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ خدا اور رسول کا پسندیدہ رنگ ہے نیز وہ فرشتے جو بدر کی لڑائی میں تین ہزار کی تعداد میں آپ کی اور آپ کی امت کی امداد میں اللہ تعالیٰ نے بھیجے تھے ان کے لباس بھی سفید تھے۔ غرضیکہ "یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں اُلٹا سیدھا۔"

نظم

رنگ جو سرکار کو آیا پسند		وہ بھرے دربار کو آیا پسند

ہاتھ اس سردار نے جس پر رکھا	رنگ وہی اک جہاں کو بھا گیا

جامہ زیبی ہے اسی میں بے شمار
آنکھ اس کو کس قدر کرتی ہے پیار

ایک عجیب پیشی

آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قریب بیت المقدس ایک مقام پر میرے سامنے تین پیالے پیش کئے گئے جن میں ایک پیالہ پانی سے لبریز تھا اور دوسرا دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ اور تیسرے میں شراب تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دودھ کے پیالے کو پسند کیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ! آپ خوب خطرۂ الٰہی کو پہنچے۔ یعنی دودھ پسند کیا ہے؟ دودھ تمام نعمتوں کا نچوڑ ہے کھانا اور پینا یعنی تمام کھانے کی چیزیں۔ ہر شے کا لب لباب دودھ ہی ہے۔

نیز جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ! اگر آج آپ پانی کا پیالہ منھ سے لگا لیتے تو آپ کی اُمت پانی میں غرق ہو جاتی اور اگر آپ شراب کی طرف التفات فرماتے تو آپ کی اُمت سفاہت وحماقت کی دلدل

میں پھنس جاتی۔ مگر الحمدللہ کہ آپ نے دودھ کا پیالہ اپنے دستِ مبارک میں لیا اور تھوڑا سا پی کر اسے واپس دے دیا۔ یا نبی اللہ! اگر آج آپ اس پیالے کا سارا دودھ نوش فرما لیتے تو آپ کی ساری امت بخش دی جاتی اور ایک آدمی بھی دوزخ میں نہ جاتا۔

آہ جبریلؑ سے یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا اچھا تو لاؤ! میں تمام جام نوش جان کروں تاکہ میری ساری امت جنتی ہو جائے اور دوزخ سے بچ رہے جس کے جواب میں جبریلؑ امین نے عرض کیا۔

نظم

ہو چکا ہونا تھا جو کچھ اے نبی	دودھ کی وہ نہر اب کوسوں گئی
لکھ چکا اس کا قلم جو کچھ لکھا	اُس کا جو کہنا تھا وہ لکھ گیا

یعنی

آپ کے کہنے میں جو ہونگے جناب	جائیں گے جنت میں بس وہ بے حساب
اور جو نافرمان ہونگے آپ کے	نار دوزخ ہے بس اُن کے واسطے
جو نکوکاری کریں گے اے نبیؐ	جنت الفردوس ان کو دی گئی
اور جو فجار ہوں گے اور شقی	نامزد اُن کے جہنم ہو گئی

Marfat.com

جیسا کہ ارشاد ہے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ج

(پ ۲۳۔ الزمر ۔ ع ۲۔ ۱۰ ۔ ایتہ ۔ ۱)

یعنی جو لکھا گیا ناری ، شقی
تم بچا سکتے ہو اس کو کیا نبی؟

توبہ توبہ اے خدائے ذوالجلال
کانپ اٹھا اس سے اپنا بال بال

ہوں گے ہم تیرے پیمبر کے مطیع
تا کہ ہو جائیں ہمارے وہ شفیع

اور نافرمانیاں چھوڑیں گے ہم
یہ ہمارا ہو گیا فرض اتم

جو نبی کا تابع فرمان ہے
جنتی لاریب وہ انسان ہے

اور جو نافرمان ناری ہو چکا
بند دروازہ شفاعت کا ہوا

یعنی جو لکھا گیا ناری شقی
تم بچا سکتے ہو اس کو کیا نبی؟

کلام الٰہی کی آیت پھر ملاحظہ ہو۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ج ۵

یعنی جو لکھا گیا ناری شقی
تم بچا سکتے ہو اس کو کیا نبی؟

بیت المقدس

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی

Marfat.com

مَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ (ترجمہ)

وہ ذاتِ والاصفات تمام کمزوریوں سے پاک ہے جس نے ایک رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس کی مبارک مسجد کی طرف اپنے بندے کو لے گیا۔

کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک دنیا جہان کے مشاہدات و روحانیات ملاحظہ فرماتے ہوئے ایک بابرکت زمین پر پہنچے کہ جس کا نام بیت المقدس ہے کہ سامنے سے مسجد الاقصیٰ کا دروازہ نظر آیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بُراق فردوسی سے اُترے جبریل علیہ السلام نے بُراق کو ایک پتھر سے باندھا۔

نظم

آگیا بیت المقدس آگیا	مدتوں نبیوں کا جو قبلہ رہا
ہیں جہاں بے انتہا پیغمبراں	رحمتِ مولا برستی ہے جہاں
اب وہاں پہنچی سواری آپ کی	رحمتِ ربّی دوبالا ہو گئی
آج اس مسجد میں ہوگی وہ نماز	دو جہاں کے جس میں کھل جائینگے راز
آج یاں اتنے نمازی آئیں گے	از زمیں تا آسماں بھر جائیں گے

اور وہ ہوں گے ان میں ذی وقار | جن کے ہردم ساتھ ہے پروردگار

اک دوگانہ وہ پڑھا جائیگا آج
شاد ہوگا جس سے ہر اک کا مزاج

ملاقاتِ آدم صفی اللہ

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شبِ معراج میں جب میرا بُراق مسجد اقصےٰ کے بالکل نزدیک پہنچ گیا تو بموجب ایماء جبریلؑ میں بُراق سے اُترا اور جبریل امین مجھے اپنے ساتھ لئے ہوئے مسجد اقصےٰ میں داخل ہوئے جہاں پہنچ کر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے نورانی بزرگ لوگ وہاں پہلے سے موجود ہیں جن میں سب سے پہلے ایک نہایت دراز قد اور صاحب حسن و جمال بزرگ پر میری نظر پڑی جن کو دیکھ کر میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے جبریلؑ یہ کون شاہین بزرگ ہیں؟ جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ! آپ کے اور تمام نبی نوع انسان کے باپ آدم علیہ السلام یہی ہیں اور یہی وہ ذات مسجودِ ملائک ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے۔ آپ انہیں سلام کیجئے۔ چنانچہ آں سرور عالمؐ نے حضرت آدم علیہ

سلام کیا۔ آدم خلیفۃ اللہ نے مجھ کو دیکھا اور بڑی الفت کے ساتھ سلام کا
جواب دیا۔

(فسانۂ آدم پڑھئے)

نظم

آج بس اُن کی زیارت ہو گئی
جن کی صورت دستِ قدرت سے بنی

خلد کے مالک رہے جو مدتوں
اور جنت میں بسے جو مدتوں

یہی مسجودِ ملائک ہیں نبیؑ
یہی سب کے باپ آدم ہیں صفیؑ

یہی سنگل دیپ میں لائے گئے
خلد سے دنیا میں پہنچائے گئے

اس لئے دنیا میں بس یہ آئے ہیں
لیکے ذریات جنت میں چلیں

ملاقاتِ خلیل اللہ

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ملاقاتِ آدم صفی اللہ سے میں فارغ ہوا تو ان کے قریب ہی میں نے دیکھا ایک بزرگ جن کا سر اور داڑھی سفید گالاسی ہے اور چہرہ اس قدر نورانی ہے کہ اللہ اکبر اور ان کا حلیہ مبارک بالکل مجھ میں ملتا جلتا ہے جن کو بغور

میں نے دیکھا اور جبریل علیہ السلام امین سے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کون بزرگ ہ
جن کی شباہت ہو بہو مجھ جیسی ہے۔

حضرت جبریل نے کہا یا نبی اللہ۔ یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم خلی
اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ ہی ہیں وہ ذات حمیدہ صفات جن کے
اللہ نے آتش نمرود کو گل و گلزار کر دیا اور جن کو اللہ نے خلیل کے لقب
یاد فرمایا اور جنھوں نے مسلمانوں کا قبلہ و کعبہ اپنے مبارک ہاتھوں سے
تعمیر کیا۔ (ملتِ ابراہیم پڑھئے)

یا نبی اللہ! آپ انھیں سلام کیجئے چنانچہ آپ نے حضرت ابراہیم
خلیل اللہ کو سلام کیا۔ جن کو خلیل اللہ نے نہایت محبت سے سلام کا جو
دیا۔

نظم

آج ان کی دید حضرت کو ملی — نارِ نمرودی خنک جن پر ہوئی
عشق مولا جن کو اتنا تھا کمال — کر دیا فرزند کو اپنے حلال
آئے ماتش کو فرشتے آئے جب — کی وہیں قربان بس املاک سب
اور کی مہماں نوازی اس قدر — بھر دئے اللہ کے بندوں کے گھر
ہیں یہی اللہ کے پیارے خلیل علیہ السلام — جن سے ہے خوشنود ربِ جلیل

ملاقاتِ کلیم اللہ

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں زیارت خلیل اللہ سے فارغ ہوا تو ان کے قریب ہی پھر میں نے ایک دراز قدو قامت اور رعب و وقار بزرگ کو دیکھا جن کا رنگ نہایت سُرخ و سفید ہے اور ساتھ ہی ان کی پیشانی پر بل ہے۔

جن کو بغور حضور نے دیکھا اور جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبریلؑ! یہ کون بزرگ ہیں۔ جن کی پیشانی پر بل آیا ہوا ہے۔؟ یہ سُن کر جبریل علیہ السلام ہنسے اور ہنس کر فرمایا کہ یا نبی اللہ! اللہ کے لاڈلے پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ یہی تو ہیں اور فرمایا یہی وہ ذات مقدس ہیں جنھوں نے ایک گھونسہ مار کر قبطی کو فی النار والسقر کیا تھا۔ یہی وہ پیارے پیغمبر ہیں جنھوں نے چالیس مرتبہ طور سینا پر پہنچ کر اپنے معبود سے ہمکلامی محو ہو کر اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ کہہ بیٹھے تھے۔ (پ ۹ - الاعراف - ۱۷ ع - آیت ۲)

یا نبی اللہ انھیں سلام کیجئے! چنانچہ آپ نے موسیٰ کلیم اللہ کو سلام کیا حضرت موسیٰ نے نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے سلام کا جواب دیا۔

نظم

سید عالم نے دیکھا ان کو آج　　　عرش اعلیٰ پر جو رکھتے تھے مزاج

دور کرتے تھے نہ جو ماتھے کا بل	لاڈلے اللہ کے تھے بے دغل
طور پر جب ہم کلامی تھی عیاں	بس تجلی مانگ بیٹھے بے گماں
جن کا پھر اللہ نے کہنا کیا	تاب نظارہ کہاں غش آگیا

الغرض ہیں یہ وہی موسیٰ کلیم
مہرباں تھا جن پہ مولائے رحیم
(جلوۂ طور پڑھئے)

ملاقاتِ مسیحؑ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں اخی موسیٰ کلیم اللہ کی ملاقات سے فارغ ہوا تو دیگر انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کرتے ہوئے سب کے بعد میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جن کا حسن وجمال اور جن کی سرخ وسفید رنگت اللہ اکبر! بال گھونگر والے کندھوں پر پڑے ہوئے جن میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے باوجود اس حسن وجمال کے ایک کمبل کا کرتہ پہنے ہیں۔ جس میں ٹاٹ کے بہت سے پیوند لگے ہوئے ہیں۔

آپ نے دریافت کیا کہ اے جبریلؑ! یہ کون بزرگ ہیں۔؟

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ! یہ معصوم عیسیٰ روح اللہ ہیں۔ جن کو

بغیر باپ کے اللہ نے پیدا کیا۔ اور جن کی معصومیت پر اللہ پاک نے اس قدر رحم فرمایا کہ جیتے جی ان کو چوتھے آسمان پر بلا لیا اور یہی وہ پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے روح اللہ کا لقب عطا فرمایا۔ (معجزات مسیح پڑھیے)

آپ انھیں سلام کیجئے! چنانچہ سرور عالم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سلام کیا۔ مسیح نے نہایت محبت سے سلام کا جواب دیا۔

نظم

یہ ہی روح اللہ ہیں مریم کے چاند	ہو گیا ہے جن سے بس سورج بھی ماند
یہ ہی وہ معصوم ہیں پیارے نبیؐ	جن پہ دنیا رحم کھاتی ہے بڑی
یہ ہی وہ زاہد ہیں وہ صوفی نبیؑ	گیہوں کا دانہ نہیں کھایا کبھی
پیٹ میں ماں کے جو پیغمبر بنے	یا نبی اللہ بس وہ یہ ہی تھے

الغرض مریمؑ کے یہ فرزند ہیں
اور ہفت اقلیم کے دل بند ہیں

امام کی تلاش

جب ہمارے نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبرانِ اسلام کی ملاقات سے فارغ ہوئے تو جبریل امین صخرہ

Marfat.com

بیت المقدس جو ایک عظیم الشان پتھر ہے اور زمین سے وہ بالکل ادھر ہے اس پر جاکر کھڑے ہوئے اور اذان کہی۔ جن کی اذان سے آسمان کے دروازے کھلے اور بے انتہا ملائکہ نازل ہونے شروع ہوئے یہاں تک کہ تمام مسجد اقصےٰ اور سارا بیابان بیت المقدس اور تمام خلو یعنی زمین سے آسمان تک فرشتوں ہی فرشتوں سے لبریز ہو گیا۔ اور پھر ایک زبردست جماعت کے لئے صفوں کی درستی شروع ہوئی تمام انبیاء مرسلین اور سارے ملائکۃ المقربین صفیں سیدھی کرکے سب کے سب رو بہ قبلہ کھڑے ہو گئے لیکن حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابھی امامت کے لئے مصلےٰ خالی ہے اور بغیر حکم الٰہی اور بغیر اذن الٰہی آج کی امامت کون کر سکتا ہے! گو ہر ایک نبی کا اپنی اپنی جگہ یہ گمان اور یہ خیال کہ آج کی امامت دیکھئے کون کرتا ہے نیز ہر ایک نبی کا اپنی اپنی جگہ اور یہ توقع اور یہ امید کہ اس جماعت عظیم کی امامت مجھ کو عطا ہو۔ لیکن یہ اللہ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وہ جس کو چاہے اپنے فضل سے عزت عطا فرمائے۔ (پ ۔ المائدۃ ۔ ع ۔ آیۃ ۴)

آدم صفی اللہ کی تمنا ہے کہ میں امامت کروں اور ابراہیم خلیل اللہ متوقع ہیں کہ میں امام بنوں۔ موسیٰ کلیم اللہ کی آرزو ہے کہ میں نماز پڑھاؤں عیسیٰ روح اللہ امیدوار ہیں کہ میں امام بنایا جاؤں کہ اتنے میں اس جماعت عظیمہ کی تکبیر شروع ہو گئی

Marfat.com

یعنی حضرت جبریل علیہ السلام نے تکبیر کہی اور تکبیر کہنے کے بعد وہ صف اولیٰ سے آگے بڑھے اس وقت عام خیال ہوا کہ جبریل امین نماز پڑھائیں گے ۔مگر نہیں جبریل امین نے صف اولیٰ میں سے باہر نکل کر جناب خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔

نظم

اے امام اولین و آخرین	اے رسول اللہ ختم المرسلین
آپ آئیں اس مصلے پر نبی	انتظاری آپ کو کس کی ہوئی
آپ سا افضل نہیں ہے کوئی آج	آپ سا اکمل نہیں ہے کوئی آج
میں قسم کھاتا ہوں اس معبود کی	چھان مارا مشرق و مغرب سبھی
عرش سے تا فرش دیکھا میں نے آج	آپ سے بہتر نہ پایا میں نے آج

اس مصلے کو مزین کیجئے
لیجئے مولا سے عزت لیجئے

امام دو جہاں

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب جبریل علیہ السلام

Marfat.com

نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس مصلّے پر مجھ کو کھڑا کردیا تو میں نے اللہ اکبر کہہ کر امامت شروع کردی۔ پھر جب حضورؐ دوگانہ پڑھا کر فارغ ہوئے تو جبریل امین اٹھے اور کہا یا نبی اللہ آپ کو خبر ہے کہ اس وقت آپ کے پیچھے کس کس نے نماز پڑھی؟ آپ نے فرمایا کہ اے جبریلؑ مجھے معلوم نہیں۔

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ! اس وقت آپ کے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین نے نماز پڑھی یا نبی اللہ! اس وقت آپ کے پیچھے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے نماز پڑھی یا نبی اللہ اس وقت آپ کے پیچھے تمام حوران جنت اور ارواح مومنین نے نماز پڑھی

نظم

اللہ اللہ اے امام دو جہاں	شان والا ہو گئی سب پر عیاں
اس قدر محبوب مولا کے ہوئے	جزو کل نبیوں سے بازی لے گئے
یہ دوگانہ جو پڑھایا آپ نے	اور یہ رتبہ جو پایا آپ نے
اپنے اُس رتبہ کے صدقے اے حضور	ہم کو بھی جنت میں لے چلنا حضور

اے امام اولین و آخرین
آپ ہیں محبوب رب العالمین

۷۲ کے بعد پہلے صفحہ ۷۳ دیکھئے جو غلطی سے دوسری جگہ لگ گیا ہے۔

نہیں۔

ان کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ الٰہی تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے تمام ہواؤں کو میرے حکم میں کر دیا اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے تمام جانوروں کی بولیاں سمجھنے کا علم بخشا۔ اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے روئے زمین کے جنات اور انسان کو میری رعیت بنایا۔

ان کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ خداوندا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے اندھے مادر زاد اور کوڑھیوں اور جذامیوں کو بھلا چنگا کر دینے کا معجزہ مجھے عطا کیا اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنے فضل سے زندہ وسلامت آسمان پر اٹھا لیا۔

نظم

کر چکے جب شکریے سارے نبیؑ		آئی جب باری رسول اللہ کی
دیکھئے کیا آج فرمائینگے آپ		محوِ حیرت سب کو کر جائینگے آپ
لو سنو اے ناظرینِ مومنین		شکر یوں کرتے ہیں ختم المرسلین

رسول اللہؐ کا شکریہ

جب تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی جگہ اللہ کا شکریہ ادا کر چکے تو ہمارے

پیغمبروں کے شکریے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب یہ جماعت عظیمہ اور یہ نماز دوگانہ ختم ہوگئی تو پھر تمام انبیاء و مرسلین آں سرور عالم کو اپنے ذی شان حلقے میں لے کر کھڑے ہوئے اور پھر سب سے پہلے جناب ابراہیم خلیل اللہ نے بطور خطبے کے کچھ فرمایا جن کے فرمان کا خلاصہ یہ ہے۔

الٰہا العالمین! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے خلت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے میری اولاد میں بے انتہا انبیاء و مرسلین پیدا کئے۔

اُن کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کے بعد یہ فرمایا کہ اے اللہ! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنی ہمکلامی کا رتبہ عطا فرمایا۔ اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے فرعون اور قوم فرعون پر مجھے فتحمندی بخشی اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے عصا اور ید بیضاء کا معجزہ مجھے مرحمت فرمایا۔

اُن کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ الٰہا العالمین۔ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے روئے زمین کی مجھے بادشاہت دی اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے لوہے کو میرے ہاتھ پر موم کر دیا۔ اور تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے وہ صوتِ داؤدی یعنی خوش الحانی عطا کی جس کا جواب

آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے خدا کی تعریف اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ سب کے بعد میں اپنے مولا کی تعریف اور اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نظم

خوبیوں والا ہے تو اے ذوالجلال ۔۔۔ صاحب جود و کرم ہے باکمال
تیری مدحت کر نہیں سکتا کوئی ۔۔۔ کیا نبیؐ اور کیا ولی اور کیا کوئی
شکریہ تیرا کروں کیوں کر ادا ۔۔۔ رحمۃ للعالمیں مجھ کو کیا
ہر نبی نے بد دعا امت کو دی ۔۔۔ شکر ہے میری زباں اس سے بچی
شکریہ تیرا ہے مولائے رحیم ۔۔۔ تو نے بخشا مجھکو قرآن کریم
تو نے کھولا میرا سینہ اے خدا ۔۔۔ نور رحمت سے اُسے پُر کر دیا
سب سے پیچھے میں ہوا مبعوث تر ۔۔۔ سب سے پہلے نام لکھا عرش پر
شکر ہے صد شکر تیرا اے خدا ۔۔۔ میری امت کو بزرگی کی عطا
امر معروف کی دی نعمت اُنہیں ۔۔۔ کیسی کیسی تو نے دی عزت اُنہیں
تو نے دی مجھ کو شفاعت اے کریم ۔۔۔ مجھ کو دی سب کی امامت اے کریم
میرے ہاتھوں قفل جنت کا کھلا ۔۔۔ شکر کس منہ سے کروں تیرا ادا
ساتھ اپنے نام کے اے کبریا ۔۔۔ نام میرا تو نے شامل کر دیا

اللہ اللہ تیری شان اے ذوالجلال	شکریہ کرتا ہے میرا بال بال
حوضِ کوثر حشر میں مجھ کو دیا	نام پانی کا جہاں معدوم تھا
نفسی نفسی کی جہاں ہو گی صدا	اُمتی مجھ سے وہاں کہوا دیا
شکریہ جب ہو رہا تھا یہ ادا	ہر نبی اپنی جگہ پر دنگ تھا

آخرش یہ کہہ اُٹھے سارے نبیؑ
بس بس اے پیارے نبیؐ حد ہو گئی

اعزازی فیصلہ

جب نبی آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انعام و کرامات کے صلے میں اپنے معبودِ برحق کا شکریہ ادا کر رہے تھے تو تمام انبیاء علیہم السلام آپ کے رتبے اور آپ کے انعامات سُن سُن کر محوِ حیرت تھے۔ آخر سب پکار اُٹھے کہ یا نبی اللہ! آپ اپنے مرتبے میں سب سے زیادہ فوقیت لے گئے اور تمام پیغمبروں سے بڑھ گئے۔

چنانچہ جدالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ آگے بڑھے اور اعزازی فیصلہ آں سردرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نافذ کیا اور آپ نے وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ اے گروہِ انبیاء مرسلین! جو فضائل و بزرگیاں نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیں۔ واللہ ثم باللہ وہ بزرگیاں تمام جہان کے بزرگوں

سے بڑھ گئیں اور وہ لاریب و بیشک ہم سب پر فضیلت لے گئے اور سب سے بڑھ گئے۔ اس پر تمام انبیاء مرسلین نے متفق اللفظ ہو کر یہ فیصلہ صادر کیا اور سب نے کہا بیشک نبی آخر الزمان تمام پیغمبروں پر فوقیت لے گئے۔

نظم

شکر یہ امت کو اب لائق ہوا
ہے بہت تھوڑا اگرے جتنا ادا

وہ نبی اللہ نے ہم کو دیئے
سارے نبیوں میں جو بازی لیگئے

اے خدا تیری عطا جود و سخا
وہ دیئے ہم کو محمد مصطفےٰ

نفسی نفسی جب پکاریں سب نبی
آپ فرمائیں کہ یارب اُمّتی

آہ ہم قربان اس سرکار پر
جن کو ڈر ہو تو فقط اُمّت کا ڈر

جو گھلے جاتے ہوں اُمّت کیلئے
حیف اُمّت پہ نہ جو اُن کی سُنے

جس کو ہو ہر آن اُمّت کا خیال
دیکھ مسلم ان کے حکموں کو نہ ٹال

ہے فضیلت آپ کی بے انتہا
عشق امت کا یہ سب سے بڑھ گیا

تجھ کو بھی کچھ عشق ہو اے اُمّتی
آج سے گر ان کی تو فرمانبری

حورانِ جنّت

جب سرورِ عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصٰی میں اس معرکۂ ذی شان سے فارغ ہوئے اور تمام بندگانِ خدا میں جملہ فضائل و کمالات کی ڈگری آپ کو مل چکی تو آنجناب والا نے حضرت جبریل کے ساتھ آگے بڑھنے کا عزم کیا اور مسجد اقصٰی کے باہر قدوم والا پہنچے تھے دیکھا کہ بے انتہا حوران جنت ایک مقام پر موجود ہیں اور وہ یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم ان لوگوں کی بیویاں ہیں جن کے عقیدے شرک سے پاک ہیں اور جن کے عمل گناہوں کے میل کچیل سے صاف ہیں پس وہ ہمارے لئے ہیں اور ہم ان کے لئے۔

نظم

پاک ہوں اپنے عقیدے شرک سے — اور مومن بس گناہوں سے بچے
ایک بس ایمان ہے اے مؤمنین — ایک بس اسلام ہے اے مسلمین
آدمی مومن بھی ہو مسلم بھی ہو — منہ دکھانا ہے رسول اللہ کو
شرک سے بیزار ہوں مومن تمام — اور گناہوں سے بچیں سب خاص و عام

ہے یہ فرمانِ رسولِ محترم!
کاش سمجھیں اس کو ہم فرضِ اتم

آسمانی زینہ

جنابِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ اقصیٰ سے باہر تشریف فرما ہوئے تھے کہ سب سے پہلے آپ نے حوران جنت کا ایک جھرمٹ دیکھا اور پھر آپ کو ایک زینہ نظر آیا۔ جس کے نیچے کے دونوں بازو سبز زبرجد اور یاقوت سرخ کے بنے ہوئے صخرۂ بیت المقدس پر جمے ہوئے تھے اور اوپر کے دونوں سرے آسمانوں سے پیوستہ تھے۔ اور اوپر سے نیچے تک مسلسل اُس کی سیڑھیاں خالص سونے اور چاندی کی تھیں جس پر جنّت کے جواہرات کی مرصّع کاری تھی۔

چنانچہ حضرت جبریل امین نے آں سرکار دولت مدار کو اس زینے کے سامنے لے جا کر کھڑا کیا۔ آپ نے وہ زینہ ملاحظہ فرمایا اور ساتھ ہی اس کے ارشاد فرمایا کہ اے جبریلؑ کیا میں بغیر اپنی اُمّت کے جنّت کی یہ نعمتیں برتنی شروع کر دوں؟

جبریل امین نے جواب میں عرض کیا یا نبی اللہ آپ اپنی اُمّت کی طرف سے اطمینان رکھیں۔ جب کوئی مومن مسلمان بستر مرگ پر لیٹ کر موت کی صورت دیکھے گا تو اس کے سامنے اللہ تعالیٰ یہی زینہ پیش کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرنے والا آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا ہے اور وہ خوشی خوشی دوڑا ہوا اپنے معبود کی حضوری میں جا پہونچتا ہے۔

Marfat.com

نظم

سن کے یہ خوش ہو گئے پیارے نبی — غور کچھ تو بھی تو کر اے اُمتی
تیرے بن نعمت کوئی لیتے نہیں — کیسے ہیں وہ رحمۃ اللعالمیں
ہر خوشی میں کرتے ہیں امت کی یاد — کاش اُمت کو بھی ہو حضرت کی یاد
یاد ہو شادی غمی میں آپ کی — یاد ہوں میلوں تماشوں میں نبیؐ
یاد ہوں گانے بجانے میں حضور — تاکہ ان باتوں سے ہو ہم کو نفور

معصیت سے اے خدا ہم کو بچا
اپنے پیارے مصطفیٰ کا واسطا

زینے کے جلوس

جب آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو وہاں آپ نے دیکھا کہ بہت سے فرشتے ہیں۔ جن کے چہرے بھی سرخ اور لباس بھی سرخ اور خدا کی تسبیح نہایت جوش وخروش کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بہت سے ملائکہ ہیں جن کے چہرے بھی زرد ہیں۔ اور ان کے لباس بھی زرد ہیں اور

وہ معبود برحق کی صفت و ثنا بیان کرنے میں مصروف ہیں۔

تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فرشتوں کا ایک ہجوم ہے جن کے چہرے بھی سبز ہیں اور ان کے لباس بھی سبز ہیں وہ بھی اللہ پاک کی خوبیاں کر رہے ہیں۔

چوتھی سیڑھی پر قدم رکھا تو وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہاں ملائکہ بہت کثرت سے موجود ہیں جن کے چہرے سفید براق کی مانند ہیں اور شیشے کی طرح چمکتے ہیں اور ان کے لباس بھی شیشے کی طرح درخشاں ہیں جن کی زبان پر میرے متعلق یہ الفاظ ہیں ؎

بلایا ہے مولا نے جلدی چلو　　　بلایا ہے آقا نے جلدی چلو

پانچویں سیڑھی پر قدم رکھا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا وہاں جن و انس کی مقدار سے زیادہ فرشتے ہیں جن کی زبان پر لا اِلٰہَ اِلّا اللہُ کا ذکر جاری ہے۔

چھٹی سیڑھی پر قدم رکھا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک سونے کا بہت بڑا تخت بچھا ہوا ہے۔ جس پر ایک نورانی فرشتہ اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کر رہا ہے۔

ساتویں سیڑھی پر قدم رکھا تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بہت سے نورانی فرشتے وہاں موجود ہیں جن کے نور سے انسانی آنکھ چندھیائی

Marfat.com

جاتی تھی۔ وہ نورانی فرشتے برھے استقبال آپ کی طرف بڑھے۔

نظم

کتنا ذی رفعت تھا زینے کا جلوس	کتنا ذی عزت تھا زینے کا جلوس
ہر قدم پر تھا عجب نوری سماں	سامنے تھے آپ کے کون و مکاں

دیکھی زینے کی بہار پر فضا
یہ تو اک سیڑھی ہے پہلی اے فنا

سونے کا تخت

غرضکہ نوبت بہ نوبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بہت سے
سیڑھیاں اور بہت سے مدارج طے کر گئے تو ایک مقام پر آپ نے ملاحظہ
فرمایا کہ ایک خالص طلائی سونے کا تخت جو جنت کے جواہرات کی مر
کاری سے جگمگا رہا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف ہزار ہا نورانی فرشتے
تسبیح الٰہی میں محو و مستغرق ہیں نیز اس تخت کے پائے آپ نے ملاحظہ
تو وہ جنت کے یاقوت سرخ اور زبرجد کے بنے ہوئے تھے نیز سا
اس تخت فردوسی میں سے آواز آئی کہ یا نبی اللہ! آپ اپنی رونق افروز
سے مجھے عزت بخشئے اور وہیں جبریل امین نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ

Marfat.com

ردو یہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بھیجا ہے اس پر آپ رونق افروز ہوں اور عالم
بالا پر تشریف لے چل کر ملائے اعلیٰ کی سیر فرمائیں۔
غرضکہ آپ اس تختِ زرنگار پر متمکن ہوئے اور اب وہ تخت آپ کو لے کر
سمان کی طرف چلا راستہ میں آپ کو جگہ جگہ عجیب و غریب انوار و برکات
کے عالم نظر آئے چنانچہ ایک مقام پر آپ نے دیکھا کہ ایک نہایت ذی شان
رشتہ استادہ ہے جس کے قدو قامت کی درازی اللہ اکبر! جو دعا کے ہاتھ
بلند کئے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حضوری میں یہ دعا کر رہا ہے

نظم

اے کریم داے رحیم و کبریا	اے خدائے واحد رب العلےٰ
دینے والا سب کی ہے تو اے کریم	دینے والا سب کا ہے تو اے رحیم
کر قبول اس اپنے عاجز کی دعا	تو ہی بر لاتا ہے سب کا مدعا
وہ دعا میری کہ ہے یہ اے ذوالمنن	مستجابی اس کو دے اے رب زمن

یعنی امت مصطفےٰ کی بخشش دے
دینے والے بس یہ نعمت ان کو دے

Marfat.com

پہلا دروازہ

جب وہ زرنگار تخت حضور رسالتمآب کو لے کر آسمان کی طرف
اور آپ کے ساتھ ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کا براق لئے ہو
آسمان کی طرف چلے تو بس ایک آناً فاناً میں آسمانِ اول پر پہنچا۔ پھر آسما
کے دروازوں میں سے وہ دروازہ جو آپ کی تشریف فرما ہونے کے لئے
مخصوص کیا گیا تھا۔ وہاں پہنچے۔

کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ حَتّٰی السَّمَاءَ الدُّ
فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ ھٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَکَ قَا
مُحَمَّدٌ قِیْلَ اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ ؟ قَالَ جِبْرِیْلُ نَعَمْ الخ

یعنی بخاری مسلم کی حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ جب جبریل علیہ السلا
مجھے لے کر آسمان دنیا کے دروازے پر پہنچے تو انھوں نے دروازہ پر دستک
دی۔ اندر سے اسمٰعیل نامی فرشتہ جو اس دروازہ کا داروغہ تھا۔ آواز دیتا
من ھذا کون ہے ؟ جواب دیا جاتا ہے کہ جبریلؑ ہے پھر وہ فرشتہ در
کرتا ہے وَمَنْ مَّعَکَ اور تمہارے ساتھ کون ہے ؟ جبرئیلؑ جوا
دیتے ہیں کہ میرے ساتھ نبی آخرالزماں محمدؐ رسول اللہ ہیں پھر اسماعیل
فرشتہ دریافت کرتا ہے اَوَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ کیا یہ حضور رب العزت

Marfat.com

لب کئے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا کہ حضور ہاں طلب کئے گئے ہیں۔ یہ سن

سماعیل فرشتہ نے مرحبا کا نعرہ ملبند کیا اور اُسی وقت آسمان دنیا کا دروازہ

ھول دیا۔

نظم

ھل گیا دروازہ اور لے وہیں		اور ندائے مرحبا آنے لگیں
ہر طرف صل علیٰ کی گونج تھی		ہر طرف صد مرحبا کی گونج تھی!
ہر طرف جوش مسرت تھا عیاں		کر رہا تھا مرحبا ہر اک دہاں

پہلا آسمان

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس دروازے کا

دارو غہ اتنا ذی شان فرشتہ ہے کہ اللہ اکبر اور اُن ستّر ہزار فرشتوں

پر افسری کرتا ہے جن میں ہر ایک کے ماتحت ستر ہزار فرشتے ہیں اور یہ

اسماعیل فرشتہ اور اس کے تمام ماتحت فرشتے اس حضرتؐ کی پیدائش سے

آج تک زیارت سروری کے مشتاق تھے۔ غرضکہ پروانوں کی طرح وہ تمام

فرشتے حضورؐ کے چاروں طرف آن گھرے اور بڑے ادب و تعظیم کے ساتھ

تمام ملائکہ آپ کی زیارت سے ممتاز ہوئے اور وہیں آپ کو ایک نورانی

Marfat.com

اور روحانی خلعت فاخرہ تفویض ہوا جو آپ نے زیب تن فرمایا جس پر سنہری حرفوں میں یہ منقوش تھا هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا (پ الجمعہ ۱- ع ۱ آیۃ ۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا غرضکہ پہلے آسمان پر آپ کو یہ اعزازی خلعت عطا ہوا اور ہر چہار طرف سے پہلے آسمان کے فرشتے پروانوں کی طرح آتے ہیں اور آپ کی زیارت سے مالا مال ہو کر مرحبا اور خوش آمدید کی صدا بلند کرتے ہیں۔

نظم

اک عجب ہے دھوم اے ایمانیو
آسماں میں عید کی سی دھوم ہے
کیا نبی ہم کو عطا فرما دیئے
آسماں پر اور ہمارے مصطفیٰ

اک عجب ہے لہرا اے اسلامیو
یا جہاں میں عید کی سی دھوم ہے
اے خدا قربان تیرے فضل کے
اللہ اللہ - اللہ - اللہ مرحبا

منہ نہیں اپنا کہ شکریہ کریں
حق یہ ہے معبود تجھ پر مر مٹیں

حضرت آدمؑ

روحی فداہ حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

کہ جب ملائکہ کی ملاقات سے میں فارغ ہوا تو میں نے ایک مقام پر دراز
قامت و خوبصورت ایک بزرگ کو عالی شان تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا
جن کے داہنی طرف سفید سفید بھنگے تا حد نگاہ نظر آتے ہیں اور اس سمت
سے نہایت مہکا دینے والی خوشبو آ رہی ہے اور ان کے بائیں طرف
میں نے دیکھا کہ باریک سیاہ بھنگے تا حد نگاہ نظر آتے ہیں اور اس
سمت سے سخت تعفن اور بدبو آ رہی ہے۔ نیز وہ شاہین بزرگ جب
اپنی داہنی طرف دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے
ہیں تو زار و قطار رونے لگتے ہیں۔ یعنی سفید بھنگوں کو دیکھ کر ہنستے ہیں اور
سیاہ بھنگوں کو دیکھ کر روتے ہیں۔

یہ تعجب خیز واقعہ دیکھ کر آپ جبریلؑ امین سے دریافت کرتے ہیں کہ
اخی جبریلؑ! یہ کون بزرگ ہیں؟ جو داہنی طرف کے جانوروں کو دیکھ کر ہنستے
ہیں اور بائیں طرف کے جانوروں کو دیکھ کر روتے ہیں۔؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا نبی اللہ! یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام
ہیں اور ان کے داہنی طرف ان کی وہ تمام اولاد ہے جو جنت میں جائے گی
اور ان کے بائیں طرف ان کی وہ تمام اولاد ہے جو دوزخ میں جائے گی
یعنی سفید بھنگے جنتیوں کی روحیں ہیں اور سیاہ بھنگے دوزخیوں کی روحیں
ہیں۔ پس یہ اپنی جنت میں جانے والی اولاد کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور

دوزخ میں جانے والی اولاد کو دیکھ کر روتے ہیں اور انہیں سخت قلق ہوتا ہے۔

یا نبی اللہ! آپ انہیں سلام کیجئے! چنانچہ آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سلام کیا۔ حضرت آدم نے نہایت محبت سے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ یعنی مرحبا جائے فراخ ہے۔ میرے فرزند صالح کو اور میرے نبی صالح کو۔

نظم

اے عزیزو یہ بھی دیکھا آپ نے ۔۔۔ کس پہ یہ آنسو بہائے باپ نے
رو رہے ہیں کس پہ آدم صفیؑ ۔۔۔ آہ یہ اولاد ہے ان کی سبھی
آہ اے اولاد کس کو دکھ دیا ۔۔۔ ہیں جو مسجود ملائک اے فتا
آہ! اے اولاد نافرمان آہ! ۔۔۔ باپ کو صدمہ دیا ہو کر تباہ
بن کے نافرمان دوزخ میں گئے ۔۔۔ کام کیا اچھا کیا ہے عقل سے
عاقبت کو اور بھولو دوستو ۔۔۔ اب چلو! نار جہنم میں چلو
آفریں صد آفریں اس عقل پر ۔۔۔ مول لی اپنے لئے نار سقر
باپ کو اور اک نبی کو غم دیا ۔۔۔ اور گھر اپنا جہنم میں کیا
کیوں نہ دینی سمت والوں میں گئے ۔۔۔ دیکھ کر وہ تم کو خوش ہوتے بڑے

Marfat.com

جنت الفردوس مل جاتی تمہیں	یہ اطاعت لطف دکھلاتی تمہیں
اب بھی ہم اپنی بھلائی سوچ لیں	اور رسول اللہ کا کہنا کریں
قصۂ معراج دیکھیں مومنیں	جنتی بن جائیں سارے مسلمیں
جس میں ہیں سارے نصائح انتہا	کاش اب بھی ہم سنبھل جائیں ذرا
نبذۂ اسحاق عاجز کی سنیں	فائدے کی جو سنائیگا تمہیں

جو بتائے گا تمہیں اللہ کی
جو سنائیگا رسول اللہ کی

دوسرا آسمان

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آسمانِ دنیا کے عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے اس شان وشوکت کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہنچے ہیں چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دوسرے آسمان کا دروازہ آیا تو اخی جبریلؑ نے دروازہ کھلوایا۔ وہاں سے پوچھا گیا۔

کون دروازہ کھلواتا ہے جبریل امین نے کہا آنا جِبْرَئِیْلُ میں ہوں جبریل۔ پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہیں؟ اخی جبریل نے جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد رسول اللہ! پھر پوچھا گیا اَوَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْہِ یعنی اے جبریل! کیا یہ حضور رب العزت میں بلائے گئے ہیں؟ جبریل نے کہا نَعَمْ ہاں

بلائے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آنجناب کو اپنے خاص ملاءِ اعلیٰ میں طلب فرمایا ہے۔

پس یہ سنتے ہی دوسرے آسمان کے فرشتوں نے دروازہ کھولدیا جہاں آپ کا جلوس فاخرہ داخل ہوا۔ حضور کے وہاں پہنچتے ہی دوسرے آسمان کے فرشتوں میں مرحبا کا نعرہ بلند ہوا اور چاروں طرف سے ملائکہ زیارت سرمدی کے لئے پروانوں کی طرح گرنے شروع ہوئے یہاں کا سماں اور یہاں کے ملائکہ کی نورانیت آسمانِ اول سے کہیں زیادہ تھی۔ الغرض کہ لامحدود ملائکہ آتے ہیں اور آپ کی زیارت سے مالامال ہوکر مرحبا اور خوش آمدید کی صدا بلند کرتے ہیں۔

نظم

عید کا سا ہے سماں افلاک پر ... ہے نچھاور صاحب لولاک پر
ہو رہی ہے وہ مدارات رسولؐ ... ہو رہی ہے وہ زیاراتِ رسولؐ
مثلِ پروانہ گرے پڑتے ہیں جو ... دیکھتے ہیں جو رسول اللہؐ کو
اور ہم یہ دیکھتے ہیں اے خدا ... حکم ان کے ٹل رہے ہیں برملا
جو فرشتے آپ کی امت نہیں ... مثلِ پروانہ ہیں وہ اے ہمنشیں
اُمتی ہم۔ ہم سبق حاصل کریں ... سنتوں پر آپ کی ہم مرمٹیں

Marfat.com

اللہ اللہ عزت خیر الوریٰ
آسماں پر کس قدر ہے مرتبہ

حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ

جب ہمارے آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت دوسرے آسمان کے فرشتے کر چکے اور حضورؐ اس ذی شان منظر سے فارغ ہوئے تو آنجناب نے ایک مقام پر دو نورانی بزرگوں کو ملاحظہ فرمایا جو سُرخ یاقوت کے تخت پر بیٹھے تھے جن کی نسبت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے جبریلؑ! یہ کون بزرگ ہیں جو اس مقامِ اعلیٰ پر مبعوث کئے گئے ہیں؟ جبریلؑ امین نے کہا یا نبی اللہ! ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔

یحییٰ علیہ السلام وہ نبی ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے ڈرنے والا اور خائف دل عطا فرمایا تھا۔ جو ہر وقت خوفِ الٰہی سے روتے رہتے تھے چنانچہ بعالمِ طفلی ایک روز ان کی والدہ نے ان سے کہا کہ یحییٰ نورِ عین ابھی تم بچے ہو...... ابھی سے تمہیں خوفِ الٰہی اس قدر کہ تم ہر وقت روتے رہتے ہو! حالانکہ بچے معصوم ہوتے ہیں انھیں نہ کوئی گناہ نہ کوئی عذاب پھر تم

اس قدر خوفِ الٰہی سے کیوں روتے ہو۔؟

جن کے جواب میں یحییٰؑ نے فرمایا کہ اے ماں! یہ تو ٹھیک ہے کہ بچے عذاب وثواب سے مستثنےٰ ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جب تم چولھا گرم کرتی ہو تو پہلے چھوٹی چھپٹیاں چولھے میں دیتی ہو پھر بڑی لکڑیاں۔ ہائے اگر قیامت میں اللہ تعالےٰ نے پہلے بچوں کو جہنم میں ڈالا اور پھر بڑوں کو تو میں کیا کروں گا۔ یہ کہتے تھے اور روتے تھے۔ نیز عیسٰی علیہ السلام وہ پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے زاہدالانبیا کے لقب سے زینت دی جنھوں نے ایک کمبل کے کرتے میں تمام زندگی بسر کردی کہیں رہنے کو مکان نہ بنایا۔ نکاح نہیں کیا۔ کبھی گیہوں کا دانہ زبان پر نہیں رکھا۔ پہاڑ کی چٹانوں اور درخت کے سایوں میں اپنی گزراوقات فرمائی۔

یانبی اللہ! پیارے مسیحؑ ایک روز پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے تھے کہ شدت کے ساتھ مینہ برسنا شروع ہوا اور ساتھ ہی اُس کے اولے بھی پڑنے لگے اور ساتھ ہی اس کے ہوا بھی شدت کے ساتھ چلنے لگی اور آسمان سے پوری طوفانی شکل نمودار ہوئی۔ مگر یہ پیارے مسیحؑ اُسی شدت بادوباراں اور بادلوں میں وہیں صبر وسکون کے ساتھ کھڑے رہے۔ جنھیں دیکھ کر آسمان کے فرشتے رو دیئے اور کہا اے معبود! آپ نے اپنے پیارے مسیحؑ کو ایک مکان تو عطا فرما دیا ہوتا کہ جس سے آپ کے مسیحؑ

اولوں اور بارش سے محفوظ رہ سکتے ۔ جن کے جواب میں مولائے کریم نے ارشاد فرمایا کہ اے ملائکہ! میرے پیارے مسیح کو اس وقت اور اس حال میں دیکھ کر غم کر رہے ہو۔ وہ وقت اور وہ زمانہ بھی تو میرے پیارے مسیح کا آنے والا ہے کہ جب جنت میں ان کے نکاح حوروں سے ہونگے اور ایک ایک حور کے نکاح کے ولیمے میں دس دس ہزار سال تک تمام جنتیوں کی دعوت ہوگی ۔ (معجزات مسیح پڑھئے)

نظم

اللہ اللہ قدر دانیٔ کریم	کس قدر بندوں پہ ہے لطف عمیم
کیا مسیح پاک کا رتبہ کیا	صبر ان کا کس قدر پیارا ہوا
کاش ہم بھی صبر سے الفت کریں	کاش ہم بھی اس خدا کو خوش رکھیں
کاش فریاد و بکا ہم چھوڑ دیں	کاش رتبہ صابروں کا ہم بھی لیں

ہم بھی یحییٰ کی طرح اُس سے ڈریں
ہم بھی عیسیٰ کی طرح صابر رہیں

القصہ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا نبی اللہ! آپ ان ہر دو پیغمبران یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو سلام کیجئے حضور فرماتے ہیں

کہ میں نے دونوں حضرات کو سلام کیا۔ جبسبران دونوں پیغمبران نے نہایت محبت سے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا مَرۡحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالۡاَخِ الصَّالِحِ یعنی مرحبا اور مبارک بادی ہے برادر صالح اور نبی صالح کو اور اے رسول کریم آپ کا معراج میں تشریف لانا آسمان والوں کے لئے نہایت مبارک ہوا ہے۔

نظم

آسماں پر آئے جب خیر الوریٰ	ہر طرف غل ہے مبارک باد کا
ہر فرشتہ شاد ہے مسرور ہے	ہر طرف اللہ کا اک نور ہے

انبیاء خوش ہو کے ملتے ہیں تمام
اور ملائک کا ہے ہر سو اژدہام

تیسرا آسمان

جب جناب سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے آسمان کی سیر سے فارغ ہوئے تو اب جناب جبریل علیہ السلام اور بڑے بڑے اولوالعزم اور مقرب فرشتے آپ کو تیسرے آسمان پر لے کر چلے حضور فرماتے ہیں کہ تیسرے آسمان کے دروازے بھی مثل پہلے اور دوسرے آسمان کے

Marfat.com

بند تھے جبریل امین نے یہاں بھی دستک دی۔ اسی طرح سوال وجواب کے بعد تیسرے آسمان کا دروازہ کھلا۔ جہاں میں داخل ہوا تو یہاں فرشتوں کا ہجوم ہر دو آسمانوں سے کہیں زیادہ تھا اور ان کی نورانیت اور ان کی تسبیح وتقدیس کی گونج اللہ اکبر! چنانچہ یہاں کے فرشتے بھی آپ کی زیارت کے لئے مثل پروانوں کے جھکے۔ جب وہ تمام ملائکہ زیارت محمدی سے فارغ ہوئے تو وہاں آپ کو وہ روحانی خلعت فاخرہ زیب تن کیا گیا جس پر نوری حرفوں میں یہ آیت مقدس لکھی ہوئی تھی۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ پ ۲۲ ۔ الاحزاب ۔ ع ۶ ۔ آیۃ ۵

نظم

اے نبی محتشم والا حشم — اے رسول کبریا فخر امم
شاہد و مشہود کا تم کو لقب — دے رہی ہے تم کو اک سرکار رب
اور جنت کے مبشر تم ہوئے
دو ہمارے تم کو یہ خلعت ملے

حضرت یوسف ع

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے تیسرے

Marfat.com

آسمان پر دیکھا کہ ایک مقام پر تخت زریں بچھا ہوا ہے۔ اور اس پر ایک ایسا حسین جمیل شخص متمکن ہے جس کے چہرے کی روشنی یا جس کے حسن کا چمکارا آسمان کے کناروں پر پڑ رہا ہے۔ جس کو آپ نے بغور دیکھ کر حضرت جبریل سے دریافت فرمایا کہ اخی جبریلؑ! یہ کون بزرگ ہیں؟ جن کے حسن کا چمکارا آسمان پر پڑ رہا ہے! جبریل امین نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! جناب یوسف علیہ السلام یہی تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی سب کچھ دیا اور یہاں بھی کسی عزت و شان کی کمی نہیں رکھی اور یہی وہ یوسفؑ ہیں جن کے مقابلے میں جہان بھر کے حسین ایسے ہیں جیسے چاند کے مقابلے میں ستارے۔

یا نبی اللہ! آپ انھیں سلام کیجئے! چنانچہ آں سرور عالم نے جناب یوسف علیہ السلام کو سلام کیا۔ جنھوں نے حضور رسالت مآب کو نہایت محبت کے ساتھ سلام کا جواب دیا اور بہت کچھ مرحبا اور خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی اور آپ کے مرتبے کی بے حد تعریف فرمائی اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ تعالیٰ نے فخر انبیاء فرمایا اور میرے حسن ظاہری کے مقابلے میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو حسن باطنی عطا فرمایا جس کا چمکارا دونوں جہان پر پڑتا ہے۔ یعنی دنیا کے ہادی اور قیامت کے شفیع۔

(داستان یوسف پڑھئے)

Marfat.com

نظم

ے شفیع دو جہاں پیارے رسولؐ
کر لیا اللہ نے تم کو قبول

ر دہ عزت عطا کی اے نبیؐ
انتہا جس کی نہ حد باقی رہی

آپ فخر انبیاء و مرسلینؐ
آپ ہادی اور شفیع المذنبین

یاد رکھنا ہم کو محشر میں جناب
جبکہ ہم واں دے رہے ہونگے حساب

جبکہ چٹھے کھل رہے ہونگے تمام
جبکہ اس پرسش کے ہونگے اژدہام

جبکہ تولے جا رہے ہونگے عمل
جبکہ ہوگا سب حواسوں میں خلل

جبکہ ہستی گم ہوئی ہوگی وہاں
ہوش پرّاں جبکہ ہونگے بےگماں

جبکہ سارے اقربا ہوں گے عدو
جبکہ ہوگی سنسنی ہر کوبہ کو

جبکہ آنسو خون کے ہونگے رواں
جبکہ ہوگی الحفیظ و الاماں

جبکہ ہوگی عرش اعلیٰ سے ندا
ہر عمل بندے کا تولا جائے گا

آپہنچنا بیچ میں اے مصطفیٰؐ
رحم کر دے ہم پہ شاید کبریا

چوتھا آسمان

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں تیسرے آسمان کی سیر سے فارغ ہوا تو اب چوتھے آسمان کا رُخ

Marfat.com

کیا یہاں کا دروازہ بھی مثل سابق آسمانوں کے بند تھا۔ جبریل علیہ السلام امین نے
یہاں کا بھی دروازہ کھلوایا۔

جب آپ چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے ملاحظہ
فرمایا کہ چپے چپے پر ملائکہ حضور رب العزت کے آگے سربسجود ہیں۔
اور سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ کی تسبیح اس شدت سے ہو رہی ہے کہ کیا لکھو کھا بادل
میں کڑک ہوگی جو اس تسبیح الٰہی میں ہے۔

چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو تمام فرشتے آپ کی زیارت کے لئے دوڑے
اور مرحبا خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی زیارت سے مالا مال ہوئے نیز چوتھے
آسمان پر آپ کو ایک دہ نورانی روحانی خلعت فاخرہ عطا فرمایا گیا جس
پر نورانی حرفوں میں یہ آیت مقدسہ لکھی ہوئی تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی
عَبْدِہِ الْکِتٰبَ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(پ ۱۵۔ الکہف۔ ۱ع۔ ۱۰۔ ایت ۱)

نظم

حملہ تعریفیں ہیں اُس اللہ کی		خوبیاں جتنی ہیں اُس ذیجاہ کی
ہر دو عالم کی ہے جو حمد و ثنا		اس کے لائق ہے فقط اک کبریا
جس نے اپنے فضل سے ایسا کیا		اپنے بندے کو کلام اپنا دیا

یعنی قرآں اُن پہ نازل کردیا	جن کو کہتے ہیں محمد مصطفیٰ

اُن پہ نازل ہوں درود بے شمار
اے مرے معبود! اے پروردگار

حضرت ادریس ع

جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چوتھے آسمان کے فرشتے کرچکے اور حضور والا کو جو تھا خلعت روحانی اور انوار الہی عطا ہوچکا تو آں جناب والا بہ تحریک جبریل ایک ایسے بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے جو ایک نور کے قبے میں رونق افروز ہیں اور اُس قبہ کی پیشانی پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے اور اس کے نیچے سنہری حرفوں میں قبہ ادریس پیغمبر لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بغور دیکھا تو یہ دیکھا کہ اس قبہ نورانی میں ایک ادھیڑ عمر کے نورانی بزرگ رونق افروز ہیں جن کی نسبت آپ نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اخی جبریل! یہ کون بزرگ ہیں؟ جبریل امین نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ حضرت ادریس پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ یہ سُن کر آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ادریس پیغمبر کو سلام کیا اور ان سے مصافحہ کیا اور پھر آپ نے ان سے یہ فرمایا کہ اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اونچی جگہ اٹھالیا اور تم مجھ سے پہلے جنت

Marfat.com

میں داخل ہو گئے۔ یہ تو بتاؤ کہ جنّت کی نعمتیں اور وہاں کی بہاریں کیا کیا دیکھیں؟ آں سرورِ عالم کے جواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ اے خدا کے معزز پیغمبر! میں ابھی تک نہ تو جنّت میں داخل ہوا ہوں اور نہ وہاں کی نعمتیں اور بہاریں میں نے دیکھی ہیں بلکہ میں تو ایک ایسے مقام پر ہوں کہ جنّت وہاں سے فاصلہ پر ہے البتہ میں نے جنّت کے دروازے ضرور دیکھے ہیں جس میں ہر دروازے پر لکھا ہے کہ محمدؐ اور ان کی امتّ سے پہلے کوئی جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

نظم

اُمّتِ مرحومہ! دیکھا اور سُنا
تم نے دیکھا فضل ربّ العالمین
کیا یہ فرماتے ہیں ادریس نبیؑ
چاہئے قرباں ہو جاتے تمام
چھوڑ دیتے جملہ نافرمانیاں
قدر اپنی ہم اگر کرنے لگیں

بابِ جنّت پر ہے کیا لکھا ہوا
سُن رہے ہو مومنات و مومنین
قدر تم نے حیف اپنی کچھ نہ کی
اور رسولِ حق کے بن جاتے غلام
شکر سے بھر دیتے سب کون و مکاں
معصیت میں وقت کیوں اپنے کٹیں

یا الٰہی تو ہمیں بیدار کر
سو رہے ہیں تو ہمیں ہشیار کر

Marfat.com

پانچواں آسمان

جناب سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب چوتھے آسمان کی سیر سے میں فارغ ہوا تو اب بمعیت جبریل علیہ السلام اور بڑے بڑے اولوالعزم و مقرب ملائکہ پانچویں آسمان پر پہنچے یہاں کا دروازہ بھی بعد سوال و جواب کے اسی طرح کھلا جیسا کہ اس سے پہلے چاروں آسمانوں کا دروازہ کھلا تھا۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہاں کے انوار و برکات چاروں افلاک سے بڑھے ہوئے تھے اور یہاں کے فرشتے حضور رب العزت کی حمد و ثنا اتنے جوش و خروش سے بیان کر رہے تھے کہ اللہ اکبر حق کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے ـــ

سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ یعنی پاک ہے وہ ذات عالیجاہ جو اپنی مخلوق کو جمع کرے گا درمیان جنت و دوزخ کے نیز اور بہت سی قدرت کی نشانیاں ملاحظہ فرماتے ہوئے یہاں بھی ایک ذی شان حلۂ نورانی آپ کو مرحمت ہوا۔ جو حضور والا کے زیب تن کیا گیا جس پر نور کے حرفوں میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(پ ۲۲۔ الاحزاب ۔ ۷ ع ۱۰ آیہ ۴)

Marfat.com

نظم

بالیقیں اللہ رب العالمیں	اور ملائک اسکے سارے بالیقیں
پڑھتے ہیں پیارے محمد پر درود	تم بھی بھیجو ذات امجد پر درود
کیا پسندیدہ ہوئے خیرالورٰے	دو جہاں کرتے ہیں رحمت کی دعا
شکر ہے تیرا الٰہ العالمین	تو نے بخشے ہم کو ختم المرسلین

بھیج ان پر تو درود بے شمار

اور دے رتبہ انھیں پروردگار

حضرت ہارونؑ

جب سردار دو جہان حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچویں آسمان پر نورانی خلعت فاخرہ مرحمت ہو چکا تو اب آپکے جبریل علیہ السلام ایک ایسے مقام پر لے گئے جہاں ایک معمر بزرگ تشریف رکھتے ہیں اور ان کے چاروں طرف بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور وہ بزرگ ان تمام لوگوں کو ذکر الٰہی سنا رہے ہیں اور یہ وہ ذکر الٰہی ہے جس کو آج فی صدی ننانوے مسلمان نہیں سنتے اور انھیں ذکر الٰہی کرنے اور ذکر الٰہی سننے کی فرصت ہی نہیں اور قرآن مجید کے اس حکم کی پروا

بھی نہیں کرتے سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ
بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ (پ۸ - الانعام - ع ۳ - آیۃ ۳)

یعنی جو لوگ ہماری آیتیں سننے سے الگ رہیں گے سخت عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے یوں کہ ہماری آیتیں سننے سے کیوں الگ رہے۔

غرضکہ آسمانوں میں قوم کی قوم ایک بزرگ سے ذکر الٰہی سُن رہی ہے جن کی نسبت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہ کون مرد بزرگ ہیں جو ذکر الٰہی بیان کر رہے ہیں اور یہ کون لوگ ہیں جو نہایت محبت سے بیٹھے ہوئے ذکر الٰہی سُن رہے ہیں۔

جبریل امین نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ مرد بزرگ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں اور یہ چاروں طرف ان کے وہ لوگ ہیں جو دنیا میں ذکر الٰہی سنا کرتے تھے۔ پس یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی مطلوبہ اور محبوبہ نعمت عطا فرمائی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ یہ قوم بنی اسرائیل کے ایک بڑے بزرگ پیغمبر ہیں اور ان کا نام حضرت ہارون علیہ السلام ہے انھیں سلام کیجئے۔ آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو سلام کیا اور ان سے مصافحہ کیا جنھوں نے نہایت محبت سے سلام کا جواب دیا اور آپ کی اور آپ کے یہاں آنے کی بڑی خوبی اور بڑی فضیلت بیان کی اور فرمایا نِعْمَ الْمَجِیْٔ جَاءَ یعنی اے رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم آپ کا درود مسعود نہایت ہی بابرکت ہوا ہے اور آپ کا یہاں تشریف لانا صرف آپ کی امت ہی کیلئے نہیں بلکہ تمام امتوں اور تمام پیغمبروں کے لئے باعث فخر ہوا ہے۔ (جلوہ طور پڑھیے)

نظم

اللہ اللہ ذات فخر المرسلیں — آج نبیوں میں نبی تم سا نہیں
ہر نبی کو فخر ہے جس ذات سے
اور فرشتہ جس سے اک اک شاد ہے

اُس کی اُمت کی عجب حالت ہے آج — اُس کی اُمت کی عجب رنگت ہے آج
راگ باجے اور تماشے کھیل کود! — نیکیوں سے دور عصیاں ہیں درود
ذکر حق سے حیف دلچسپی نہیں، — ناچ میں بھرتے ہیں وہ بگوں زمیں
ڈھولکی پر سر ہلاتے ہیں بہت — ہائے ہو کا غُل مچاتے ہیں بہت
منع جس گانے بجانے کو کیا — کرلیا امت نے اپنی وہ غذا
ہے فقط اس واسطے یہ ارتکاب — ذکر مولا سے ہے ان کو اجتناب
ذکر مولا یہ اگر پیارے سنیں! — اپنے آقا اپنے مولا سے ڈریں!
جس سے تھر تھر کانپتے ہیں دو جہان — ہائے امت اُس کی نافرمانیاں

Marfat.com

سرنگوں ہیں جس کے آگے دو جہاں	اس سے سرتابی الٰہی الاماں
میں نہیں کہتا کہ سب ایسے ہیں آج	کم ہیں ایسے اور بہت ایسے ہیں آج
کاش ہم کو ذکر حق کی یاد ہو!	دل میں ارشاد رسول آباد ہو!

یا خدا اپنی محبت دے ہمیں
تیرے پیارے کی کہانی ہم سنیں

چھٹا آسمان!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں پانچویں آسمان کی سیر سے فارغ ہوا تو پھر چھٹے آسمان کی طرف ایک جلوس ذی شان روانہ ہو کر آنن فانن میں چھٹے آسمان تک پہونچا۔ یہاں کا دروازہ بھی مثل سابق آسمانوں کے بند تھا۔ جبریل کی دستک اور چند سوال و جواب کے بعد چھٹے آسمان کا دروازہ کھلا۔ جب وہاں ہم داخل ہوئے تو عجیب انوار و برکات مشاہدے میں آئے یعنی سب سے بڑی بات یہ کہ اس آسمان پر سب آسمانوں سے زیادہ مخلوق الٰہی معمور تھی اور اتنے اتنے دراز قامت فرشتے تھے کہ میں نے اس سے پہلے کسی آسمان کے فرشتے اتنے دراز قامت والے نہیں دیکھے اور ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس زور و شور کے ساتھ جاری تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ میری سماعت کی حفاظت

Marfat.com

نہ کرتا تو خدا جانے کیا ہو جاتا۔

پھر حضور فرماتے ہیں کہ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون سے فرشتے ہیں جن کی تسبیح و تہلیل سے چودہ طبق گونج رہے ہیں۔

جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ یہ وہ ملائکہ ہیں جن کا نام کرّوبین ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سلام کے ساتھ ان پر التفات کیا۔ جس کا ان فرشتوں کی طرف سے مجھے کچھ جواب نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○

(یعنی) فرشتے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام کرتے ہیں جس کی اجازت وہ انہیں دیتا ہے۔ چنانچہ سلام کے جواب میں انہوں نے اشارہ کیا اور خوف الٰہی کی وجہ سے نہ تو وہ منہ سے بولے اور نہ سلام کا جواب دیا۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اے ملائکہ تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کس پیاری ذات نے تم کو سلام کیا ہے؟ دیکھو یہ خاتم الانبیا جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہی وہ نبی آخرالزمان ہیں؟ جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑی بڑی رحمتیں نازل فرمائی ہیں۔ چنانچہ حضرت جبریل سے جب یہ مژدہ سنا:۔

اور اب ان کروبیوں نے محبت سے مجھے سلام کا جواب دیا اور زیارت سے مشرف ہوئے اس کے بعد چھٹے آسمان کے خلعت فاخرہ

Marfat.com

سے آقائے نامدار کو زینت بخشی گئی۔ چنانچہ اس نورانی حلقے پر سنہری حرفوں میں یہ لکھا ہوا تھا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (پ۱۱۔ التوبہ۔ ۱۲ ع۔ آیۃ ۶)

نظم

ہم نے وہ پیارے نبی تم کو دیئے
جن کو ہے امت کا غم اتنا بڑا
مہرباں ہیں مومنوں پر اس قدر
کڑھنے والے آہ ہم تجھ پر کڑھیں
اُمّت اُمّت کی صدا جس کی سدا
داڑھی مونچھوں کا صفایا کردیا
آہ جو امت پہ اتنے مہرباں

جو تمھیں میں سے ہمارے بن گئے
ہر گھڑی دیتے ہیں وہ ان کو دعا
کڑھتے ہیں ان کے لئے آٹھوں پہر
کچھ تو تیری تابعداری ہم کریں!
ہائے امت اس کا کیا کہنا کیا
عورتوں کی شکل مسلم بن گیا
آہ امت ان پہ ایسی قہر داں

رحم جن کو ان پہ بس آتا نہیں
یہ الم دیتے ہیں کس کو مسلمیں

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝

یعنی اللہ و رسول کی نافرمانی کر کے لوگ اللہ و رسول کو کیوں ایذا دیتے ہیں پس جو ایسا کریں گے ان کو دنیا میں اور آخرت میں سخت ذلت کا عذاب کیا جائے گا۔ (پ ۲۲ - الاحزاب ، ع آیۃ ۵)

نظم

رحم اپنی جان پر کر اے فتا	کس لئے ان دو کا تو دشمن ہوا!
کیوں نہیں کرتا ہے تو ان کا کہا	ڈر خدا سے ڈر خدا سے اے فتا

سُن رسول اللہ کے فرمان کو
دے جگہ اب دل میں اس رحمٰن کو

حضرتِ موسیٰ علیہ السلام

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ چھٹے آسمان پر پھر میں نے انھیں کردبیوں کے غول میں دیکھا کہ ایک گندمی رنگ

بزرگ کھڑے ہیں جن کے چہرے پر جلال برس رہا ہے اور جن کے بدن کے بال کھڑے ہیں ایسے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر ان کے جسم کو دو کرتوں سے چھپا دیا جائے تو دونوں کرتوں میں سے ان کے بال باہر آجائیں اور پھر میں نے سنا کہ وہ جلالی بزرگ یہ کھڑے کہہ رہے ہیں کہ اے خدائے بے نیاز: میری قوم بنی اسرائیل کا خیال تھا کہ موسیٰ علیہ السلام سب سے زیادہ معزز پیغمبر ہیں مگر میں نے دیکھا کہ یہ نورانی نوجوان مجھ سے مرتبے میں زیادہ اور بہت زیادہ ہے۔ وہیں ہمارے آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے جبریل یہ کون بزرگ ہیں جو رتبے اور مرتبے کا ذکر کر رہے ہیں۔

حضرت جبریل امین نے عرض کیا یا نبی اللہ عمران کے بیٹے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہی ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے بڑے لاڈلے اور پیارے پیغمبر ہیں۔

یہ سن کر ہمارے نبی آگے بڑھے سلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے تو سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا:۔

مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ

یعنی مرحبا اور خوش آمدید ہے نبی صالح کے لئے اور برادر صالح کے لئے نِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ یعنی بہت اچھا اور بہت مبارک آنا آپ کا ہوا۔ اور آپ رتبے میں سب سے مافوق ہو گئے۔

پھر حضور فرماتے ہیں کہ میں آگے بڑھا تو میرے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز آئی میں نے جبریل سے دریافت کیا کہ اخی جبریل یہ کون روتا ہے۔

جبریل امین نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ وہی حضرت موسٰی ہیں جن کے رونے کی آواز آپ سن رہے ہیں اور یہ اس لئے روتے ہیں کہ جب آپ سب پیغمبروں سے مافوق ہو گئے تو ظاہر ہے کہ آپ کی امت بھی تمام پیغمبروں کی امت سے مافوق ہو گی۔ پس یا نبی اللہ یہ اس واسطے اور بھی رو رہے ہیں کہ میری پہلی امت ایک بعد کی امت سے پیچھے رہ گئی۔ نیز جب امت محمدیہ سے مرتبہ میں پیچھے رہ گئی تو جنت میں داخل ہوتے وقت بھی امت محمدیہ سے پیچھے داخل ہو گی۔

حضرت خطابی کہتے ہیں کہ موسٰی علیہ السلام کا یہ رونا کسی رشک و حسد کے لحاظ سے نہ تھا بلکہ آپ کو الم اور غم اس بات کا تھا کہ افسوس میری امت رتبے اور مرتبے میں گھٹ گئی اور جو جنت میں پیچھے داخل ہو گی اور جو تعداد و شمار میں بھی امت محمدیہ سے کم اور بہت کم ہو گی

(جلوۂ طور پڑھئے)

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

Marfat.com

کہ اللہ اکبر موسیٰ کی امت اتنی کثیر ہے۔

وہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا قلق دور کیا اور وہیں جبریل علیہ السلام کے نام حکم آیا کہ اے جبریل ہمارے پیارے نبی کو ان کی جمعیت بھی دکھا دو۔ چنانچہ اسی وقت جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے مقام پر لے گئے جہاں چاروں طرف آسمان کے کناروں تک مخلوق ہی مخلوق لبریز موجود تھی۔

پوچھا آپ نے کہ اے جبریل یہ کون سے عالم کی مخلوق ہے جس کی کثرت سے آسمان کے کنارے تک لبریز ہیں؟

جن کے جواب میں جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔

نظم

جبریل امین

آپ کی امت ہے یہ اے مصطفےٰ	آپ کی یہ فوج ہے اے مجتبےٰ
لیجئے دل خوش کیجئے عالیجناب	آپ پر ہے اُس کی رحمت بے حساب

رحمۃ للعالمین

اللہ اللہ یہ مری امت ہے کیا	آسماں لبریز ہے جن سے پڑا!
آج مولا سے ہوا میں شاد شاد	جس نے پوری آج کی میری مراد

معنے

یہ کرم ہے فضل ہے اللہ کا	جس کو چاہے حدو بس کر دے عطا
دین ہے اس کی جسے دے وہ کریم	کیونکہ ہے اس کی صفت ارحم رحیم
صاحب جود و سخا ہے کبریا	دو جہاں میں ہے وہی سب سے بڑا
جتنی تعریفیں ہیں وہ اس کے لئے	جتنی توصیفیں ہیں وہ اس کیلئے

خالق کونین ہے وہ ایک ذات
مالک دارین ہے وہ ایک ذات

نیز ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ چھٹے آسمان پر آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو ساتھ ہی ان کے آپ نے بے انتہا مخلوق بھی دیکھی جو ان کے گرداگرد موجود ہے۔

اس پر حضور نے دریافت فرمایا کہ اے جبریل یہ موسیٰ کے گرد گرد کون لوگ ہیں جو ان کے چاروں طرف بے شمار کھڑے نظر آ رہے ہیں۔

جبریل نے کہا یا نبی اللہ یہ موسیٰ کی امت ہے اور انہیں کو قوم بنی اسرائیل کہتے ہیں یہ سن کر حضور کو بڑا خیال پیدا ہوا اور فرمایا

دیکھ کر امت کی کثرت یہ ہوا
وجد پیارے مصطفیٰ کو آگیا

کس قدر دل خوش ہوا اے سیدی
امت عاصی سے اتنی دوستی!

آج امت کے بڑے چھوٹے سبھی
صدقے اور قربان ہیں کیا واقعی

یہ جب ہی داڑھی صفاچٹ ہو گئی
کیا یہی ہے آپ کی فرماں بری

منع باجے اور گانے کو کیا!
جس کو امت نے کیا اپنی غذا

عاشق امت جناب مصطفیٰ
چاہیے امت بھی ہو ان پر فدا

دیکھ کر امت کی کثرت خوش ہوئے
کاش امت ان کے کہنے میں رہے

دیکھی جب موسیٰ کی امت آپ نے
اپنی امت کیلئے کڑھنے لگے

کہتے ہیں جبریل سے پیارے اخی!
میری امت ہے کہاں وہ کیا ہوئی

جب اٹھا کر پردہ دکھلایا گیا
آسماں امت سے بس لبریز تھا

اس قدر دل کو خوشی پیدا ہوئی
آپ پر قربان امت آپکی

ساتواں آسمان

جب حضور پرنور جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے آسمان کی سیر سے فارغ ہوئے تو اب ساتویں آسمان کی سیر کا آغاز ہوتا ہے اور یہ ساتواں آسمان آپ فرماتے ہیں کہ

خالص موتی کا بنا ہوا ہے۔

نیز آں سرور عالم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ پہلا آسمان خالص، شفاف جمے ہوئے پانی سے بنا ہوا اور دوسرا آسمان تانبے کا بنا ہوا ہے اور تیسرا آسمان لوہے کا ہے اور چوتھا آسمان خالص شفاف چاندی کا بنا ہوا ہے اور پانچواں آسمان خالص طلائی یعنی سونے کا بنا ہوا ہے اور چھٹا آسمان یاقوت سرخ کا بنا ہوا ہے۔

اور ساتواں آسمان ایک شفاف سفید موتی کا بنا ہوا ہے۔ نیز ایک ایک آسمان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتا ہے اور تہہ بہ تہہ سات آسمان اس طرح قائم ہیں۔

ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کے درمیان پانچ سو برس کے راستے کا خلا واقع ہے۔

القصہ جب سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں آسمان کے دروازوں پر پہونچے تو جبریل اور محافظینِ آسمان ہفتم کے سوال و جواب پر ساتویں آسمان کا دروازہ کھلا اور یہ اولوالعزم جلوس فاخرہ ساتویں آسمان پر پہنچا۔

حضور فرماتے ہیں کہ ساتواں آسمان اس قدر نورانی اتنا نورٌ علیٰ نور ہے کہ نگاہ ٹھہر نہیں سکتی۔

Marfat.com

اس آسمان کے ساکنین یعنی فرشتے اس قدر نورانی ہیں کہ اللہ اکبر جن کی زبان پر نہایت جوش وخروش کے ساتھ تسبیح آلہی جاری ہے۔

سُبحَانَ الخَالِقِ النُّور حضور فرماتے ہیں کہ میں نے ساتویں آسمان پر وہ وہ مخلوق الٰہی دیکھی جس کے بیان کرنے کی مجھے اجازت نہیں۔

اور اگر اللہ تعالیٰ میری بینائی میں قوت نہ دیتا تو میں اس نورانی مخلوق کے دیکھنے کی قدرت نہ رکھتا۔

چنانچہ ذرا آگے بڑھ کر آپ نے اس مخلوق مطہرہ کو سلام کیا جس کا جواب اس نورانی مخلوق نے نہایت محبت سے دیا اور نِعمَ المَجِیْ جَاءَ

یعنی

نہایت مسرور ہو کر کہا کہ اے مبارک رسول آپ کا آنا نہایت مبارک ہے۔ اور پھر وہیں آپ کو اس ساتویں آسمان کا نورانی وروحانی خلعت فاخرہ عطا ہوا جس پر نور کے حرفوں میں یہ لکھا ہوا تھا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ
اٰیٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

اللہ تعالیٰ قرآن مجید وفرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

نظم

پاک ہے وہ ذات بے چون و چگون
دو جہاں ہیں جس کے آگے سرنگون

جملہ عجز و ماندگی سے پاک ہے
جس کے آگے جو بھی ہے وہ خاک ہے

اس نے اپنے ایک بندے کیلئے
ایک شب میں فضل کیا کیا کچھ کئے

سب دکھائے آپ کو کون و مکاں!
اور بڑھائی آپ کی وہ عز و شان!

کچھ چھپا رکھا نہیں اللہ نے!
جو نہ دیکھا ہو رسول اللہ نے!

فرش سے تا عرش سب کچھ تھا عیاں
مہرباں تھا خالق کون و مکاں!!

چپے چپے پر فرشتے ہم رکاب!
لمحہ لمحہ جن کا تھا غرت آب

حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر مجھے جبریل علیہ السلام ایک ایسے مقام پر لے گئے۔ جہاں ایک بزرگ بڑی عمر والے اور بڑے نورانی صاحب جمال جو سبز زبرجد کے تخت پر یاقوت سرخ کے بیت المعمور سے کمر لگائے بیٹھے ہیں۔

Marfat.com

جن کی نسبت آپ نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے

جبریل یہ کون بزرگ ہیں جو ہو بہو میری تصویر ہیں۔

جبریل امین نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ آپ کے باپ ابراہیم

خلیل اللہ ہیں!

چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب تشریف لے گئے

اور جناب خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا۔

جن کے جواب میں حضرت خلیل اللہ نے نہایت خندہ پیشانی اور

نہایت محبت کے ساتھ سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

مَرْحَبًا یَا بْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ

یعنی خوش آمدید اور مرحبا ہے۔ تمہارے لئے اور اے فرزند کتنا مبارک

ہوا ہے تمہارا آنا۔

نیز اے میرے صالح فرزند جب دنیا میں تم پہنچو تو اپنی امت سے

میرا سلام کہنا اور انھیں میرا یہ ایک ضروری پیغام پہونچا دینا کہ جنت الفردوس

ایک پاک زمین شیریں چشموں والی ہے اور وہ بالکل چٹیل میدان ہے

جس میں تمہیں محلات اور باغات تیار کرانے ہوں تو اکثر یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

Marfat.com

جناب خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کبار سے فرمایا۔

جس نے یہ مبارک کلمات کہے اس نے اپنی جنت میں محلوں اور درختوں کے باغات تیار کئے۔

نیز آپ نے فرمایا کہ میں نے اور مجھ سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے اس دعا سے بہتر کوئی دُعا نہیں پائی۔

نظم

دوستو مشکل نہیں ہے یہ دُعا
یہ نصیحت ہے رسول اللہ کی!!
لو خلیل اللہ نے بھیجا سلام
ہے یہی پیغام صدر الانبیاء
یاد کرلو اس دعا کو دوستو!
یہ ہے اُس گھر کی درستی اے فتا
وال عمل کا باغ ہوگا دوستو!
یہ پیام آیا ہے کتنی دور سے
یہ کرم اور فضل ہے مولا ترا!!

باغ جنت اس سے پُر ہوجائیگا
یہ وصیت ہے خلیل اللہ کی!
لو خلیل اللہ نے بھیجا پیام
یاد کرلو! یاد کرلو یہ دُعا!
چلتے پھرتے بیٹھے اور لیٹے پڑھو
جس میں رہنا ہے تمھیں جاکر سدا
جیسا چاہو نیکیاں ویسی کرو
یاد اس کو چاہیئے ایک اک کرے
ورنہ ہم کیا چیز ہیں اے کبریا

Marfat.com

ہیں ترے در کے بھکاری اے کریم
رحم کے طالب ہیں تیرے اے رحیم

ہے یہی اسحاق عاجز کی دُعا
اس دعا کا تو ہمیں ثمرہ دکھا

نظم

جنت الفردوس مسلم کے لئے
یہ مسلماں کاش اُس میں جا بسے

یہ کہیں محروم جنت سے نہ ہو
بھول جائے یہ نہ اُس معبود کو

شرط اسلامی یہی ہے اے فنا
یاد سے اُس کی نہ ہو اکدم جُدا

بھولنا اُس کا ستم ہے قہر ہے
یہ مسلماں تیرے حق میں زہر ہے

اُس کو جو بھولا جہنم میں گیا
کیا مسلماں اور کیسا دُوسرا

یاد ہے آباد ہے اور شاد ہے
اس سے غفلت ہے تو بس بربادی ہے

جنت الفردوس کی تیاریاں
جنت الفردوس کی گلکاریاں

لو سجاوٹ اُس کی دیکھو مومنو!
لطف ایمانی ذرا حاصل کرو

Marfat.com

جنّت کی سجاوٹ

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر کی ایک حدیث آئی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم جنّت میں اکثر درخت لگاؤ کیونکہ اس کا پانی شیریں اور مٹی پاک ہے۔ کسی نے کہا اے رسول خدا اس درخت کا لگانا کیا ہے فرمایا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا کہنا۔ (پ۱۵۔ الکہف ۵ ع ۱۰ ایت)

نیز ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی بندہ سُبحَانَ اللّٰهِ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کے لئے میری بے شمار رحمتیں لکھو اور جب وہ الحمدللہ کہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ میرے بندہ کے واسطے میری بے انتہا رحمت لکھو اور جب وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو جناب الٰہی سے فرشتوں کو اجازت ہوتی ہے کہ میرے بندہ کے لئے بے حد رحمت لکھو!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص پانچ دفعہ سُبحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کے پانچ سوال بر لاتا ہے جو اس دعا میں مندرج ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَارْشِدْنِيْ وَعَافِنِيْ یعنی اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر مجھے رزق دے مجھے نیک بنا اور مجھے عافیت

دے جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا
کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد اپنی امت کے ان لوگوں سے کہو جو صبح کو
دس دفعہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور شام کو دس دفعہ اور سونے کے وقت
دس دفعہ ان پاک کلموں کو کہتے ہیں تو میں ان سے سونے کے وقت دنیا کی تمام
آفات وبلایات اور شام کے وقت شیطانی وساوس و مکائد اور صبح کے
وقت اپنا غضب اٹھا لیتا ہوں۔

جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو تم اکثر اوقات لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہا کرو۔ کیونکہ وہ جنت کے خزانوں میں سے
ایک بیش قیمت خزانہ ہے یعنی اس کے کہنے کا ثواب جنت کی نہایت عمدہ
اور نفیس چیزیں ہیں جیسا کہ خزانہ نفیس عمدہ اور نفیس ہی ہوتا ہے۔

نظم

اے نفاست اور اے عزت پسند	اے امارت اور اے شوکت پسند
اے نفاست دوجہاں کی اے فنا	اے امارت دوجہاں کی اے فنا
اے مصیبت اور آفت سے اماں	اور اے ذلت سے نفرت ہے اماں
دیکھ مسلم یہ دعائیں یاد کر!	جنت الفردوس کو آباد کر!
اس سے وہ خوشنود ہوگا کبریا	دوجہاں کی تو مرادیں پائے گا!

ساری دنیا کی بناوٹ اسی میں ہے
ساری جنت کی سجاوٹ اسی میں ہے

تین نہریں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس سبز زبرجد کے تخت پر جناب خلیل اللہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ایک بہت بڑا گروہ لوگوں کا موجود ہے جن کی رنگتیں نہایت گوری ہیں اور لباس بھی ان کے اتنے سفید و شفاف ہیں کہ اللہ اکبر۔ مگر قریب ہی ان کے ایک دوسری قوم کے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے آدھے منہ سفید ہیں اور آدھے سیاہ نیز اس مقام عالی پر تین نہریں بھی بہ رہی تھیں پھر مجھے دیکھتے ہی وہ تمام لوگ ان تینوں نہروں میں کودنے شروع ہو گئے۔ پھر میں نے دیکھا ہر نہر میں نہانے سے ان کے منہ کی سیاہی کم ہوتی جا رہی تھی۔ چنانچہ تیسری نہر میں نہاتے ہی ان کے چہرے بھی نہایت سفید و شفاف ہو گئے جن کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اخی جبریل یہ نورانی چہرے اور سفید رنگ والے کون لوگ ہیں؟ اور یہ آدھے سیاہ آدھے سفید چہرہ کون لوگ ہیں؟ اور یہ تین نہریں کیسی ہیں؟ جن میں نہا نہا کر

یہ سب لوگ نورانی اور سفید رنگتوں والے ہو گئے۔ جبریل امیں نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ سفید و نورانی چہرہ کے لوگ آپ کی امت کا وہ گروہ ہے جو دیندار کامل الایمان ہونگے اور یہ آدھے سفید اور آدھے سیاہ وہ لوگ ہیں جو نیکیاں اور گناہ دونوں کریں گے جس کے سبب ان کا آدھا چہرہ سفید اور آدھا سیاہ ہو گا۔ پھر جن نہروں میں یہ غسل کر رہے ہیں یہ ایک نہر توبہ کی ہے اور دوسری نہر سخاوت کی ہے اور تیسری نہر رحمت الٰہی کی ہے پس ان تینوں نہروں میں آپ کی امت کا یہ حصہ غسل کر کے نورانی اور شفاف ہو رہا ہے

نظم

کون ہیں آدھے سفید آدھے سیاہ	ہم ہیں وہ بلاشک وہ ہم ہیں آہ آہ
نیکیاں بھی ہیں گنہ بھی ساتھ ساتھ	عطر میں ہے اور نجاست میں بھی ہاتھ
نہر توبہ ساتھ لائے ہیں نبی	اے مسلماں کو دا کیسی دیر کی
غسل کر جلدی سے اور لے مغفرت	تجھ پہ پھر تن جائیگی رحمت کی چھت
کامل الایمان تو ہو جائے گا	تجھ سے خوش ہو جائیگا رب العلا
شاد ہوں گے تجھ سے پیارے مصطفےٰ	تجھ سے راضی ہونگے سارے اولیا
تجھ کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے صالحین	پیار فرمائیں گے تجھ کو مومنین
ہاتھ پھیلے ہیں بہت تیرے لئے	ہاں بتا توبہ میں اب کیا دیر ہے

Marfat.com

بیت المعمور

سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیت المعمور فرشتوں کا کعبہ ہے۔ جیسے ہمارا کعبہ مکہ معظمہ میں ہے اور ایسے ہی ملائکہ کا کعبہ ساتویں آسمان پر ہے اور اُس کا نام بیت المعمور ہے اور یہ خالص یاقوت سرخ کا بنا ہوا ہے فرشتے جس کا ہمہ وقت طواف کرتے ہیں۔ نیز یہ ہی وہ بیت المعمور ہے جس کی سورہ طور میں اللہ پاک نے قسم کھائی ہے۔

یعنی قسم ہے ہم کو بیت المعمور کی اُس کی اونچی چھت کی منکروں پر ہمارا عذاب ضرور نازل ہو گا مَا لَہٗ مِنْ دَافِعٍ ۵ یعنی کسی کی مجال نہیں کہ اس کو ٹال سکے خلاصہ یہ ہے کہ بیت المعمور اتنی بڑی اور ایسی عظیم الشان چیز ہے کہ اللہ پاک نے اس کی قسم کھائی ہے۔ پ۲۷ (الطور۔ ۱ ع ۱ آیۃ ۸)

نظم

اے نمازی تجھے منظور ہے بیت المعمور	بے نمازی سے بہت دور ہی بیت المعمور
مصطفےٰ کے لئے ہے سیرِ فلک کا منظر	اور موسیٰ کیلئے طور ہے بیت المعمور
کس قدر رحمتِ رحمان برستی ہے وہاں	کیا ملائک سے وہ معمور ہے بیت المعمور
جلوہ افروز ہیں سرکارِ دو عالم اس میں	کون کہتا ہے بہت دور ہے بیت المعمور

وہ مکان اس کا ہے یا کعبہ فرشتوں کا نہیں
بلکہ اللہ کا ایک نور ہے بیت المعمور

ایک خاص فرشتہ

جناب فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اخی جبریل ؑ اس بیت المعمور میں مجھے لے کر داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حضوری سے ایک خاص فرشتہ بھیجا گیا۔ جس کا نور اور جس کی شعاعیں؟ اللہ اکبر جبریل قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا نبی اللہ ؐ! میں نے ایسا نورانی اور ذی شان فرشتہ آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا آج یہ آپ کا طفیل ہے کہ میں عالم بالا سے وہ خاص نورانی فرشتہ نازل ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ۔

چنانچہ وہ اولوالعزم فرشتہ آیا اور ملائے اعلیٰ کے ایک خاص مقام پر کھڑا ہوا اور اس نے اس لذت کی آواز سے اذان شروع کی کہ ساتوں آسمان ہل رہے تھے۔ اللہ اکبر آج اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موذنی کرنے کے لئے وہ فرشتہ بھیجا ہے جس کو دیکھ کر اور جس کی آواز سن کر جبریل بھی حیران ہیں۔ جو مقابلہ ہے اور جو مصرعہ ثانی ہے سیدنا حضرت بلال حبشی رض کا۔ کہ وہ زمین کے آپ کے مؤذن اور یہ نورانی فرشتہ آسمان کا آپ کا مؤذن۔

Marfat.com

نظم

ای مؤذن! تجھ پہ قربان انس وجاں ۔۔۔ کیا نبی ﷺ کو تو سناتا ہے اذاں
ایک ہلاتا ہے زمیں کو سربسر ۔۔۔ اک ہلاتا ہے فلک کو بیشتر
ایک حبشی رض وہ بھی خادم آپکا ۔۔۔ ایک نوری وہ بھی خادم آپکا
آپ کے دونوں مؤذن اے نبی ﷺ ۔۔۔ دل میں دونوں کی جگہ گھر کر گئی
اس پہ ہم قربان ہم اس پر نثار ۔۔۔ جو اذاں تم کو سناتا بار بار

ایک خاص اذان

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اس ملائے اعلیٰ کے نورانی وذی شان فرشتے نے ایک مقام پر کھڑے ہو کر اذان شروع کی جملہ فرشتوں کی تسبیح وتہلیل کی گونج پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا جبکہ اللہ اکبر اللہ اکبر دوبار اس نے کہا۔ وہیں اور اسی وقت وہ پیاری آواز کانوں میں آئی۔ جس کے سننے کی چودہ طبق میں طاقت نہیں یعنی حضور رب العزت نے عرش معلیٰ سے جواب دیا جس کو میں نے اور چودہ طبق کے فرشتوں نے اپنے کانوں سے سنا صَدَقَ عَبْدِیْ اَنَا اللہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اس کے

Marfat.com

یہی ہے

اے مرے نوری ملک بندے مرے | جو کہا تو نے وہ بیشک ٹھیک ہے
سب بڑوں سے میں بڑا ہوں کردگار | سب کی میں سنتا ہوں اک آمرزگار

پھر اُس نوری فرشتے نے جب اپنی اذانِ دلکش میں دو بار یہ کہا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جس کا وہیں جواب آیا اور مالک چودہ طبق نے فرمایا

اے مؤذن واقعی سچا ہے تو | ٹھیک ہے جو کچھ بھی یہ کہتا ہے تو
میری وحدت کی گواہی تو نے دی | واقعی مجھ سا نہیں مولا کوئی

پھر اُسی ذی شان مؤذن نے اپنی آواز بلند وبالا میں جب دو بار یہ کہا

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ جس کے جواب میں وہیں مولائے رب العالمین نے فرمایا ہے

سچ کہا تو نے مؤذن سچ کہا | میں بھی دیتا ہوں گواہی برملا
ہیں محمد واقعی میرے رسول | کرلیا ہے جن کو بس میں نے قبول

نعتیہ غزل

لیا آدم نے مولا سے صفی اللہ کا رتبہ	لیا سردارِ عالم نے رسول اللہ کا رتبہ
سنا کرتے تھے ہم نوح نجی اللہ کا رتبہ	مگر معراج میں دیکھا نبی اللہ کا رتبہ
لیا براہیم نے نکلیں خلیل اللہ کا رتبہ	تو احمد مصطفٰے پائیں حبیب اللہ کا رتبہ

Marfat.com

مسلماں کہتے ہیں موسیٰ کلیم اللہ کا رتبہ	شب معراج کہتی ہے رسول اللہ کا رتبہ
جو پایا ابن مریم نے مسیح اللہ کا رتبہ	حبیب اللہ محمد ابن عبد اللہ کا رتبہ
امام دو جہاں اور کعبہ نوری عجب نسبت	یہ رتبہ ہے محمد کا وہ بیت اللہ کا رتبہ

زباں اسحاق عاجز کی بیاں کیا کر سکے عاجز
حبیب اللہ کی مدحت رسول اللہ کا رتبہ

پھر اُسی نوری فرشتے نے اپنی اذان دلکش میں جب دو دو مرتبہ کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ یعنی چلو نماز کے لئے اور چلو فلاحیت حاصل کرنے کے لئے تو وہیں مولائے کریم نے جواب دیا ؎

اے مؤذن ٹھیک ہے تیری ندا	فرض میں نے ہی نمازوں کو کیا
جس نے بس میری نمازیں کیں ادا	جنتی وہ بن گیا پیارا مرا

ایک خاص جماعت

آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب یہ اذان خاص ختم ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ ساتویں آسمان ما فوق عالم بالا سے وہ نورانی اولوا العزم و ذی شان ملائکہ نازل ہونے شروع ہوئے جن کی نورانیت اور جن کا حسن و جمال اللہ اکبر جو بیت المعمو

Marfat.com

ایک نماز دوگانہ ادا کرنے کے لئے عالم بالا سے اس کثرت سے نزول کر رہے ہیں جن کی گنتی اللہ ہی کو معلوم ہے جن کو جبریل بھی حیرت سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا نبی اللہ! میں نے آج تک یہ ذی شان فرشتے نہیں دیکھے تھے جو آج آپ کے پیچھے نماز دوگانہ ادا کرنے کے لئے ملائے اعلیٰ سے نازل ہو رہے ہیں اور برابر برابر صفیں قائم کر رہے ہیں ہر صف مشرق سے مغرب تک کا طول رکھتی ہے۔ جب وہ لاانتہا اور لامحدود صفیں تیار ہو گئیں۔ تو بحکم خداوندی جبریل امین نے کہا۔

نظم

اے امام اولین و آخرین	بعد مولا کے کوئی تم سا نہیں
یہ امامت آپ کا حق ہے نبیؐ	آپ کو عزت یہ اس مولا نے دی
چلئے بسم اللہ اے عالی تبار	ہے ملائک میں حضرت کا انتظار
بعد میں ہو گی زیارت آپ کی	یہ ملک رکھتے ہیں الفت آپ کی
الغرض آئے مصلے پر جنابؐ	مقتدی تھے جن کے بیحد و حساب
جب دوگانہ سے وہ فارغ ہو گئے	پھر فرشتے سب تو زیارت کو گئے
مثل پروانہ گرے نوری ملک	اک عجب دلکش سماں تھا بر فلک
جب زیارت کر چکا نوری جہاں	یوں ہوا ارشاد مولا پھر وہاں

آئیں سارے انبیاء و مرسلیں
لائیں اپنی امتیں وہ بالیقیں۔

عطیۂ خطابات

نحیب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ آسمانی یعنی بیت المعمور میں مقربین ملائکہ اور کروبیین کی امامت کر چکے تو جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ! اس وقت آپ کے پیچھے ان اولوالعزم ملائکہ نے نماز پڑھی ہے یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ (پ ۲۴ - المومن - ع ۱ - آیہ ۷) جو عرش الہی کے اردگرد رہتے ہیں اور عرش الٰہی وہ ہے جو چودہ طبق پر حاوی ہے - نیز اب مولائے کریم آپ کو اپنی سرکار عالی جاہ سے تین تمغے یا تین خطاب ذی شان عطا فرماتا ہے۔

پہلا خطاب سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن یعنی تمام نبیوں اور تمام پیغمبروں اور تمام رسولوں کے سردار

نظم

پس مبارک آپ کو ہوئے جناب		یہ معظم مرتبے والا خطاب
جو کسی نے آج تک پایا نہیں		وہ ملا ہے تم کو ختم المرسلیں

Marfat.com

دوسرا خطاب اِمَامُ المُتَّقِیْنَ یعنی تمام پرہیزگاروں اور تمام ڈرنے والوں اور تمام متقیوں کے امام

نظم

اے امام المتقیں ہادیٔ دیں	اتنے رتبے کو کوئی پہنچا نہیں
آپ کا اعزاز اے شاہ امم	ہے معظم محترم ۔ والا حشم

تیسرا خطاب رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ یعنی ساری دنیا ۔ ساری عقبیٰ یا تمام زمین و آسمان کے لئے باعث رحمت ہیں۔

رحمۃٌ للعالمیں پایا خطاب	اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا جناب
آپ پر سب مرتبے قرباں ہوئے	دو جہاں سے آپ بازی لے گئے

جلوسِ پیغمبراں

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر مجھے ایک ایسے مقام پر کھڑا کیا گیا ۔ اور ساتھ ہی اس کے بتایا گیا یا نبی اللہ! مولائے عزوجل آپ پر خاص رحمت فرماتا ہے اور آپ کی خوشنودی مزاج کے لئے تمام پیغمبر اور ان کی امتیں آپ کے سامنے پیش کرنی چاہتا ہے۔

لیجئے ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ اللہ

اللہ اللہ سرکار والاجاہ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ جلوس آدم صفی اللہ گزر رہا ہے۔ سب سے آگے حضرت آدم ہیں اور ان کے پیچھے اُن کی اُمت ہے اور ان کی ذریت ہے۔ اس کے بعد آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جلوس نوح پیغمبر گزر رہا ہے سب سے آگے حضرت نوح ہیں اور اُن کے پیچھے اُن کی اُمت ہے۔ اس کے بعد آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جلوس خلیل اللہ گزر رہا ہے۔ سب سے آگے حضرت خلیل اللہ ہیں اور ان کے پیچھے ان کی اُمت ہے اس کے بعد آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جلوس داؤدی گزر رہا ہے۔ سب سے آگے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں اور ان کے پیچھے ان کی اُمت ہے۔ پھر آپ کے سامنے ایک بہت بڑا جلوس گزرا اور یہ جلوس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ آگے حضرت موسیٰ ہیں اور ان کے پیچھے آپ کی امت اس کثرت سے ہے کہ شفیع اعظم بے ساختہ دریافت فرماتے ہیں کہ اے جبریل موسیٰ علیہ السلام کی امت اس قدر ہے؟ وہیں جبریل علیہ السلام کہتے ہیں یا نبی اللہ ذرا ٹھہرئیے ابھی ابھی آپ کو اللہ تعالیٰ آپ کی امت کی بہتات دکھانے والا ہے۔ ازاں بعد آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جلوس مسیح گزر رہا ہے۔ جن میں سب سے آگے حضرت مسیح ہیں اور اُن کے پیچھے اُن کی اُمت ہے۔ علیٰ ہذا القیاس یکے بعد دیگرے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں ایسے بھی گزرے جن کے ساتھ

Marfat.com

دس آدمی ہیں اور بہت سے نبی ایسے بھی گزرے جن کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بہت سے ایسے گزرے جن کے ساتھ ایک ایک دو دو ہی امتی تھے۔ نیز بہت سے نبی ایسے گزرے کہ ان کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا۔ مدت العمر انھوں نے سمجھایا مگر ایک شخص بھی ان کے ہاتھ پر مسلمان نہ ہوا۔

یہ عجیب وغریب منظر جب ملاحظہ فرما چکے تو اب آپ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ درمیانے قدوں اور گندمی رنگتوں والی ایک قوم ہے جن کی بہتات اور کثرت نے آسمان کے کنارے سر بزیر کر رکھے ہیں۔ مگر ان کے پیش رو ان کے آگے چلنے والا کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ چنانچہ اس قوم کی کثرت دیکھ کر حضور دریافت فرماتے ہیں کہ اے اخی جبریلؑ یہ لا محدود پیاری پیاری قوم کون ہے جس کا کوئی امام نہیں؟ جواب میں حضرت جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔

نظم

آپ ہیں اس قوم بے حد کے امام	آپ کی امت یہ حاضر ہے تمام
اے نبی ان کی ذرا سُن لیجئے	کہہ رہی ہے جو زبان حال سے
اپنی امت لے گئے سارے نبیؐ	آپ ہم کو لے چلیں پیارے نبیؐ
آپ کو ہے طالب امت کی تلاش	اور ہے امت کو حضرت کی تلاش
پیش رو سب کو ملے ہم رہ گئے	ہم پہ بس دست کرم رکھ دیجئے

Marfat.com

ہم میں ہیں صدیق اکبرؓ اے نبیؐ ‏ اور عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ اے نبیؐ

غوث اعظم ہم میں ہیں اے مصطفےٰ ‏ ہم میں ہے پیارا اویسؓ پارسا

ہم میں ہیں بیگم خدیجہؓ اے نبیؐ ‏ ہم میں ہے اک بایزید متقی!

ہم میں ہیں عباسؓ حضرتؐ کے چچا ‏ ہم میں ہیں حبشی بلالؓ بے نوا

ہم میں ہیں حمزہؓ جو ہیں عم نبیؐ ‏ ہم میں ہیں سلمانؓ پیارے فارسی

ہم میں ہیں حضرت حسینؓ حضرت حسنؓ ‏ ہم میں ہیں ہندالو کی خوش چلن

ہم میں ہیں خالدؓ امین ذوالفقار ‏ ہم میں ہیں عبدالرشید جاں نثار

ہم میں ہیں مہدی امام آخریں ‏ ہم میں بی بی فاطمہ ہیں بالیقیں

ہو گئے مسرور شاہ دوسراؐ ‏ اور وہیں دستِ کرم ان پر رکھا

ساتھ اپنے لے لیا امت کو بس

اے فنا اللہ بس باقی ہو بس،

مسلمانوں کے بچے

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر مجھے ایک اور دلکش منظر دکھایا گیا وہ یہ کہ بیت المعمور کی یاقوت سرخ کی دیوا سے لگی ہوئی ایک زرنگار طلائی کرسی پر ایک ضعیف نورانی بزرگ دو

ہیں اور ان کے برابر ایک دوسری زرنگار کرسی پر ایک نورانی بزرگ عورت رونق افروز ہیں جن کے سامنے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت کے تختے روشیں چمن لستاں دور تک چلے گئے ہیں۔ نیز ان چمنوں اور لبستانوں میں چھوٹے چھوٹے بچے لامحدود ہیں کہ وہ کھیلتے پھر رہے ہیں۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کھیلتے کھیلتے بھاگا ہوا آتا ہے اور کرسی نشین ضعیف بزرگ کو آکر چمٹ جاتا ہے جنہیں وہ دونوں بزرگ مرد و عورت پیار کرتے ہیں اور گود میں اٹھا لیتے ہیں۔

یہ دلکش منظر حضور والا کو بہت اچھا معلوم ہوا۔ وہیں حضرت جبریلؑ علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اخی جبریلؑ! یہ دونوں بزرگ مرد و عورت کون ہیں؟ اور یہ خوب صورت موتیوں سے بے انتہا بچے کس کے ہیں اور یہ جگہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یانبی اللہ! یہ پہلی زرنگار کرسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام رونق افروز ہیں اور ان کی برابر دوسری زرنگار کرسی پر ان کی بیوی حضرت سارا علیہا السلام رونق افروز ہیں۔ اور ان روشوں اور چمنوں میں یہ جو لاکھوں بچے کھیلتے پھر رہے ہیں یہ مسلمانوں کے وہ کمسن اور چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں نیز یہ بچے اُن لبستانوں میں کھیلتے ہیں۔ ان میں سے جب کسی بچے کا دل چاہتا ہے کہ اپنے ماں باپ کو دیکھوں

تو یہ دوڑے ہوئے آتے ہیں اور ابراہیم خلیل اللہ کو چمٹ جاتے ہیں۔ یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ ہر بچے کو غمگین نہ کرنے کی غرض سے حضرت خلیل کو بالکل اس کے باپ کی صورت بنا کر دکھاتا ہے۔ بچہ سمجھتا ہے کہ یہ میرا باپ ہے اور یہ بھی اسے بہت پیار کرتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اسی طرح جب کسی بچہ کا ماں کے دیکھنے کو دل چاہتا ہے تو بیوی سارا کو آکر چمٹ جاتا ہے۔ حضرت سارا اس کو بالکل اس کی ماں کی صورت نظر آتی ہیں۔

یہ حدیث بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عام اُمت کو خطاب فرماتے ہیں کہ اے لوگو جن کے چھوٹے بچے مر جاتے ہیں کیا وہ اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ ان بچوں کو اللہ تعالیٰ نے ماں سے بہتر ماں اور باپ سے بہتر باپ عطا فرما دیئے اور رہنے کے لئے جنت کا بُستان دے دیا۔

نظم

وہ کہاں ہیں رونے والے اے فتا
دیکھ لیں اس سین کو اے کاش وہ
ماں سے بہتر ماں ملی ان کو وہاں
باپ سے بہتر ملے ہیں ان کو باپ

جن کے بچے مرتے ہیں سُن لیں ذرا
کیوں کریں اپنا کلیجہ پاشس وہ
جن سے بس کرتے ہیں وہ اٹھکھیلیاں
آپ سے بہتر ملے ہیں ان کو باپ

Marfat.com

سُن رکھیں وہ مائیں اور وہ باپ بھی ۔۔۔ پیش آئے جن کو بچوں کی غمی!

اپنا دل ٹھنڈا کریں یہ دیکھ کر ۔۔۔ دے رہے ہیں یہ خبر خیر البشر

ہم کو اطمینان دیتے ہیں نبی!

جن پہ قرباں ہم ہماری جان بھی

مرکبِ نورانی

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی ۝ (پ۲۷ - النجم - ع ۱ آیۃ ۱۸)

مولائے کریم ارشاد فرماتا ہے کچھ شک نہیں کہ پیغمبر نے اس رات اپنے پروردگار کی قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے۔ چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان کے عجائبات قدرت جتنے اور جس قدر بھی مجھے دکھائے جانے تھے وہ دکھائے جا چکے۔ تو اب ساتویں آسمان سے مافوق سدرۃ المنتہیٰ کی طرف جبریل علیہ السلام نے مجھے لے کر چلنے کا عزم کیا معاً آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک مرکب نورانی یعنی مسند سبز پیش کی گئی جس پر آپ رونق افروز ہو گئے۔ اور اب ایک راج دلارے کا پیارا جلوس فاخرہ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف چلا اور ایک آناً فاناً میں پانسو برس کی مسافت طے کی۔ جس کے پیچھے پیچھے بہ رنگ برنگ اور قسم قسم کی صورتوں کے فرشتے

Marfat.com

اپنے معبود کی طرح طرح سے عبادتیں کرتے ہوئے نظر آئے جن میں بڑے بڑے ہیبت اور جلال کے مقامات بھی آپ کی نظر سے گزرے۔

مثلاً علائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے ایک مقام پر دیکھا کہ بڑے بڑے نورانی موتی ہیں اور ہر موتی پر خالص طلائی یعنی سونے کے پھول لگے ہوئے ہیں اور وہ اتنے بڑے ہیں کہ ہر موتی کے نیچے پچاس پچاس وہ قوی الجثہ فرشتے موجود ہیں جن کی زبان پر اس وقت یہ صدا جاری ہے اے محمد مرحبا صد مرحبا اے محمد آپ ایک بڑی مسافت طے کر کے اپنے یگانوں میں تشریف لائے۔ اے محمد! ہم دلی اعتقاد سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں۔ جو زمین کو بتوں کی ناپاکی سے ستھرا کریں گے۔ اور مولائے رحمٰن کی توحید مشرق سے مغرب تک پھیلا دیں گے اور آج آپ کی ملائے اعلیٰ پر عزت کی جائے گی جو مانگیں گے وہ پائیں گے۔

نظم

جن کو کہتے ہیں محمد مصطفےٰ	اپنے کانوں سن رہے ہیں یہ صدا
ہے یہ اُن نوری فرشتوں کا بیاں	جن سے سب لبریز ہیں کون و مکاں
مل رہے ہیں کیا مسرت کے پیام	مرحبا ہے ہر طرف سے ہے سلام

Marfat.com

پیشی مولا میں جاتے ہیں جناب — آج ہونگے انتہائی فیض یاب

ہے محمد آپ کی طلبی وہاں — جا نہیں سکتا جہاں وہم و گماں

یہ فرشتوں کی صدا سنتے ہوئے — جا رہے ہیں آپ اعلیٰ کو چلے

آگیا سدرہ وہیں بس آگیا — نور ربی جس پہ تھا چھایا ہوا

آگیا لوگوں مکان جبریلؑ

ختم یاں ہوتی ہے شان جبریلؑ

سِدرَۃُ المنتہیٰ

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سدرۃ المنتہیٰ تک میں پہنچا تو مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دکھایا کہ سدرۃ ایک عجیب الخلقت اور نور در حمت ایک بیری کا درخت ہے جس کی جڑ جس کی ٹہنیاں اور جس کے پتے اور پتوں پر نوری ملائکہ کا ہجوم اور ان پر تجلی خداوندی کا پرتو اللہ اکبر اللہ اکبر۔

باختلاف روایات سدرۃ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے سِدرۃ کہتے ہیں بیری کے درخت کو اور منتہیٰ کے معنے جبریل علیہ السلام کے مرتبہ عالی کی انتہا اور تمام مقربین خداوندی کی پاک روحوں کے علو مراتب اور ان کی

بلند پروازی کی انتہا۔ چنانچہ عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت ظاہر کر رہی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہیٰ تک جبریل علیہ السلام کی پرواز ختم ہو جاتی ہے اور یہیں ان کے رہنے کا مقام ہے۔ اور جنتی اور مبارک روحیں بھی یہیں تک آ کر ٹھہر جاتی ہیں۔

یہ نورانی وہ مقام رحمت ہے جس کی تفصیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سدرہ ایک بیری کا درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے اور اس کی شاخیں اور ٹہنیاں عرش عظیم تک جا کر ملتی ہیں نیز یہ درخت مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک نہیں نہیں بلکہ چودہ طبق پر چھایا ہوا ہے۔ اور اس کے پتے پتے پر سبزی ٹڈیوں کی طرح فرشتے جمے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح ادا کر رہے ہیں چنانچہ جب آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو بعالم تحیر آپ نے فرمایا۔ اللہ اکبر اے جبریل! میرے رب کے کس قدر عجائبات ہیں؟ جبریل امین نے عرض کیا یا نبی اللہ! عجائبات قدرت کے سمندروں میں سے ابھی آپ نے ایک قطرہ بھی نہیں دیکھا ہے اے رسول کریم! اس کے عجائبات لامحدود ہیں۔

نظم

اس کی وہ قدرت ہے اور وہ شان ہے
کیا زمین کیا آسماں حیران ہے

Marfat.com

قدرتِ ربی کے جو جو رنگ ہیں		عرش سے تا فرش سارے دنگ ہیں
	اس کی قدرت کی نہیں ہے انتہا	
	اے نبی حیران ہے خلقِ خدا	

حُسنِ جبریلؑ

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ وَهُوَ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ

(پ ۔ النجم ۔ ا ع ۔ آیۃ ۵ تا ۹)

ترجمہ ۔ مولائے کریم ارشاد فرماتا ہے ۔ لوگو! ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل فرشتہ تعلیم کرتا ہے جس کی روحانی طاقتیں بڑی زبردست ہیں اور اس کی جسمانی قوت بھی نہایت زبردست ہے نیز جس وقت کہ جبریلؑ فرشتہ آسمان کی ایک اونچی جگہ یعنی "سدرۃ المنتہیٰ" پر تھا تو وہ ہمارے حکم سے اپنی اصلی صورت یا اپنی پوری جسامت و قد و قامت سے ہمارے پیغمبر کے سامنے آکھڑا ہوتے ہوئے ان سے نزدیک ہوا ۔ اور اتنا ان کی طرف جھکا کہ ہمارے پیغمبرؐ اور جبریلؑ فرشتے میں دو کمان یا اس سے بھی کچھ کم فاصلہ رہ گیا ۔

Marfat.com

اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں دو مرتبہ میرے سامنے آئے ہیں۔ ایک تو وحی الٰہی کی ابتدا یعنی نبی آخر الزماں بنانے والے روز اور ایک اس وقت جبکہ میں شبِ معراج میں ساتوں آسمانوں کو طے کرکے سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچا ہوں۔

القصہ سدرۃ المنتہیٰ کے عجائب وغرائب آپ ملاحظہ فرما رہے تھے کہ یکایک حضرت جبریل علیہ السلام اپنی صورت اور اپنے اصلی حسن و جمال سے آپ کے سامنے ظاہر ہوئے جن کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ شَدِیْدُ الْقُوٰی یعنی جبریلؑ کی اصلی شکل یہ ہے کہ زمین سے آسمان تک قد ہے جن کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اور اُن کے پالنو پر اس بازو پر اور پالنو اُس بازو پر ہیں۔ اور اُن پروں میں زنگیتیں اللہ اکبر۔ نیز یاقوت سُرخ کا ایک طوق گلے میں ہے۔ چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہے۔ ماتھے پر نورِ رحمت کے قلم سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے چنانچہ اپنی اصلی صورت دیکھ کر جناب کے قلب مبارک میں لرزہ پیدا ہوا تھا کہ وہیں جبریلؑ امین نے ایک انسانی صورت میں حضور کو تسلی و اطمینان دلایا۔

Marfat.com

نظم

اے پیمبر! اے شہ والا تبار	قلب کی حالت کو رکھیئے استوار
آج وہ وہ صورتیں دیکھیں گے آپ	ہیچ لبس جبریل کو پائیں گے آپ

یا نبی اللہ! شوکت آپ کی
بعد مولا دو جہاں سے بڑھ گئی

ملائے اعلیٰ کی پہلی منزل

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ﴿النجم ۱۶﴾ یعنی سدرہ پر اس کی تجلی نازل ہو رہی تھی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچا تو میں منجملہ صدہا عجائبات قدرت دیکھتے ہوئے کیا دیکھتا ہوں کہ اس عظیم الشان درخت پر ربّ العزت نے اپنی تجلّی نازل فرمائی۔ جس سے تمام ملائکہ اور جبریل علیہ السلام اور تمام سدرہ بیری کی طرح کانپنے لگے اور ساتھ ہی اس کے چودہ طبق کے فرشتوں نے یک زبان ہو کر تسبیح الٰہی ادا کی اس وقت کی کیفیت اللہ اکبر۔ وہ ہیبت قدرت طاری ہوئی کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھر تھر کانپنے لگے

Marfat.com

کہ وہیں جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا نبی اللہ! آپ کو کیا خوف ہے آپ نہ ڈریں - آپ کا نام تو عرش الٰہی پر لکھا ہوا ہے - لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یا نبی اللہ جس کا اسم مبارک عرش پر لکھا ہے - ضرور ہے کہ مسمیٰ بھی عرش الٰہی تک پہونچے لہٰذا آپ ابھی سے خوف کرتے ہیں؟ آپ کو عرش خداوندی تک پہونچنا ہے - جو ابھی قدرت کاملہ کے لاکھوں مقامات طے کرنے کے بعد آئے گا یا نبی اللہ - ہنوز روز اول ہے - آپ کو تو ابھی بہت کچھ مقامات طے کرنے ہیں اور ابھی تو ملائے اعلیٰ کی پہلی منزل بھی شروع نہیں ہوئی -

نظم

کون پہنچا ہے جہاں پہونچیں گے آپ
خاص رحمت اس کو بس منظور ہے

کس نے وہ دیکھا ہے جو دیکھیں گے آپ
اور ابھی عرش الٰہی دور ہے

جب کہ یہ جبریل نے تسکین دی
کم ہوئی دہشت نبی کی کم ہوئی

جناب رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک نورانی عجیب و غریب فرشتہ کو دیکھ کر ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جب اخی جبریل علیہ السلام

Marfat.com

سے دریافت کیا کہ اخی جبریل! یہ فرشتہ کون ہے اسے تم جانتے ہو؟
جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا نبی اللہ عالم ہستی میں میں جب سے
آیا ہوں آج اس اولو العزم فرشتے کو میں نے دیکھا ہے اور واللہ
ثم باللہ اس سے پہلے میں نے اس ذی شان فرشتے کو نہیں دیکھا
البتہ معبود الٰہی کے القا سے اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ یہ ضرور
حاملانِ عرش کرد بیین فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے
اور ایسے ایسے لامحدود اور لاانتہا فرشتے اور اللہ پاک کی
مخلوق گوناگوں کیا کیا کچھ آپ کو نظر آئے گی۔

چنانچہ اس فرشتے نے ایک تخت زمردیں پیش کیا۔ جس پر
آپ رونق افروز ہوئے اور وہ مقرب فرشتہ آپ کو لے کر
چلا۔ جبریل علیہ السلام رکے ان کا رکنا تھا کہ وہیں جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلؑ امین کو آواز دی اور فرمایا

نظم

چھوڑنے ہو کیا مجھے اے جبریلؑ
کس جگہ تنہا مجھے اے جبریل

آئے مکے سے یہاں تک میرے ساتھ
اور زمیں سے آسماں تک میرے ساتھ

کیا مجھے تنہا یہاں چھوڑو گے تم؟
اے اخی! کیا مجھ سے منہ موڑو گے تم

جبریل امین

اے نبیؐ! میرا یہیں تک ہے مقام
اور یہ ہی ہے بس مرا جائے قیام

اس سے آگے اب نہیں میری مجال
ہو نہیں سکتی ہے پرواز ایک بال

بال کی اک نوک بھی میں بڑھ سکوں
پر مرے جل جائیں اور میں خاک ہوں

یہ تو رتبہ آپ ہی کا ہے نبیؐ
عرش تک پہونچے سواری آپ کی

ہو مبارک آپ کو اے ذی وقار
قرب اور نزدیکی پروردگار

دوسری منزل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سدرۃ المنتہی سے چل کر پہلی مسافت اور پہلی منزل وہ تھی جس کی طولانی کے مقابلے میں چودہ طبق کی منزلیں کچھ حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ نیز اس منزل میں مخلوق خداوندی یعنی ملائک کی بہتات اور کثرت اور ان کا ذکر الٰہی کرنا اور ان پر رحمت خداوندی کا نزول اللہ اکبر۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ پُر ہیبت منزل طے

چکے تو ایک ایسے مقام میں پہونچے جہاں سوائے ایک
شتے کے کسی کا نام ونشان نہ تھا اور وہ فرشتہ تمام دوسرے
شتوں پر حاوی تھا۔

آپ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ وہ فرشتہ مرغ کے قالب میں
ں کی کلیاں سبز اور پر نہایت سفید ہیں باوں سرخ ہونے کے
ں جو یہ معلوم ہوتا ہے تحت الثریٰ سا تویں زمین پر جمے
ئے ہیں۔ اس کی دم موتیوں کی اس کی جسامت مشرق سے
غرب تک کو ڈھانکے ہوئے ہے نیز اس کے سر پہ جو کیں ہے
تاج وہ جواہرات کا ہے وہ اتنا جگمگا رہا ہے جس پر آنکھیں جم نہیں
سکتیں پھر جب وہ پروں کو کھولتا ہے اور تسبیح الٰہی کی آواز لگاتا
ہے تو چودہ طبق گونجتے ہیں اور اس کے پروں سے جنوب و شمال
بھر جاتے ہیں۔

پھر حضور نے فرمایا کہ جب رات کا تہائی حصہ گذر لیتا ہے تو
ہ مرغ اپنے پروں کو کھول کر سُبحانَ المَلِکِ القدوس سبحانَ
لکس یہ وہ کہتا ہے جس کی آواز اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام جہاں
کے مُرغ سنتے ہیں اور اسی وقت وہ سب کے سب آذانیں دینے
لگتے ہیں۔ پھر صبح صادق کے وقت وہ آسمانی مرغ یا فرشتہ اپنے

مشرق سے مغرب تک کے پر ہلاتا اور تسبیح الٰہی ادا کرتا ہے۔ جس
تمام عالم کے مرغ سنتے ہیں اور تسبیح الٰہی کرنے لگتے ہیں۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس فرشتے یا
آسمانی کی دلکشی اور خوشنمائی کا اتنا دلچسپ سماں میری آنکھوں
میں کیسا کہ اس کا دوبارہ دیکھنے کا ہمیشہ اشتیاق باقی رہا اور اس
کی اذان کی خوش آوازی ہمیشہ کے لئے کانوں میں بس گئی

نظم

اے فرشتے اے ملک تیری اذان — کس قدر دلچسپ ہے اور دل ستا
مرغ اک عالم کے سنتے ہیں تری — اور اذان بس دینے لگتے ہیں
کتنی تابعدار تیری قوم ہے — کیسی الفت ہے انھیں اللہ
اپنے رہبر کی اذاں سنتے ہیں جب — ذکر مولا کی اذاں دیتے ہیں سب

کاش ہم کو بھی سبق ان سے ملے
ہم بنیں تابع رسول اللہ کے

شکل عزرائیل

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

مقام پر میں نے دیکھا کہ ایک کرسی بچھی ہوئی ہے جس نے مغرب
رق ڈھانک رکھے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ اتنے قد و قامت
بیٹھا ہے کہ اللہ اکبر پھر آپ نے فرمایا کہ ساری دنیا و ما فیہا اس
فرشتے کے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں ہے اور ایک نورانی تختی
ان کے ہاتھ میں ہے جس پر وہ فرشتہ اپنی آنکھیں جمائے بغور
تختی کو دیکھ رہا ہے اور کسی دوسری سمت التفات نہیں کرتا نیز
ان کے داہنے ہاتھ کی سمت ایک عظیم الشان درخت ہے جس کو
زبردست فرشتہ کبھی کبھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لیتا ہے اور پھر اس
نورانی تختی پر نظر جما لیتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں اس نوری فرشتے سے کہا کہ جو میرا تحت
دیں اڑائے لئے جا رہا تھا اے مبارک فرشتے! یہ کون بزرگ
ہیں جو اس عظیم الشان کرسی پر نور کی تختی ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں؟ حضور
جواب میں اس نورانی فرشتے نے کہا یا نبی اللہ! ملک الموت اور
جن کا نام عزرائیل ہے وہ یہی ہیں اور یہی اللہ کے حکم سے تمام مخلوق
کی جان نکالتے ہیں یہ سن کر آپ نے ان کو سلام کیا تو انھوں نے بوجہ
مشغولیت سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ جس پر
اسی نوری فرشتے نے کہا اے ملک الموت! تم انہیں جانتے نہیں

کہ یہ کون ہیں؟ یہ محمد رسول اللہ ہیں اور معراج کے لئے حضور رب العزت
میں طلب کئے گئے ہیں۔ بس اتنا سنتے ہی ملک الموت نے نہایت محبت
سے سلام کا جواب دیا اور دعا دیکر کہا نِعْمَ الْمَجِیُّ جَاءَ یعنی آپ کا آنا
بڑا مبارک ہوا ہے۔ اس کے بعد ملک الموت نے مجھے اور میری
امت کو پھر دعا دی۔

نیز جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ
نے ملک الموت سے کہا کہ تم ایک اکیلے سارے جہاں کی جان
کیونکر نکال لیتے ہو جواباً ملک الموت نے کہا کہ یا نبی اللہ! یہ نورانی تختی
جو میرے ہاتھ میں ہے اس میں تمام مخلوق کے نام مع ولدیت کے
ہوئے ہیں جن کو میں بغور دیکھ رہا ہوں اور یہ درخت جو میرے
سامنے لگا ہوا ہے اس کے پتے تمام مخلوق کی گنتی کے برابر ہیں
اور ہر پتے پر ہر ذی روح کا نام مع ولدیت کے لکھا ہوا ہے
نبی اللہ! جب کسی ذی روح کا رزق گھٹ جاتا ہے تو اس درخت
کا وہ ہی پتہ زرد پڑ جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر میں وہ پتہ خشک
ہو کر گر جاتا ہے پھر جہاں وہ پتہ خشک ہو کر گرا اور میں نے اس
پر سے اس کا نام مٹا دیا۔ نیز ملک الموت کے ہاتھ تمام عالم
روحوں کی گنتی کے برابر ہیں اور وہ اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے

کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ جس کی نسبت مولائے کریم ارشاد فرماتا ہے قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ؕ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سنا دو کہ ملک الموت جو تم پر تعینات ہے وہی تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے اور پھر اپنے پروردگار کی حضوری میں سب پیش کئے جاتے ہیں۔

نظم

قابض الارواح عزرائیل سے	واقفیت ہر بشر پیدا کرے
جس کا چنگل ایک دن پڑ جائیگا	آدمی رہ جائیگا تکتا ہوا
جس سے بچ سکتا نہیں کوئی بشر	چاہے کچھ بھی شان ہو کچھ کر و فر
اس کی ہو سکتی نہیں کچھ روک تھام	جو اک ادنیٰ سا ہے مولا کا غلام
ایسے ایسے ہیں وہاں بے انتہا	جن کی قوت کی نہیں ہے کوئی تھاہ
آدمی اللہ سے ڈرتا رہے	اس کا نا فرماں ہونے سے بچے
آہ کمزوری اور اپنی عاجزی	اس کی نا فرمانیاں دیکھے کوئی
لو چلی مرجھا گئے چلتے بنے	اور لگی ٹھوکر تو بس رخصت ہوئے
ڈنک بچھو نے جو مارا اے فتا	لد گیا میوہ وطن کا لد گیا

یا نوالا اک حلق میں پھنس گیا	موت کا آیا فرشتہ لے چلا
اور اگر پانی کا اُچھو ہو گیا	آدمی کا ہے کو تھا اک ڈھیر تھا
قلب کی حرکت ذرا یوں ہی رُکی	مردنی انسانی پر بس چھا گئی
رات کو سوئے صبح اٹھے نہیں	لو مرض بھی کچھ نہیں اے عاقلین
ہائے اس پر اور نظر انسان تو	ہو رہا ہے دیکھ کس سے دو بدو
تجھ کو شایاں ہے کہ تو اس سے ڈرے	آہ اے انسان تو کمزور ہے
دیکھ عزرائیل کی قوت کا حال	پانی پانی ہیں حضور ذوالجلال

کتنے تابعدار ہیں وہ اے فنا
آنکھ جن کی اٹھ نہیں سکتی ذرا

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت سے دریافت فرمایا کہ اے ملک الموت! یہ تو بتاؤ کہ تم بندۂ مومن کی روح کیونکر نکالتے ہو چنانچہ آپ کے جواب میں ملک الموتؑ نے کہا یا نبی اللہ جب بندۂ مومن کی آخری ساعت آتی ہے تو اپنے ماتحت ملائکہ کو اس کے پاس بھیجتا ہوں جو جنت کے خوشبودار پھول لیکر اس کے پاس جاتے ہیں اور وہ مہکتے ہوئے پھول اس کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیتے ہیں، پس ادھر وہ ان جنت کے پھولوں

میں محو و مستغرق ہوا اور ادھر میں اس کے سامنے پیش ہوا اور
اللہ تعالیٰ کا سلام پہونچاتے ہوئے پانی کی ایک بوند کی طرح
اس کی جان نکال لی۔ اور اس کی پیاری روح کو حضور رب العزت
کے دربار میں لیجا کر پیش کر دیا۔

یا نبی اللہ صلعم جس وقت بندۂ مومن کی روح آسمانوں پر چڑھتی
ہے تو تمام آسمان اس کی خوشبو سے مہک جاتے ہیں اور تمام
آسمانوں کے فرشتے اُسے مبارک باد دیتے ہیں۔ نیز بوقت پیشی
خود مولائے کریم اس سے بے حد خوشنود ہوتا ہے اور پیش
ہوتے ہی اس مبارک روح سے فرماتا ہے یَآ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ
ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ ہ وَادْ
خُلِیْ جَنَّتِیْ ہ ترجمہ اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار
کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر میرے
بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

نظم

اے مسلمان مطمئن اللہ پر ۔۔۔ دیکھ تو اپنی فضیلت سربسر

Marfat.com

کس قدر راضی ہے تجھ سے کبریا — یہ صلہ تجکو ملا اس بات کا
مطمئن ہر حال میں حبیب تو رہا — اپنے اطمینان کا لے اب صلہ
مطمئن! اللہ پر تھا مطمئن! — لے کہیں اب تو مدارج اپنے گنوا
کاش مومن تجکو اطمینان ہو — اور کرے خوشنود تو رحمٰن کو
چھوڑ دے یہ خوئے بے صبری ذرا — دور تو اس سے بہت کچھ جا پڑا
بے قراری کے بھنور میں آگیا — دل کسی شے میں نہیں لگتا ترا
اے بشر یہ کیا کئے اپنے صفات — کر دیا افسوس کوئے کو بھی مات
اب بھی ہو جا مطمئن اللہ پر — دیکھ آجائیگا اس کی راہ پر
دو جہاں کے کام سب بن جائینگے — مطمئن ہوگا تو اطمینان سے
روح تیری اسطرح ہوگی جدا — پھول جیسے موتیا کا کھل گیا
قابض الارواح لائینگے سلام — اور سنائیں گے وہ مولا کا پیام

ہے یہ سب صدقہ رسول اللہ
ورنہ ہم کیا شے ہیں اور ہستی ہے کیا

تیسری منزل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ ملائے اعلیٰ کی دوسری منزل کے عجائبات اور حضرت عزرائیل کی

Marfat.com

ملاقات سے فارغ ہو کر میں تیسری منزل کی طرف جب چلا ہوں تو ہزارہا مقامات و میدان طے کرتا ہوا ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ جہاں ایک روح نامی فرشتہ نظر آیا جس کے سر پر ایک لاکھ چہرے اور ہر چہرے میں ایک لاکھ منہ اور ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں اس پر اسّی ہزار لغت اور بولیاں۔ چنانچہ تمام لغتوں اور تمام زبانوں میں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اس زور شور سے کر رہا تھا کہ چودہ طبق جس کی سہار نہیں کر سکتے ہیں۔ نیز اس روح فرشتے کی تسبیح الٰہی کرنے سے ہر بولی و لغت کے حرفوں میں ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا ہو رہا تھا۔ جن کی کثرت اللہ اکبر! پھر ان تمام فرشتوں کا ہجوم اعظم میری امت کے لئے دعائے مغفرت کر رہا تھا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روح فرشتے کو سلام کیا جس نے سلام کا جواب دیا اور جملہ زبانوں اور جملہ حرفوں میں میری امت کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اے روح مقرب ایزدی! تو میرے معبود کے عرش عظیم سے بہت قریب ہے؟ روح فرشتے نے کہا یا نبی اللہ میری اور عرش خداوندی کے قریب ہونے کی یہ تشبیہ ذہن نشین کیجئے کہ بھرے

سمندر میں سے ایک قطرہ یعنی مکہ معظمہ سے چل کر آپ یہاں تک پہونچے ہیں یہ ایک قطرہ ہے اور ابھی آپ کو عرش کریم تک ساتوں سمندر اور طے کرنے ہیں۔ نیز خدا کے دیدار اور اس کے علوم کی تھاہ سے جیسے کہ اہل زمین بے خبر ہیں اسی طرح اہل آسمان اور ملائے اعلیٰ کے فرشتے بے خبر ہیں یا نبی اللہ! ہمیں ماسوائے اس کے ہمیں کچھ خبر نہیں کہ خدا کی خدائی میں کیا ہو رہا ہے۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ (پ ۱۲ یوسف ع ۳ آیۃ)

نظم

ایک ہے بس وہ شہنشاہ جہاں اور زمین و آسماں کیا چیز ہیں	جسکی اک کُن ہیں زمین و آسماں دو جہاں لاکھوں جہاں کیا چیز ہیں

جمال میکائیل

پھر جب آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میکائیل علیہ السلام سے ملاقات کی تو دیکھا کہ وہ سر سے پیر تک بیری کی طرح کانپ رہے ہیں جن کی جسامت اور قد و قامت کے مقابلے

Marfat.com

میں چودہ طبق کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ پھر حضور کے ہمراہی اُس نورانی فرشتہ نے حضرت میکائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم یہاں کس خدمت پر معمور ہو؟

حضرت میکائیل نے جواب دیا کہ مجھے دریاؤں کے ناپنے بادلوں سے مینہ برسانے میں اللہ تعالیٰ مشغول کر رکھا ہے نیز اے نوری ملک میں خوب جانتا ہوں کہ تمام عالم کے دریاؤں میں جھاگ کتنے ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے پوری طرح واقف کر دیا ہے کہ میں بارش کے ایک ایک قطرے کو جانتا ہوں کہ وہ کہاں برسا اور اس نے کیا کام دیا۔ نیز زمین کی سیلابی اور خشکی کی مجھے اچھی طرح خبر ہے مگر اس کی ذات احدیت کی تہہ سے بالکل لاعلم و بے خبر ہوں مجھے تو اس نے جس کام پر لگا دیا ہے ہمہ تن اس کے انجام دینے میں مصروف ہوں اور نہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ خدا کی خدائی میں کیا ہو رہا ہے وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ ؕ

نظم

جانتا ہے اپنے بھیدوں کو وہی کام کوئی کچھ بھی کر سکتا نہیں	ایک ہی وہ کارکن ہے ایزدی ہمہ تن جب تک فضل رب العالمیں

ہیں یہ سب حیلے بہانے اے فتا
خود ہی وہ کرتا ہے جو ہے کبریا
آہ میکائیل عاجز کیا کرے
کرنے والا حب نہ اسکا ساتھ دے
وہ ہی کرتا ہے کہ جو کرتا ہے
جسکے آگے ہر کوئی لاچار ہے

یہ قوی مخلوق اور یہ عاجزی؟
ایسے طاقت دار اتنی بیکسی
ہیں حسد جن کے جہاں بھر سے بڑے
وہ خدا سے یوں لرزتے ہیں پڑے
ایک ہم سرکش ہیں اور خود سر نڈر
ہیں یاں ہی جن کی کچھ کم پاو بھر
جو ذرا اللہ سے ڈرتے ہیں
معصیت کے آنٹ دی ہے سرزمین
آسماں والے ڈریں اللہ سے
اور زمیں والے پھریں نیچا سے
سو ہیں دشمن اچھے ہوئے تو کیا ہوا
ہائے توڑے سے اڑا خوف خدا

کپکپاتے دیکھو میکائیل کو
اور لرزتے دیکھو اسرافیل کو

چوتھی منزل

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر عالم بالا سے ایک نور کی مسند نازل ہوئی جس پر اس نوری فرشتے

نے مجھے سوار کیا۔ اور خود وہیں یہ کہتا ہوا رہ گیا ؎

اب نہیں ہے میری طاقت اے نبی
کر سکوں پرواز میں اک انچ بھی

اللہ اللہ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر وہ نور کی مسند مجھے لے کر چلی جس نے ایک آن میں ستر ہزار نور کے پردے طے کئے جن میں ہر اک کا دَل پانسو برس کی راہ کا تھا یہاں تک کہ میں ایک سونے کے میدان میں پہنچا۔ وہاں سے ایک فرشتہ جو اس جگہ کا ایک چوکیدار تھا آیا اور مجھے ایک موتی کے پردے میں لے گیا اور ساتھ ہی اس کے اس نے پردے کو ہلایا۔ وہاں سے دریافت کیا گیا کون ہے؟ اس فرشتے نے کہا میں سونے کے عالم یا سونے کے فرش کا داروغہ ہوں اور میرے ساتھ امام الاولین و آخرین حضور رب العزت کے بلائے ہوئے تشریف لائے ہیں یہ سنتے ہی اندرون پردہ ایک فرشتے نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور پردے کے پیچھے سے اپنا ہاتھ نکالا اور مجھے معلق اٹھا لیا اور ایک طرف یعنی جنت کے خوبصورت تخت پر بٹھا دیا اور وہ تخت یا رف رف مجھے لے کر چلا۔ جو ہزارہا نور کے پردے جن میں ہر پردہ پانسو برس کی راہ کا تھا طے کرتا ہوا وہ رف رف ایک مقام

Marfat.com

پر لے کر پہونچا۔ جہاں سفید برف کا عالم ہے اور وہاں انگنت
ملائکہ صفیں باندھے کھڑے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اس زور وشور
سے ادا کر رہے ہیں کہ اللہ اکبر نیز وہ فرشتے معبود کی حمد وثنا میں ا
مدہوش ہیں کہ کوئی ایک دوسرے کو نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ نیز آپ
فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے بہتر کوئی خوبصورت قوم نہیں دیکھی
جیسی کہ یہ پیارے ملائکہ کی صفیں مشرق سے مغرب تک استادہ
تھیں اور سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ کا ذکر ان کی زبان پر اس طرح جاری
تھا کہ اس سے پہلے میں نے ایسی ہنگامہ خیز صدا کبھی نہیں سنی
اور نہ ایسی نورانی صفیں کبھی اب تک میری نظر سے گذریں۔ اللہ
اللہ اس منظر سے آپ کے قلب پر خوف طاری ہوا اور وہیں
آپ نے بحضور قاضی الحاجات دعا کی۔

نظم

اے خدائے دو جہاں ربُّ العلا ــ میرے دل کو استقامت کر عطا
کیسا یہ ذی شان منظر ہے یہاں ــ مرحمت کر اسکی تو تاب و تواں
اللہ اللہ یہ تری مخلوق ہے ــ جسکے آگے ہے نہ عالم کوئی شے
خوف کیسا مجھ پہ یہ طاری ہوا ــ کیا کہیں عرش معلیٰ آگیا

آئی کانوں میں وہی پیاری صدا	عرش اعظم دوڑ ہے اے مصطفےٰ
یہ تو وہ پیاری معین ہیں اے نبیؐ	منتظر ہیں جو کہ میرے حکم کی

یہ تو ہے اک میرے بندے کا مقام
جس کا تم سنتے ہو اسرافیلؑ نام

صورتِ اسرافیلؑ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ القائے ربی سے میرے دل کو کمال قوت حاصل ہو گئی، اور اب میں رف رف پر مطمئن چلا جا رہا تھا کہ یکایک وہ رف رف ٹھہر گیا جہاں میں نے دیکھا کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کھڑے ہیں جن کے پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تحت الثریٰ پر ہیں اور سر عرش سے جا کر ملتا ہے اور ان کے چار بازو ہیں جو مشرق و مغرب کو ڈھانکے ہوئے ہیں اور صور منہ میں لئے کھڑے ہیں۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے تمام جہاں سے زیادہ قوت عطا فرمائی جائے جن کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انھیں

سر سے لے کر قدم تک تمام بال اور چہرے اور زبانیں جو پروں کے نیچے ڈھکی ہوئی ہیں عنایت فرمائیں جن زبانوں کی گنتی اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کتنی ہیں۔ نیز اسرافیل اتنے بڑے فرشتے ہیں۔ کہ اگر تمام دریاؤں اور سمندروں کا پانی ان کے سر پر ڈالا جائے تو ان کے سر پر سے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکے۔ نیز وہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیجاہ سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ رات دن میں حضرت اسرافیل کو تین مرتبہ دہشت الٰہی سے لرزہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے غضبناک عذابوں کے خوف سے اندر ہی اندر گھل کر ایسے ہو جاتے ہیں جیسے کمان کی زہ اور پھر وہ اس کی شان جبروت کا خیال کر کے اتنا روتے ہیں کہ اگر ان کے آنسو جمع کر کے زمین پر ڈالے جائیں تو عالم میں طوفان نوح سے زیادہ پانی ہی پانی ہو جائے

نظم

آہ اسرافیل یہ خوف خدا	اس قدر لرزہ خدا سے پاک سے
یہ جسامت یہ قد و قامت ترا	مشرق و مغرب کو جس نے پر سے
وہ قوی ہیکل نہیں جس کا جواب	آہ اس پر اس قدر خوفِ عذا
فی الحقیقت اس سے ڈرنا چاہیے	اس سے یوں ہی خوف کرنا چاہ

Marfat.com

ئے خود مصطفےٰ کی ایک مثال		کس قدر مولا کی دہشت ہے کماں

رسول کریم کا ڈرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی
ں کہ روحی فداہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
الجلال والاکرام کی ذات عالیجاہ سے اس قدر ڈرتے تھے
ں کی انتہا نہیں آپ فرماتی ہیں کہ جہاں آسمان پر ابر نمودار ہوا
یں آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زرد ہونا
شروع ہوا اور دہشت الٰہی سے ایسے خوفزدہ ہوتے کہ جس کی
نہیں اور زبان مبارک پر یہ دعا جاری ہوتی۔

ھُمَّ سَقْیَانَا نَفْعًا — یعنی الٰہ العالمین ہم کو نفع دینے
ھُمَّ سُقْیًا نَافِعًا۔ — والا اپنی رحمت کا مینہ برسا۔

ام المومنین فرماتی ہیں کہ آپ کی بے چینی سے میں بے چین ہو جاتی
دریافت کرتی فِدَاكَ اُمِّی وَاَبِی میرے ماں باپ حضور پر
ن ہوں، ابر کو دیکھ کر حضور اتنا کیوں ڈر رہے ہیں؟ کہ گاہے
ن میں گاہے حجرے میں بے چین ہوئے پھرتے ہیں اس پر حضور

جواب دیتے اور آپ کا یہ مفہوم ہوتا۔

نظم

کیا کہوں اے عائشہ میں کیا کہوں	کس لئے اور کیوں ہیں پر خوف ...
اس لئے اس ذات سے ڈرتا ہوں میں	خوف اسکا اسلئے کرتا ہوں ...
حکم میں اسکے ہیں یہ چودہ طبق	اس سے ہر ہر چیز کا سینہ ہے ...
بارہا پتھر گرے ہیں ابر سے	اہل دنیا جس سے سارے مر...
بارہا اس ابر سے نکلی ہوا	لے گئی جو بستیوں تک کو ا...
بارہا برسی ہے آتش ابر سے	آسماں سے اتنے انگارے گرے ...
جل بھلس کر رہ گئی مخلوق سب	ابر سے برسا ہے مولا کا غضب ...
اسلئے ڈرتا ہوں میں اے عائشہ	خوف یہ کرتا ہوں میں اے عا...
میری امت پر نہ آجائے عذاب	کس طرح وہ لا سکیں گے اس کی ...
کیا کروں گا میں اگر پتھر گرے	کیا کروں گا میں اگر آندھی ...
کیا کروں گا عائشہ! تو ہی بتا	ابر سے گر آگ برسے ...

اس سے بہتر ہے ڈروں توبہ کروں
رحمتِ ربی کو شاید لے رہوں

اللہ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب تک اُس
رد بادل سے مینہ برسنا شروع نہ ہو جاتا تھا۔ آپ ہر دیر
لم صلی اللہ علیہ وسلم سخت خائف رہتے ہیں۔ پھر جب بارش یا
ندیں پڑنی شروع ہو جاتی تھیں تب حضور کے قلب مبارک
و سکون آتا تھا۔
مگر اب ذرا ہم اپنی حالت کو بھی دیکھیں۔ اور خوف کا تھوڑا
یت اندازہ کریں کہ ابر دگھٹا کو دیکھ کر کیا حال ہوتا ہے شرابی
شراب کی بوتل کا کاگ کھولتے ہیں۔ گویّے گانا شروع کرتے
یند کے متوالے نیند کے لبستروں پر دراز ہوتے ہیں۔ جھونے
الیاں جھولوں میں ٹنگ جاتی ہیں کڑھائی والیاں کڑھائی چڑھاتی
ہیں لنٹے باز ڈُگنے اور چوگنے لنٹے کے گولے نگلنے لگتے ہیں قبروں
پر گانے بجانے کرنے والے ڈوموں کو لے کر قبروں پر پہنچ
جاتے ہیں۔ بدکار لوگ بدکاری کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں

نظم

ہ یہ ڈر ہے خدائے پاک کا	ابر کو دیکھا تو یہ یہ کچھ کیا
ے یہ بس قرب قیامت کا نشان	خوف حق جاتا رہیگا بیگماں

لو سنبھل جاؤ کہ وہ جاتا رہا	خوف حق عنقا ہوا کھویا ہو
خوف کے اوقات میں دُگنے گناہ	دہشت ربی کو کر ڈالا تب
آسماں والے ڈریں اور مصطفےٰ	ہم سیہ کاروں کو کیا ڈرنا چ
زور وہ گانے بجانے کا ہوا	ہر طرف سے کان میں ہے یہ صد
آہ وائے، آہ وائے ہائے ہائے	امتِ مرحوم اور دن رات گائے
اب بجا دو بین باجا دوستو	لو سنو اب صورِ اسرافیل کو

صُورِ اسرافیل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اس صور کو دیکھا جسے حضرت اسرافیل اپنے منہ میں لئے ہوئے حکم الٰہی کے منتظر کھڑے ہیں۔ صور کی درازی اور اس کے عرض طول نے مشرق و مغرب ڈھانک رکھے ہیں۔ اور اس میں ایک ا روح کا ایک ایک مقام ہے وہ صورِ اسرافیل ایک روز دم ہو اور جہاں یا چودہ طبق اور چودہ طبق کے ملائکہ سب کا خاتمہ کر دے گا

اے نہایت کمزور کلیجے والو! اور اے ذرا ذرا سی بات میں ڈرنے والو! دیکھو مولائے عظیم ایک آنے والے ہونچال کو عظیم

فرما رہا ہے اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یعنی وہ آخری زلزلہ نہایت شدید ہوگا (پ۱۷ الحج۱ع آیۃ)

پروردگار جس کو عظیم فرمائے وہ کتنا بڑا زبردست زلزلہ ہوگا صاف ہی کہنا چاہیے کہ وہ زلزلہ یا بھونچال نہیں ہے بلکہ وہ ایک غضب الٰہی ہے جس کے جھیلنے کی کسی میں طاقت نہیں، ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اس کی برداشت نہ کرسکیں گے۔ اے انسان جتنے پہاڑ تجھے نظر آتے ہیں یہ سب کے سب دھواں بن کر اڑ جائینگے اے انسان یہ دن تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہوگا ایک ساعت میں کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ کا عام سماں بندھا ہوا تجھے خود معلوم ہوجائے گا۔ اور ابتداء اس قہری حکم کی اس طرح ہوگی۔

اسرافیل علیہ السلام خدا کے فرشتوں میں سے ایک مقرب فرشتے ہیں، نہایت بلند قامت و دراز قد۔ ساتوں زمینوں کے نیچے تحت الثریٰ پران کے پیر ٹکے ہوئے ہیں۔ اور ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش معلیٰ سے ان کا سر ملا ہوا ہے۔ ایک کندھا مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اور ایک لمبی بین کی سی شکل ان کے منہ میں ہے جس کا نام صور ہے۔ اس بین (صور) کی درازی بے حد و بے حساب ہے۔ حضرت اسرافیل اس صور کو منہ میں دبائے اور ایک کان اپنا

عرش کی طرف جھکائے ہوئے حکم اخیر کے منتظر کھڑے ہیں کہ کب اُس جاہ و جلال والے کا حکم قہاری ہو۔ جو اس صور کو دم کروں اور دنیا جہاں کا خاتمہ کر دوں۔

آخر ایک دن وہ غضب ناک حکم اُنھیں ملے گا۔ یہ کب کہ جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا ایک باقی نہ رہے گا۔ اتنی جہالت اور گمراہی عالم میں پھیلی ہوئی ہوگی کہ لوگ جانوروں کی طرح بازاروں میں بد فعلیاں کرتے ہوں۔ لوگوں میں حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ رہیگی موسم نہایت اچھا ہوگا بارشیں کثرت سے ہوتی ہوں کہ کانوں نے نہیں سنی۔ تمام عورت و مرد۔ بوڑھے اور بچے اس آواز کی طرف کان لگادیں گے اور سب کے سب ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

نظم

محو حیرت ہونگے سب پیر و جواں	یہ نرالی بین بجتی ہے کہاں
کس بلا کی ہے کشش آواز میں	ہے یہ کس باجے میں اور کس ساز میں
او بجانے والے ایسے ساز کے	کیوں نہوں قربان اس آواز کے
دل کھنچا جاتا ہے تیری بین پر	تو نہیں دکھلائی دیتا ہے مگر
صبح دم یہ کیا بجایا تو نے آج	قافلہ دل کا لٹایا تو نے آج

لے لئے اے بین والے تو نے دل
ہو گئے پیر و جواں سب منفعل

تمام مخلوق۔ ہر ہر متنفس سب کے سب اپنے کاروبار چھوڑ
چھوڑ کر ہمہ تن اس آواز کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ ہر شہر
ہر دیار ہر امصار۔ ہر قصبہ، ہر جگہ کے لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہو گا کہ
یہ آواز اپنے شہر یا گاؤں کے اس سرے پر سے آ رہی ہے۔
چنانچہ اس آواز کی محویت اور دلکش باجے کی لذت میں بیتاب
ہو کر سب کے سب عورت و مرد اس کی طرف دوڑیں گے، اور
نکل نکل کر میدانوں میں جمع ہو جائیں گے۔ اور حیرت میں چاروں
طرف دیکھتے ہوں گے۔ کہ کہاں سے یہ آواز آ رہی ہے۔ آواز کانوں
میں اسی دلچسپی کے ساتھ آتی ہوگی۔ مگر یہ کسی کو نہ معلوم ہو گا کہ کہاں
سے آ رہی ہے اب یہ آواز تمام وحشی جانور درندہ و پرندہ و حوش
طیور دریائی اور جنگلی جانوروں کے کانوں میں آنی شروع ہو جائیگی
اور ان کو بھی اسی طرح بے خود بنا دے گی اور سب کے سب جنگلوں
اور دریاؤں سے نکل نکل کر آدمیوں کی بھیڑ اور مجموعوں میں آملیں گے۔
تمام ذی روح جنگلوں میں اس آواز کی کشش اور لذت
میں دیوانہ وار دوڑتے ہونگے اور تلاش کرتے ہوں گے کہ یہ آواز

Marfat.com

نہایت مہین بین کی سی تھی۔ کہ یکایک اُس لذت کی آواز میں ایک درد پیدا ہو جائے گا۔ اب تو لوگ بھاگتے بھاگتے ٹھہر جائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کس چیز کی آواز ہے جس نے ایسی جگر خراش ترکیب بدلی۔ صور کی آواز ساعت بساعت لحظہ بہ لحظہ ترقی کرتی جائیگی اور ایسی ہو جائے گی۔ جیسے بہت زور سے بادل گرجتا ہے جس وقت بادل کی گرج اس آواز میں ہو جائے گی۔ لوگ سہم جائیں گے اور ڈر ڈر کر الٹے بھاگنے شروع ہوں گے۔ صور کی آواز اور ترقی کرے گی اور اب بجلی کی کڑک بن کر کلیجوں کو چیرنے لگے گی۔ آخر بھاگتے بھاگتے گرنے شروع ہو جائیں گے۔ آواز اتنی بڑھ جائیگی کہ جیسے ایک ہزار بجلیاں کڑک کر ایک دم زمین پر گرتی ہیں سب کے سب گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے پتے پھٹ کر منہ کو آنے لگیں گے۔ سینے شق ہو جائیں گے۔ کلیجہ پانی ہو کر بہنے لگیں گے۔

نظم

شق ہوئے سینے پھٹے پتے سبھی	ہائے کیا آواز میں شدت ہوئی
کیا سُریلی پر اثر آواز تھی	اس میں کیا قہری تجلی تھی ترِی
وہ مہین آواز وہ لذت بھری	آہ کیسی جان کی لیوا ہوئی

Marfat.com

بجلیاں گرتی ہیں جیسے سینکڑوں	کس طرح رحیش سب پرّاں ہوں

منہ کے بل گر جائینگے مرکر سبھی
گویا ان میں جان ہی مطلق نہ تھی

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ہ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ہ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ہ (پ۲۳۔ یٰسٓ ۳۶۔ ایت ۱۷-۱۸)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے کلام اقدس میں ارشاد فرماتا ہے نہیں دیکھیں گے وہ مگر ایک آواز شدید جو ان کو فنا کر رہی ہوگی پھر وہ نہ تو کوئی وصیت ہی کر سکیں گے اور نہ مڑ کر اپنے بال بچوں ہی میں جا سکیں گے۔

سیّد المرسلین فرماتے ہیں کہ جب صور کی شدید آواز سے انسان۔ جنات اڑنے والے جانور۔ چوپائے یہ سب مرجائیں گے اور سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ تو یہ آواز اور زیادہ شدید ہو جائے گی۔ اتنی بڑھ جائے گی کہ غیر ذی روح چیزوں میں برداشت نہ رہے گی۔ روئے زمین کے پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑنے لگیں گے۔ دریاؤں میں آگ لگ جائے گی

تمام عالم میں دھوئیں کا ایک تلاطم پیدا ہو جائے گا۔

پھر آواز اور زیادہ سختی پکڑ جائے گی اتنی کہ زمین شق ہونے لگے گی۔ یہاں تک کہ ساتوں زمینیں ایک راکھ بن کر اڑ جائیں گی۔ پھر یہ صور کی آواز بڑھتے بڑھتے ایسی دردناک ہو جائے گی۔ کہ فرشتوں میں بھی اس کے سننے کی طاقت نہ رہے گی۔ کروڑ ہا فرشتے جن کے ہاتھوں میں چاند سورج اور تاروں کی زنجیریں ہیں وہ سب پھڑ پھڑا کر مرنے لگیں گے اور پہاڑوں کی طرح گرنے شروع ہو جائیں گے۔ پھر اس کرب کی آواز سے آسمان چرنے لگیں گے پہلا چیرا تا جو آسمان بھرے گا

اللہ اکبر! اس ہولناک آواز کوشش کر ساتوں آسمانوں کے فرشتے بیجان ہو ہو کر گر جائیں گے، اب یکے بعد دیگرے ساتوں آسمان ٹوٹ پڑیں گے اور ساتوں زمینیں دھواں بن کر اڑتی پھریں گی زمین آسمان دریا پہاڑ سب مل جل کر خلط ملط ہو جائیں گے اور نظام عالم کل کا کل درہم برہم ہو جائے گا

نظم

یہ زمیں جس پر کہ ہم تم چلتے ہیں   آسماں جس پہ تارے کھلتے ہیں

یہ پہاڑ اونچے ہزاروں میل کے		اور یہ دریا سب کے سب بہتے ہوئے
اک دھواں بنکر یہ سب اُڑ جائینگے		سب فنا کا ذائقہ یہ پائیں گے
یا الٰہی کوئی بھی باقی رہا!		یا سب ہی کو موت نے لقمہ کیا
آج وہ دن ہے کوئی باقی نہیں		البقاء لِلّٰہِ رب العالمین

جب کل شے فنا ہو جائے گی اور کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس وقت یہ آواز ٹھہر جائے گی۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنی دیر تک یہ آواز رہے گی۔ یہ سور کی آواز اس وقت سے کہ جب سب سے اول علی الصباح اس حوض لیپنے والے سے سنی تھی آج جبکہ ہر ہر شے فنا ہو گئی پورے چھ مہینے کے بعد یہ آواز ٹھہرے گی۔

اللہ اکبر! نفخہ صور اور پھر چھ مہینے تک بس جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔ سب فنا ہونے والے فنا ہو گئے۔

پھر مولا فرمائے گا لِمَنِ الملک الیوم ط یعنی کس کا ہے آج کے دن ملک؟ وہاں کون ہے جو جواب دے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمائے گا لِلّٰہِ الواحِدِ القھّار ہ یعنی اللہ اکیلے اور قدرت والے ہی کا ملک ہے اور بس۔ اور آگے فرماتا ہے ثُمَّ نُفِخَ فِیہِ اُخریٰ فَاِذَا ھُم قِیامٌ یَّنظُرُونَ ہ یعنی پھر خود سب سے پہلے حضرت اسرافیل کو پیدا کرے گا۔ اور وہ دوبارہ صور دم کرینگے

جب سے اُسی وقت زمین آسمان بن جائیں اور جملہ مخلوق اپنی اپنی قبروں سے سروں کی خاک جھاڑتی ہوئی نکل کھڑی ہوگی۔

نظم

اللہ اللہ یہ ہے وہ یوم النشور
جب سے آئیگا دماغوں میں فتور

سب کو اپنی جان کی پڑ جائیگی
کیا پیمبر کیا ولی اور کیا کوئی

نفسی نفسی کی عجب ہوگی صدا
ہوش پراں ہوگا بس ایک ایک کا

پانچویں منزل

جناب رسول اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت اسرافیلؑ کی ملاقات سے میں فارغ ہوا۔ اور ایک نور کی مسند پر اعلیٰ علیین کی جانب پرواز شروع ہوئی تو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا رفتار تھی اور ان مقامات میں مولائے ملک العلام مجھے کیا کیا قدرت کے کرشمے دکھا رہا تھا اور میری سماعت و بصارت کو اللہ تعالیٰ نے کیا کیا کچھ قوت عطا فرما دی ہے یہاں تک کہ میں ایک نور کے دریا پر پہنچا جس کے کناروں پر ملائکہ کھڑے ہوئے اللہ پاک کی تسبیح کر رہے تھے۔ اور وہ لامحدود فرشتے اس کثرت سے ہیں کہ اللہ اکبر جن میں

ایک فرشتہ اتنا صاحبِ حسن و جمال کہ اس سے پہلے میں نے ایسے خوبصورت فرشتے نہیں دیکھے۔ نیز اُن میں ہر فرشتہ اتنا جسیم و قد آور تھا کہ تیز رو پرندہ اس کے ایک بازو سے دوسرے بازو تک پہنچنا چاہے تو ایک سو برس میں پہنچ سکے۔ پھر ان حسین ملائکہ میں سے ایک فرشتہ جو ان کا سردار تھا آگے بڑھا۔ اور اس نے میری مسند نوری کو ایک حجاب میں داخل کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو ایک نورِ رحمت کے سرخ دریا میں دیکھا جس میں اتنی بیاری مخلوق تسبیح خداوندی کر رہی تھی کہ اللہ اکبر۔ جن کی جماعت اتنی تھی کہ ان میں سے ایک فرشتہ کو خدا تعالیٰ ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں کے نگل جانے کا حکم دے تو جو وہ طبق کو بے تکان نگل جائے۔ بایں ہمہ اس اولوالعزم و ذیشان مخلوق کا خوف خداوندی اور ہیبت الٰہی کا یہ حال تھا کہ ہر ایک وہ پاک فرشتہ اس کی شان جبروت سے لرزتا تھا۔

نظم

نارِ دوزخ سے ہیں حالانکہ بری	ہیبتِ حق کی ہے اتنی نظر تھری
جنکو جنت سے غرض نے نار سے	اس قدر ڈرتے ہیں وہ غفار سے

Marfat.com

نور سے پیدا ہوئے ہیں جو ملک | دہشت مولا میں ہیں وہ یک ٹک دیکھ
اس قدر ڈرتے ہیں وہ معبود سے
جو کہ ہے ڈرنے کا حق بس وہ ڈرے

اے بشر کچھ تو بھی مولا سے ڈرا | یہ بتا دنیا میں آ کے کیا کیا
کس لئے بھیجا گیا تھا تو یہاں | آ سنبھالا تو نے کیا پہلو یہاں
دیکھ اب بھی غور کر اے ہوشیار | اسکے غصے کی نہیں ہوگی سہار
اب بھی ڈر اللہ سے اے دیندار | دیکھ فرماتا ہے کیا پروردگار

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ۔ یعنی اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالیجاہ سے اتنا ڈرو، اتنا ڈرو کہ جو ڈرنے کا حق ہے (پ۴ اٰل عمران ۱۱ع ایت ۱)

نظم

آہ ہم اتنا نہ ہم اتنا ڈریں | بلکہ ڈر کو طاقِ نسیاں میں دھریں
ہائے کیا فرمانِ حق ضائع کیا | کیسا ڈر اس کا دلوں سے کھو دیا
میں نہیں کہتا کہ سب ایسے ہیں آج | کم ہیں ایسے اور بہت ایسے ہیں آج
اس کا ڈر دل میں اگر ہوا ے فنا | وہ فرشتے سے بھی بازی لے گیا
دیکھ کتنا ڈرتے ہیں خیر الوریٰ | نام ہے جن کا محمد مصطفےٰ

اور سائے آسماں والے ملک	تھرتھرا کے کانپتے ہیں بر فلک

قاب قوسین

جناب رسول الثقلین ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں ان نور کے پردوں میں سے گذر رہا تھا۔ اور میری مسند ایک پردے سے دوسرے پردے تک تجاوز کرتی چلی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ ستر ہزار حجاب اور پردے طے کر لئے جن میں ہر پردہ پانسو برس کی راہ کا تھا۔ پھر میرے لئے ایک خاص مقام پر سبز رف رف ملا جس پر مجھے بٹھایا گیا۔ اللہ۔ اللہ اس رف رف یعنی اس تخت کی روشنی اور نور جس کے آگے سورج کی کوئی ہستی نہیں۔ وہ تخت بے انتہا منازل طے کرتا ہوا۔ مقام قاب قوسین تک مجھے لے پہنچا۔ اللہ اللہ

نظم

آگیا اب وہ مقام پُر فزا	ابرِ رحمت ہے جہاں چھایا ہوا
قاب قوسین آگیا اے مومنو!	لو نبیٔ پاک کی شوکت سنو
سید الکونین جب پہنچے وہاں	رحمتِ رحمٰن نے ڈھانکا بیگماں
بوند اک اُس ابر رحمت سے گری	آ کے جو سینے مبارک پر پڑی
برف سے ٹھنڈی تھی جو رحمت کی بوند	شہد سے میٹھی تھی جو رحمت کی بوند

Marfat.com

مہک تھی جس میں مہک لاانتہا	جس نے بس سارا جہاں مہکا دیا
جس سے سینہ ہو گیا اتنا فراخ	پتہ پتہ سامنے ہے شاخ شاخ
اور فصاحت اور بلاغت اُس نے دی	اور دہشت جتنی بھی تھی کافور تھی
ہم کلامی کی یہ تیاری ہوئی	بوند میں کیا رحمت باری ہوئی
قاب قوسین آپ ہیں پہنچے ہوئے	اللہ اللہ آمنہ کے لاڈلے
آج عبد اللہ کے دُرِ یتیم	جا براجے ہیں کہاں؟ عرش عظیم

حاملان عرش

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ، یعنی وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ عرشِ عظیم کو جو ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور جو ملائکہ ان کے گرداگرد ہیں۔

اس آیت مقدسہ کی تفسیر آن سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم چشم دید تفسیر فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے جو عرش عظیم کو اٹھائے ہوئے ہیں ان کی گنتی خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کتنے ہیں جن میں ایک ایک فرشتہ چودہ طبق سے بڑا ہے اور اتنا بڑا ہے کہ دونوں جہاں ان کی ایک ہتھیلی پر رکھے جائیں تو رائی کے دانہ کے برابر ہوں گے۔ وہ تمام فرشتے لا الٰہ الا اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔ اور سوائے عرش عظیم کے

Marfat.com

کسی اور طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے ہے

ٹکٹکی باندھے ہوئے ہیں عرش سے	کام جنکو کچھ نہیں ہے فرش سے
حاملانِ عرش کی تسبیح سے	قلب پر ہیبت کے بادل چھا گئے
اور اس تسبیح میں کیا جوش تھا	تھی نہیں اُس کیفیت کی انتہا
حاملانِ عرش دگرِ داگرد کے	وہ فرشتے جس قدر جتنے بھی تھے

حمد اور تعریف تھی اس ذات کی
یا دعائے مغفرت امت کی تھی

اُمّت کیلئے دعا

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ حاملان عرش اور گرداگرد کے تمام ملائکہ نہایت جوش وخروش سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کر رہے تھے اور میری امت کے لئے ایسی ایسی دعائیں مانگ رہے تھے اللہ اللہ اکبر جسے مولائے کریم فَمَنْ اَظْلَمُ چوبیسویں پارے سورہ مومن کے پہلے رکوع میں نقل فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ہ

Marfat.com

یعنی مولائے کریم عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ جو ملائکہ عرش عظیم کے گرداگرد ہیں وہ ہمہ وقت اپنے پروردگار کی بابت تعریف کے ساتھ اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور وہ فرشتے اپنے اللہ قادر و قیوم پر ایمان رکھتے ہیں۔

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

یعنی مولائے کریم ارشاد فرماتا ہے کہ وہ لامحدود ملائکہ اور مقرّب فرشتے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

نیز وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم چودہ طبق پر حاوی ہے اور تو ہر ایک کے حال سے واقف ہے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

یعنی وہ ملائکہ دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! جو مسلمان تیری جناب میں توبہ استغفار کرتے رہتے ہیں اور تیرے دین اسلام کے راستے پر چلتے ہیں الٰہی ان کو بخش دے! اور اے خدائے بے نیاز ان مسلمانوں کو دوزخ کی آنچ سے بچا۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

یعنی وہ بے حد و بے شمار ملائکہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ان مسلمانوں کو جنت الفردوس کے باغوں میں داخل فرما! جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے نیز ان کے ساتھ ان کے باپ داداؤں کو اور ان کی عورتوں کو اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں۔ ان سب کو جنت میں داخل فرما۔ کچھ شک نہیں کہ تو بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

یعنی وہ فرشتے دعا کرتے ہیں کہ الٰہی اُن ایمان والوں اور اُن مسلمانوں کو قیامت کے دن ہر طرح کی خرابیوں سے محفوظ رکھ کیونکہ جس کو تو نے اس دن کی خرابیوں سے محفوظ رکھا تو اس پر تو نے بڑا ہی فضل کیا۔ اور یہ ہی اس مسلمان کی بڑی کامیابی ہے۔

نظم

جو مسلمانوں دعائیں انکی سنتے ہم کون ہیں؟ یہ حاملانِ عرش ہیں	عرش چکے پیاری صدائیں جنکی تم کیسی کیسی وہ دعائیں ہم کو دیں

Marfat.com

ہے کوئی جو یہ دعائیں انکی لے	ہے کوئی جو یہ سُنے توبہ کرے
وہ دعا کرتے ہیں تائب کیلئے	دیکھا توبہ کو کہ وہ کیا چیز ہے

توبہ کر! اور لے ملائک کی دعا
اے مسلماں! بس کس لئے غافل ہا

حضرت علائی کہتے ہیں کہ جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حب میں بڑے بڑے مقامات طے کرتا ہوا اور بڑے بڑے عجائباتِ قدرت کا مشاہدہ کرتا ہوا قاب قوسین او ادنیٰ پہونچا تو وہاں میں نے محض خاموشی و سکوت اور وہ ہو کا عالم دیکھا کہ اللہ اکبر نیز اس وقت میری نظروں میں کوئی چیز نہ سماتی تھی اور ہر چیز کی حس مجھ سے منقطع ہو چکی تھی۔ اس وقت مجھ پر ایک زبردست خوف طاری ہوا اور قریب تھا کہ میں اس وقت از خود رفتہ ہو جاؤں کہ وہیں میرے کانوں میں ایک آواز آتی ہے جو جبریل کی آواز ہے اور اس ندا کے یہ الفاظ ہیں

نظم

اے محمدؐ مجتبیٰ اے مصطفےٰ	ہے یہی منظر مقامِ قدس کا
قاب قوسین آپ ہیں پہنچے ہوئے	اے نبی! اقرب سے اقرب ہو گئے

Marfat.com

گردنِ تسلیم خم کیجئے نبیؐ
اور اب سنئے کلامِ ایزدی

مولا سے ہمکلامی

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جبرئیلؑ امین کی تسلی بخش ندا میرے کانوں میں آئی۔ تو اس مقامِ لاحوت کا خوف جو میرے دل پر طاری تھا رفع ہو گیا اور معاً میں نے اپنی گردنِ تسلیم بحضور ملک العلا، خم کردی اور سجدے میں گیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی شروع کی ادھر عرشِ معلیٰ سے مجھے خطاب ہوا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یعنی موجب ہمارے اس فرمانِ ذیشان کے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری حضور میں پیش کرنے کے لئے کیا تحفہ لائے؟

چنانچہ مولائے عزوجل کے اس سوال پر میں نے عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنی الٰہا العالمین محمد اپنی اور اپنی امت کی تمام مالی اور بدنی عبادتیں حضور جل علیٰ شانہٗ کی نذر گزرانتا ہے اور وہ یہی تحفہ لایا ہے۔

چنانچہ حق تبارک وتعالیٰ شانہ نے آپ کی نذر قبول فرمائی جناب باری سے خطاب ہوا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

یعنی اے نبیؐ! ہماری حضوری سے تم پر سلامتی اور رحمت اور برکات کا نزول۔ چنانچہ یہ سلام ذی شان سن کر میں نے عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط

یعنی اے میرے معبود! جل علیٰ شانہٗ، کا سلام ہم پر اور حضور اقدس کے تمام صالحین اور نیک بندوں پر۔

نکتہ

ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا فِدَاکَ اُمُّہَاتُنَا وَاٰبَاءُنَا۔ یعنی ہمارے ماں باپ حضور پر قربان اور نثار ہوں۔ معراج کی رات جبکہ اللہ جل شانہ سے آپ کی ہمکلامی شروع ہوئی اور آپ نے السلام علیکم کے جواب میں السلام علینا فرمایا اس میں کیا نکتہ تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات واحد پر سلام اور رحمتیں اور برکتیں پیش کیں۔ جس کے جواب

Marfat.com

...س آپ نے اپنی نسبت جمع کا صیغہ فرمایا۔ یعنی یہ کہ اے معبودا!
...پ کا سلام ہم پر حالانکہ اس مقام مقدس میں حضور بالکل
...ن تنہا تھے۔ پھر اللہ کا سلام ہم پر کیا معنی رکھتا ہے۔

جن کے جواب میں آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
...رمایا اے میری جاں نثار امت احب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا
...سلام اور اپنی رحمت اور اپنی برکات کا نزول فرمایا تو میں نے
...ہنگارانِ امت کو اپنے میں شامل کر کے اللہ کا سلام اور اس کی
...حمتیں ان پر بھی لے لیں

نظم

سب کو تا پہنچے سلام اللہ کا		...ہ یہ ہم اس لئے میں نے کہا
رحمت رحمٰن ہے اُن پر اتم		...الحین پر ہے سدا نظر کرم
انکو شامل کس لئے کرتا نہ میں		...ں گنہگار اس سے بس محروم ہیں
ایک بھی محروم رحمت سے نہ ہو		...میں یہ نکتہ ہے بیا اے دوستو

آپ پر قربان اُمت اے نبیؐ
عاشقی امت کی اتنی عاشقی

Marfat.com

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حبیب مولائے عز و جل کا سلام اور اس کی رحمت لیتے ہوئے پہلے اپنے ساتھ گنہگاران امت کو شامل کیا اور پھر صالحین امت پر مو... کا سلام اور اس کی رحمتیں ہیں تو پھر وہیں حاملان عرش اور کروبیا... کے تشہد کی صدا میرے کانوں میں آئی جن میں صرف جبرئیل علیہ السلام کی آواز کو میں نے پہچانا جن کے یہ الفاظ تھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یعنی تمام مقربین فرشتے اور جبریل یہ کہہ رہے ہیں۔

نظم

ہم گواہی دیتے ہیں اے کبریا	ایک ہے واحد ہے تو رب الـ...
ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی	ہیں محمد بالیقیں تیرے بنـ...
تیرے بندے ہیں وہ ہیں تیرے رسول	کر لیا ہے تو نے بس ان کو قبول
اللہ اللہ اے جناب مصطفےٰ!	آپ کا کلمہ فرشتوں نے پڑھا

کیوں نہ اس کلمہ پہ مسلم جان دے
کیوں نہ اس کلمہ پہ مومن مر مٹے

ذیشان سوال و جواب

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا التحیات کا تحفہ میرے مولا کو بے حد پسند آیا چنانچہ مقربین ملائکہ کی تشہد کے بعد حضور ملک العلام سے معاً ارشاد عالی ہوا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ یعنی مانگو کیا مانگتے ہو؟ جو کچھ مانگو گے وہ ہماری سرکار عالی جاہ سے تم کو مرحمت وعطا ہوگا۔

نبیؐ کریم

اِتَّخَذْتَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ اے معبود بے نیاز ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خُلّت کا مرتبہ دیکر اپنا خلیل فرمایا اور ان کے لئے نمرود کی آگ ٹھنڈی فرمادی۔ اے میرے مولا مجھے اس کے بدلے کیا مرحمت فرمایا۔

نظم

اے خدائے دو جہاں ربُّ العلا	تیری رحمت کی نہیں ہے انتہا
تو نے خُلّت دی خلیل اللہ کو	آب رحمت سے دیا آتش کو دھو

Marfat.com

اس کے بدلے مجھ کو کیا ملتا ہے آج	مرحمت ہوتا ہے کیا عزت کا تاج

مولائے رحیم

اِتَّخَذَتُكَ خَلِيْلًا وَّحَبِيْبًا۔ یعنی مولائے رحیم نے ارشاد فرمایا کہ اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تم کو مرتبہ خُلّت کا بھی دیا اور تم کو اپنا حبیب بھی بنایا۔ خلیل اللہ کے لئے آتشِ نمرود کو ٹھنڈا کیا اور تمہارے اور تمہاری امت کے لئے آتشِ دوزخ کو بجھایا۔

نظم

اے محمد مصطفٰے اے مجتبٰے	ہو رہا ہے تم کو یہ کیا کیا عطا!
لو خلیل اسکے بنے اسکے حبیب	ہو گئے دونوں جہاں میں خوش نصیب

آتشِ نمرود واں ٹھنڈی ہوئی
لو یہاں دوزخ ہی ساری بجھ گئی

نبی کریم

الہ العالمین تو نے اپنے فضل سے موسی علیہ السلام کو برگزیدہ

فرمایا اور انہیں طور سینا پر بلایا اور اپنی ہمکلامی کی عزت بخشی اور اے میرے معبود! تو نے موسیٰ کو مع ان کی قوم بنی اسرائیل کے قلزم کے پار اتارا پھر اے میرے مولا مجھے اس کے بدلہ کیا عطا فرمایا۔

نظم

اے کریم و مالک جود و سخا	فضل کی تیرے نہیں ہے انتہا
تو نے موسیٰ کو کیا اپنا کلیم	اور اُن پر یہ کیا لطفِ عمیم

بحرِ قلزم سے لگایا اُن کو پار
مجھکو کیا اس کا بدل اے کردگار

مولائے رحیم

كَلَّمْتُهُ كَوْنَ الطُّوْرِ وَكَلَّمْتُكَ عَلٰى بِسَاطِ النُّوْرِ۔ یعنی مولائے رحیم نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے موسیٰ کو کوہ طور پر بلا کر ان سے باتیں کیں اور تم کو قاب قوسین یا ملائے اعلیٰ پر بلا کر تم سے ہمکلامی فرمائی اے نبی! موسیٰ کو ہم نے دریائے قلزم سے پار اتارا اس کے بدلے ہم تم کو مع تمہاری امت کے پل صراط سے پار اتاریں گے۔

Marfat.com

نظم

اب تو خوش ہوا اے رسول محترم	دل میں رکھتے تھے بہت امت کا غم
آج کیا کیا آپ کو مل جائے گا	جوش میں ہے رحمت رب العلا

انتہا انعام اور اکرام کی
اے نبی بس آج حد ہو جائیگی

نبی کریم

اے خدائے بے نیاز! تو نے اپنے کرم سے داؤد علیہ السلام کو جہاں بھر کی سلطنت عطا فرمائی اور علاوہ اسکے تو نے اپنے فضل سے انؑ کے ہاتھوں میں لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا۔ اے میرے معبود مجھے اس کے بدلے کیا عطا فرمایا۔

نظم

اے کریم و کارسازِ مطلقا	اے خدائے بے نیازِ دوسرا
دے دیا داؤد کو سارا جہاں	کس قدر ان پر ہوا تو مہرباں

موم لوہے کو کیا ان کے لئے
مرحمت ہوتا ہے کیا میرے لئے

Marfat.com

مولائے رحیم

ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے داوٗد علیہ السلام
و دنیا جہاں کی سلطنت دی اس کے بدلے تم کو دونوں جہاں کی
سرداری عطا فرمائی یعنی سارے جہاں کے واحد نبی اور سارے
بقبی کے واحد شفیع نیز اے ہمارے نبیؐ ہم نے داوٗد علیہ السلام
کے ہاتھ پر لوہے کو موم کیا اس کے بدلے تمہارے لئے ہم نے
مام مخلوق کے دلوں کو موم کر دیا۔

نظم

لٹد اللہ یہ عطائے ایزدی	واقعی حد ہو گئی ، حد ہو گئی
فسی نفسی حب کہیں گے انبیا	امتی فرمائیں گے خیر الوریٰ
و ہوئی دونوں جہاں کی سروری	یہ ہوا اعزاز یہ دولت ملی
سنگدل بھی موم جنبر ہو گئے	مر مٹے مسلم نبیؐ پر مر مٹے

موم لوہا ہو گیا ہو گا کہیں
موم پتھر ہیں یہاں اے ہمنشیں

Marfat.com

بنی کریم

اے میرے معبود تو نے اپنے فضل سے سلیمان علیہ السلام کو تمام جہان کے جانوروں کی بولیاں کا علم دیا وَعُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ۔ تمام جانوروں کی بولیاں اور ان کے معانی سب بتا دیئے مجھے اس کے بدلے کیا رحمت فرمایا؟

نظم

اے مرے معبود! ربِ ذو المنن — اے حضورِ قدس و خلاقِ زمن
وہ سلیماں پر کرم تو نے کیا — بولیاں ہر شے کی دیں انکو بتا
اے سخی! اے بے نیازِ دوسرا
اس کے بدلے کیا مجھے ہوگا عطا

مولائے رحیم

ارشادِ عالی ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے سلیمان علیہ السلام کو علم منطق الطیر عطا فرمایا اس کے بدلے تم کو اور تمہارے طفیل تمہاری ساری امت کو وہ شے عطا فرمائے

Marfat.com

ہیں جو تمام جہاں کے جانوروں کی بولیوں سے بہت افضل اور بہت بہتر ہے وہ یہ کہ ہم نے تم کو عرش کے خزانوں میں سے ایک بڑا خزانہ سورہ فاتحہ الحمد شریف عطا فرمائی اور امن الرسول کی ساری آیت بخشی اور آیت الکرسی عطا فرمائی پھر اب تم ہی بتاؤ کہ وہ جانوروں کی بولیاں بڑی دولت تھیں یا عرش کے خزانوں کی تین آیتیں بڑی دولت ہیں؟

نظم

اللہ اللہ اے جناب مصطفےٰ	ہو رہا ہے آپ کو کیا کیا عطا
آپ کے صدقہ میں امت کے نصیب	کھل گئے اے ذاتِ واحد کے حبیبؐ

جانوروں کی بولیاں ہیں چیز کیا
لٹ رہا ہے یاں خزانہ عرش کا

نسخہ

جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگو! الحمد شریف عرش کے خزانوں میں سے اس شان کی دولت ہے کہ سوائے موت کے تمام بیماریوں کی دوا اور ہر مرض کی اس میں شفا

Marfat.com

الله تعالیٰ نے رکھی ہے۔

نیز سورۂ بقر کی پچھلی آیت آمن الرسول سے آخر تک یہ وہ خزانۂ عرش ہے کہ اس کی تلاوت سے انسان پر کبھی کوئی آفت ناگہانی یا بلائے آسمانی نہیں نازل ہوتی اور وہ کبھی کسی مصیبت میں نہیں پھنستا۔

نیز آیت الکرسی عرش کے خزانوں میں سے وہ خزانہ ہے کہ جو اس کو پڑھے گا اس کو جنات و شیاطین سارے جہان کے مل کر بھی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے۔ چور اس کے گھر میں نہیں آئیگا رات کو سوتے ہوئے پڑھ کر سونے سے رات بھر اللہ تعالیٰ اس کے گھر کی محافظت کرے گا۔

نظم

اب بتا مجھ کو اے فتا		کس پہ زیادہ فضل مولا کا ہو
شافع محشر کو وہ دولت ملی		جس سے مالا مال ہے ہر اُمتی
جانور کی بولیاں اور یہ کہاں		وہ زمیں گویا ہے یہ بیٹھے ہے آسماں
واں سنے جاتے تھے قصے فرش کے		لٹ رہے ہیں یاں خزانے عرش کے
تو مسلمانوں یہ دولت عرش کی		اب تمہیں کا ہے کی کس شے کی کمی

Marfat.com

بنی کریم

اے میرے پروردگار! تو نے اپنے فضل وکرم سے عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا فرمائی اور تو نے اپنی عنایت سے انکو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ جس سے مادرزاد اندھے آنکھوں والے ہو تے تھے۔ کوڑھی شفا پاتے تھے مردے ان کی قُمْ بِاِذْنِ اللہ کہنے سے جی اٹھتے تھے اے میرے معبودا! مجھے اس کے بدلے کیا عطا فرمایا۔

نظم

اے کریم واے رحیم دو جہاں	اے سخی واے خدائے مہرباں
تو نے عیسیٰ کو نوازا فضل سے	معجزے کیا کیا عطا اُن کو کئے

اس کے بدلے مجکو کیا ہوگا عطا

اے میرے معبود اے ربُّ العلا

مولائے رحیم

ارشاد خداوندی ہوا کہ اے ہمارے حبیبؐ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام

کو انجیل عطا فرمائی اور اب اُسے منسوخ کر کے تمہارے اوپر قرآن مجید و فرقان حمید نازل فرمایا۔ جو قیامت تک قائم رہے گا نیز اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے عیسٰی کو مُردوں اور کوڑھیوں اور اندھوں کے لئے باعث رحمت بنایا اس کے بدلے تم کو رحمۃ اللعالمین دونوں جہان کیلئے باعث رحمت بنایا نیز عیسٰی علیہ السلام بدتروں یعنی مردوں اور اندھوں اور کوڑھیوں کو ہمارے حکم سے اچھا کرتے تھے اس کے بدلے ہم نے اپنے فضل سے تمہاری ساری امت کو بہتر سے بہتر کر دیا اور ہم براہ راست تمہاری امت کو یہ مژدہ سنائے دیتے ہیں تاکہ تم اور وہ سب خوش ہو جائیں کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی اے امتِ محمدیہ! ہم نے تمام امتوں میں بہترین اُمت کا لقب تم کو بخشا۔ نیز ہم نے تمہاری امت کے سینوں میں سارا قرآن مجید و فرقان حمید محفوظ فرما دیا۔

نظم

انتہا انعام کی اکرام کی	حد ہے پیارے وہ حد ہو گئی
عیسٰی مریم مریضوں کی دوا	اور نبی پیارے جہاں بھر کی شفا

Marfat.com

ان کے ہاتھوں سے مریض اچھے ہوئے   انکے صدقے کل کے کل بخشے گئے

نعت محبوب اِلٰہ

اے اشرف کون و مکاں   اے رحمتِ ربِّ جہاں
اے فضلِ ہر انس و جاں   اے خاتمِ پیغمبراں
اے ہادیٔ راہ جناں   اے قاسمِ جنت مکاں
اے مصلحِ روحِ رواں   اے شافعِ روزِ گراں
اے قاضیٔ شرعِ عیاں   اے ماحیٔ شرک و بتاں
اے حامیم وعین سان   اے کبریا کے رازداں
اے مہمان اے میزبان   اے سافرِ ہفت آسماں
اے خیرخواہ بندگاں   اے سبز گنبد کے یہاں

قرباں تم پر دو جہاں
صدقے مکیں و لامکاں

ہر بات جن کی با اثر   ہر کام جن کا خوب تر
ہر رنگ صد رشکِ گہر   ہر ڈھنگ پر صدقے قمر
ذکرِ خدا شام و سحر   عشقِ الٰہی جلوہ گر
جبریل کا ہر دم گزر   رحمت کی بارش ہر بسر

Marfat.com

باطل ہوا زیر و زبر — اسلام لایا ہر بشر

ایمان آیا گھر بگھر — سوکھے ہوئے رحمت سے تر

معراج کا یہ کروفر — سرتاج عالی کا سفر

ہے مرحبا ہر گام پر — غل ہے کہ آئے خیر البشر

قربان تم پر دو جہاں
صدقے مکیں و لا مکاں

سرتاج فخر انبیا — رتبہ بلا مارتبہ آپ کا

عیسیٰ و مریم کی دعا — جن و بشر کے رہنما

نورِ درِ غارِ حرا — تاجِ رسل شاہِ ولا

احمد محمدؐ مصطفےٰ — صلِّ علی صلِّ علےٰ

انعام ربِّ دوسرا — احسان و فضل کبریا

اس کا کرم اسکی عطا — واللہ محبوبِ خدا

شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ — اکرام اس معبود کا

اسحٰق کہہ بیساختہ — یکتا احد بعد از خدا

قربان تم پر دو جہاں
صدقے مکیں و لا مکاں

نبی کریم

اے خدائے بے نیاز تیری جود و سخا اور تیری رحمت و رضا سے سوال کرتا ہوں کہ قیامت کے روز جو کہ سخت حساب فہمی اور افراتفری کا دن ہے اس روز میری امت کا حساب میرے سپرد کر دیا جائے تا کہ غیر لوگ ان کے گناہوں اور ان کے عیبوں سے مطلع نہ ہوں۔

نظم

ان کا پردہ فاش ہوگا اے کریم
جس سے پہنچے گا مجھے صدمہ عظیم

عیب انکے جب سنیں گے غیر لوگ
اے مرے اللہ ہوگا مجھ کو سوگ

اپنی رحمت سے کرم سے فضل سے
تو حساب امت کا مجھکو بخش دے

چپ چپاتے ان سے لیلوں گا حساب
تا نہ ہو ان پر ندامت کا عذاب

ان کے عیبوں سے کوئی واقف نہ ہو
ہو نہ آگاہی کسی کی ایک کو

★

مولائے رحیم

ارشاد خداوندی ہوا کہ اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو بتاؤ کہ امت کی محبت اور اتنی گہری محبت تمہارے دل میں سوائے ہمارے کس نے ڈالی اور ہم ہی نے تم کو ان پر مہربان کیا۔ اس کے یہ صاف معنیٰ ہیں کہ ہم جس امت پر بے حد مہربان ہیں اس امت کو بے حد مہربان نبی عطا فرمایا ہے ؎

اللہ کریمی و رسولِ تو کریم ۔۔۔۔۔۱
صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

ارشاد ہوا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم اپنی امت کے گناہ دوسروں پر آشکار ہونے گوارا نہیں کرتے ہم تمہاری امت کے گناہ تم پر بھی ظاہر کرنے نہیں چاہتے اللہ اللہ۔

نظم

قربان اس خدائے رحیم و کریم کے
دریائے فضل جس کا کہ مخلوق پہ ہے
اے بندگانِ حضرتِ خلاقِ دو جہاں

بندوں پہ اپنے وہ ہے اکیلا ہی مہرباں
اس کے کرم کی فضل کی کچھ انتہا نہیں
افسوس ہم کو عشق خدا کا ذرا نہیں!!
جو پردہ پوش اپنا یہاں تک ہوا ہے فنا
افسوس اس کو بھول گیا تو یہ کیا ہوا
قربان اس پہ کرتا اگر جان و مال بھی
لازم تھا تجھ کو، تجھ کو یہ زیبا تھا اے اخی
تو نے تو اس کو ایسا فراموش کر دیا!
گویا کوئی علاقہ ہی اس سے نہیں رہا
اولاد اور مال سے بس تجھکو کام ہے
یہ ہی الٹ پلٹ تری بس صبح و شام ہے
پیارے اسے بھی یاد کیا کر ذرا کبھی
جو تجھ کو یاد رکھتا ہے ہر آن ہر گھڑی
اب آگے اسکے فضل و کرم کی بہار دیکھ
انعام اور مغفرتِ کردگار دیکھ
کیا کیا وہ مغفرت کے سمندر بہائے گا!
کیا کیا وہ مژدہ ہائے مسرت سنائے گا

Marfat.com

کیا کیا بشارتیں ہمیں دے گا وہ خود کریم
خوش خبریاں سنائیگا خود خالقِ عظیم

ارشاداتِ پروردگار

پہلا ارشاد

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

یعنی اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بندوں کو یہ ہمارا پیغام سنا دیا کہ اے اللہ کے بندو! وہ جنھوں نے بہت گناہ سمیٹے ہیں یا اپنی جانوں پر معصیت کے بوجھ لادے ہیں۔ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں اللہ ان کے سارے گناہ معاف فرما دے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے نیز ارشاد ہوا۔ اُمَّتٌ مُّذْنِبَةٌ وَّ اَنَا رَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ یعنی اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تمہاری کے گناہوں کو دیکھا۔ لیکن سوائے بخشنے کے اور کچھ مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ ہم بڑے بخشنے والے اور بڑے مہربان ہیں۔

نظم

ے کریم دالے رحیم دو جہاں ‌ ‌ ‌ امتِ رسل پہ اتنا مہرباں
بخشنے کو اس قدر تیار تو ‌ ‌ ‌ کتنی بے پرواہ ہے اک سرکار تو
اں مگر اس سے نہ سمجھے یہ کوئی ‌ ‌ ‌ معصیت کی ہم کو رخصت مل گئی
وب کھل کھیلیں جی جو چاہے کریں ‌ ‌ ‌ بخش دیگا بالیقیں مولا ہمیں
یہ نہیں ہوگا نہیں ہوگا کبھی! ‌ ‌ ‌ پھانسی ہے قتل عمد پر اے اخی

اتفاقی معصیت ہوگی معاف
جس کو فرماتا ہے مولا صاف صاف

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ یعنی جان بوجھ کر گناہوں پر اڑے رہنے
الے بے شک جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ ماسوا اسکے تائبوں
سے ہم ہلکا حساب لے کر جنت میں داخل فرما دیں گے اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝

دوسرا ارشاد

اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز ہم
تمہاری امت سے خود اس لئے اور اس غرض سے حساب

لینا چاہتے ہیں کہ وہ چھٹتے ہی ہماری ہم کلامی کی لذت حاصل کریں
جو موسیٰ کو طور سینا پر اور تم کو آج شب معراج میں حاصل ہوئی
نیز اے نبی اگر ہم خود ان سے حساب لیں گے تو وہ ہماری ہمکلامی کی
لذت سے محروم رہیں گے۔ لہٰذا اے نبی ہم جو تمہاری امت
سے حساب لیں گے وہ ان کے لئے سراسر باعث رحمت اور
باعث لذت ہوگا۔

نظم

بات رحمت سے کوئی خالی نہیں	کیا سنا اے مومنات و مومنین
اس لئے ہم سے وہ خود لیگا حساب	ہم کلامی کی ہو لذت بے حساب
آہ موسیٰ سے کوئی پوچھے ذرا	ہمکلامی الٰہی کا مزا
ایک دن موسیٰ نے یا اللہ کہا	آتی بس لبیک کی پیاری صدا

وجد میں سب آگئے دشت و جبل
اور موسیٰ جھومتے تھے بے دغل

تیسرا ارشاد

اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پہلے اگلی امتوں

ماری نافرمانیاں کیں. چنانچہ ہم نے ان نافرمان امتوں پر طرح
طرح کے عذاب نازل کئے. بعض نافرمان امت پر پتھر برسائے
گئے اور بعض کو دریا میں غرق کیا اور بعضوں پر انگارے برسائے اور
بعضے نافرمانوں کو مسخ کیا. بعض کی صورتیں سور اور بندروں کی سی
کر دیں. مگر تمہارے طفیل اے نبی تمہاری امت کے ساتھ ایسا نہ کرینگے
اور وہ گناہ کریں گے اور شرمندہ ہوں گے تو ہم ان پر رحمت
نازل فرمائیں گے. کیونکہ ہم نے تمہاری امت کے لئے تمکو سراسر
رحمت بنا کر بھیجا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِیْنَ ہ

نظم

شکر ہے تیرا خدائے دو جہاں
ہم پہ گر پتھر برستے اے فتا
ہم اگر خنزیر بنتے اے فتا
کیا کر لے کہاں چھپتے بھلا
بچ گئے ان سب عذابوں سے تمام

تیرے غصے سے بچے ہم ناتواں
ہم کو انگارے اگر دیتے جلا
ہم کو وہ بندر اگر دیتا بنا
ہے یہ سب صدقہ رسول اللہ کا
بچ گئے ہم مسخ ہونے سے غلام

رحمۃ للعلمیں پر ہوں سلام
ہے طفیلی جس کی یہ امت تمام

چوتھا ارشاد

اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری امت لوگوں کے سامنے میری اطاعت کریگی اور میری فرماں برداری کا دم بھرے گی اور خلوت وتنہائی میں میری نافرمانی کرے گی مگر میں اپنی رحمت سے ان کی ظاہری فرماں برداری واطاعت کو اپنی نظر کرم سے دیکھوں گا اور چھپی ہوئی نافرمانیوں اور پوشیدہ عیبوں پر اپنی ستاری سے پردہ ڈالوں گا ان کے گناہوں کو چھپا دوں گا اور انھیں اپنے فضل سے بخشدوں گا۔

نظم

تیرے بندے تجھپہ قرباں اے کریم
اس قدر ستار تو ایسا رحیم

وائے اینر تجھ سے جو بندے پھریں
حیف ہے اینر جو تجھکو دل نہ دیں

معصیت تیری کریں ڈھولکوں کے ساتھ
اور باجوں سے چڑھائیں وہ برات

جمع ہو کر وہ کریں قوالیاں
پھیر ٹکر کر کے نچائیں کسبیاں

چور وہ چپکے سے جو چوری کریں
اور ڈاکو دن دھاڑے لوٹ لیں

ان میں اور ایمیں بڑا ایسی عزیز
کاش مسلم تجھکو ہو اس میں تمیز

ہے وہ ستارِ عیوب باطنی	قابل بخشش نہیں ڈاکہ زنی
عیب تو نے خود اگر ظاہر کیا	پردہ پوشی وہ کریگا کیا بھلا

خودکشی تو نے تو خود کی اے فتیٰ
کون ہو تیری حمایت کو کھڑا

پانچواں ارشاد

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا - یعنی تمام زمین والوں کا رزق پہونچانا میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور میں ان سب کی روزی کا ضامن ہوں پھر کیا وجہ کہ میرے بندے میری ضمانت اور میری ذمہ داری پر بھروسہ نہیں کرتے اور روزی کے غم میں گھلے جاتے ہیں اے نبی ان سے کہدو هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ - تمہارا پیدا کرنے والا تمہارے ساتھ ہے اور تمہیں ننگا بھوکا نہیں رکھے گا - اور تمہیں وہ ضائع نہیں ہونے دیگا -

نظم

ہائے اس ضامن سے ہم بے اعتبار کیسے روزی کیلئے ہیں بیقرار

Marfat.com

چین دن کو ہے نہ سکھ ہے رات کو	یہ کرو اور یہ کرو اور یہ کرو!
رات دن روزی کمانے کے لئے	بس اسی کے غم میں جاتے ہیں گھلے
ایسے ضامن کا نہیں جب اعتبار	ہے علاج اس کا کہ ہوں بیٹا میں خوار
وہ تسلی دے رہا ہے جب ہمیں	چاہئے ہم کو تسلی سے رہیں
کام روزی کا کریں غم چھوڑ دیں	ہاتھ کام میں اسے دل میں رکھیں

بھائیو مولا کی ہے ذمہ داری!
ننگا بھوکا وہ نہ رکھے گا کبھی!

چھٹا ارشاد

اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ یعنی جنت ایمان والوں اور دین داروں کے قریب لائی جائے گی اور دوزخ نافرمانوں اور مجرموں کے سامنے پیش کی جائے گی پھر یہ کیا کہ تمہاری امت جنت سے منہ پھیرتی ہے اور دوزخ کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

نظم

کیا ہوا انکو یہ اے پیارے نبی	جنتی کیوں بن رہے ہیں دوزخی

...چھتا ہے وہ رسول اللہ سے	وہ بتاؤ گیا کہیں اس شاہ سے
...ہم مسجد کی جانب دس بڑھیں	ناچ گانے کی طرف نوے چلیں
...ظ اور ذکر الٰہی میں ہوں دس	اور نوے ڈومڑوں کے پیچھے پس
...ں مخبر ہیں تو نوے ہیں بخیل	رند بے حد نیک ہیں بے قدر قلیل
...کا رخ ہے جنت الفردوس کا	وہ گروہ سخت دل دوزخ چلا

پوچھتا ہے وہ رسول اللہ سے
کیوں یہ دوزخ کی طرف مسلم چلے

ساتواں ارشاد

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری امت میں ایسے بھی ہیں کہ
...ن اندادًا یُّحِبُّوْنَہُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ میرے غیروں سے ایسی
...بت کرتے ہیں جیسی کہ انھیں مجھ سے کرنی چاہیے تھی وَالَّذِیْنَ
...منُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ اور جو میرے سچے ایمان والے بندے
...ں وہ میری محبت میں نہایت مضبوط ہیں مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ
...حَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں ان سے محبت کرتا
...وں وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اور جو مجھ سے میرے
...سے اور میرے کام سے بیزار رہتے ہیں میں ان سے اور

ان کے نام سے اور ان کے کام سے بیزار رہتا ہوں

نظم

وہ شقی وہ دوزخی اے کبریا — چھوڑ کر تجھ کو جو غیروں کا ہو
تجھ سے نفرت جسکو ہو وہ بدنصیب — تجھ سے الفت جسکو ہو وہ خوش نصی
نام سے تیرے جسے لرزہ چڑھے — اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہے
تجھ سے جو بیزار ہو اے ذوالمنن — اپنا رستہ کر لیا اس نے کٹھن

اے خدا اپنی محبت ہمکو دے
ہم سے تو اپنی رضا کے کام لے

آٹھواں ارشاد

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہاری امت سے دو دن کی عبادت طلب نہیں کرتا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کسی نفس کو میں دہری دہری عبادات کی تکلیف نہیں دیتا اور میں سے دو دن کی عبادت نہیں طلب کرتا وہ مجھ سے آج ہی سار عمر کی روزی کیوں طلب کرتے ہیں ؟ اللہ اللہ

٭ ٭ ٭

نظم

واقعی اپنی طلب کا ہے یہ حال / بھیجدے چھپن کروڑ اے ذوالجلال
کوئی پوچھے کیا کرینگے آنجناب / آپ کو دولت ملے گر بے حساب
دین کی خدمت کرینگے آپ کا / یا خدا کے نام پر دیں گے لٹا
قوم کی مشکل میں کام کچھ آئیں گے / مدرسے دینی کہیں بنوائیں گے
عالموں کی خدمت میں ہونگی کہیں / کچھ تو فرماؤ پیارے ہم نشیں
واں نہیں کل کی عبادت کا سوال / کیوں یہاں ہے کل کی روزی کا خیال

آج اپنے فضل سے جس نے دیا
کل بھی وہ ہی مرحمت فرمائے گا

نواں ارشاد

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہاری امت کی روزی جس کی جتنی لکھدی ہے پہنچاتا ہوں اور اسی کو پہنچاتا ہوں ایک کی روزی دوسرے کو نہیں دیتا۔ مگر وہ میری عبادت دوسرے کے سپرد کرتے ہیں وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ حالانکہ میں نے تمام جنات وانسان کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

Marfat.com

اے نبی جبکہ میں ان کی روزی انھیں کو دیتا ہوں دوسرے کو نہیں دیتا تو وہ میری عبادت میں دوسروں کو کیوں شریک کرتے ہیں.

نظم

بڑھ چلا ہے کام اب تو اے فتا
ہم سے وطالب ہے بس انصاف کا
اپنے مولا کی عبادت ہم کریں
وہ ہمارا رزق پہنچائے ہمیں
ہو رہا ہے مصطفےٰ سے یہ سوال
اور ہم دل جاں سے توبہ کریں

اپنے کرتوتوں کا دفتر کھل گیا
کاش اب بھی ہم سنبھل جائیں ذرا
اور غیروں کی عبادت چھوڑ دیں
ہم عبادت اس کی بس سکو دیں
چاہے لڑ نے ہمارا بال بال
اس اکیلے کے ہی بس عابد بنیں

شرک سے وہ اس قدر بیزار ہے
بخشنا مشرک کا اسکو عار ہے

دسواں ارشاد

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہاری امت کا شکوہ شکایت کسی فرشتے کے سامنے بیان نہیں کرتا وہ میرا شکوہ اور میری شکایت رات دن میرے غیروں سے کیا کرتے ہیں

Marfat.com

وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ کیا وہ تجھ سے ڈرتے نہیں۔

نظم

بس اب تو لبریز پیالہ ہو گیا
بڑھ گیا ہے کام حد سے بڑھ گیا

تھرتھرا اٹھے زمین و آسمان
کپکپا اٹھے سبھی کروبیاں

ساکنانِ آسماں چلا اٹھے
سب کے سب سجدے میں اسکے گر گئے

سنتے ہی سب ڈر گئے چودہ طبق
کانپ اٹھے سب بیاباں لق و دق

فی الحقیقت ہے وہ ایسا ذوالجلال
جس سے لرزہ ہے ہر اک شئے کو کمال

اک فقط انسان تو ڈرتا نہیں
ورنہ بس چودہ طبق ہیں خشم گیں

اسکے شکوے رات دن کرتے ہیں ہم
اسکے غصے سے نہیں ڈرتے ہیں ہم

توبہ توبہ اے خدائے کبریا
کر رہے ہیں ہم تری حمد و ثنا

تیری حمد و ثنا

اے خدائے دو جہاں
اے خالقِ کون و مکاں

اے رازقِ رزقِ عیاں
اے واقفِ سترِ نہاں

Marfat.com

تیرے مکیں تیرے مکاں — تیری زمیں تیرے زماں
تیرے چھپے تیرے عیاں — تو ہی تو ہے اک کن فکاں

واللہ تیرے انس و جاں — واللہ تیرے گلستاں
واللہ تیرے آسماں — واللہ تیرے دو جہاں

تو مالک ارضِ گراں! — تو خالقِ ہفت آسماں
تو فاعلِ کون و مکاں! — تو لائقِ ہر عز و شان
والی ہے تو، والا ہے تو
عالی ہے تو، اعلیٰ ہے تو
اپنے غضب سے تو بچا — اپنا نہ تو غصہ دکھا
اپنا نہ ڈر ہم پر بٹھا — جس کی نہیں ہے انتہا

کس میں یہ طاقت اے خدا — کس میں یہ دم اے کبریا
کس میں یہ بوتا ہے بھلا — جو جھیل لے قہرِ خدا

کون و مکاں میں چیز کیا — دونوں جہاں میں ملیلا

Marfat.com

رو ملک ارض و سما   جنات کیا انسان کیا

شق ہے کلیجہ دھر کا   فق ہے ہر اک چھوٹا بڑا
جذبہ ترا غصہ ترا   اللہ تو اس سے بچا
والی ہے تو، والا ہے تو
عالی ہے تو اعلیٰ ہے تو

تو ارحم و رحمان ہے   تو صاحب غفران ہے
تیری نرالی شان ہے   مشکل تجھے آسان ہے

رحمت تری منان ہے   بخشش تری ہر آن ہے
قدرت تری دربان ہے   تیرا کرم ذی شان ہے

تیرا ہی یہ بستان ہے   تیرا ہی دسترخوان ہے
تو نعمتوں کی کان ہے   تو ایک ہی رحمان ہے

تیرا لقب سبحان ہے   تو رازقِ انسان ہے

اسحاقِ عاجز فان ہے — اس کی دُعا ہر آن ہے

والی ہے تو، والا ہے تو!

عالی ہے تو، اعلیٰ ہے تو

کرم کی شان

جب نافرمان امت کے معاصی مولائے عزوجل کی طرف سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے گئے تو رسالت مآبؐ نے عرض کیا کہ اے مولا کیا حضور میری گنہگار امت پر عذاب نازل کریں گے؟ اللہ اللہ پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مایوسانہ سوال پر کہ اے مولا کیا آپ میری گنہگار امت پر عذاب کریں گے کہ بس وہیں مولا کی شان کریمی و رحیمی کا دریا جوش میں آگیا۔ ارشاد ہوا اے ہمارے رسول اور اے ہمارے حبیب ہم تمہیں امت کا غم اور امت کا صدمہ نہیں دینا چاہتے اور اس وقت کے تمہارے مایوسانہ سوال پر ہمارے کرم کا دریا جوش میں آگیا لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ یعنی اے نبی سوائے مشرک کے

اور ہر ایک گنہ گار کو بخش دیں گے۔ نیز اے نبی تمام انبیاء و مرسلین کے لئے جنت حرام ہے جب تک کہ تم جنت میں نہ چلے جاؤ۔ نیز اے نبی تمام امتوں پر جنت حرام ہے جب تک کہ تمہاری امت جنت میں نہ داخل ہو جائے۔

نظم

اب تو خوش ہو اے نبی کبریا
اب تو راضی ہو محمد مصطفےٰ

پیاری امت آپکی بخشی گئی
ساری امت آپکی بخشی گئی

ایک مشرک رہ گیا ہے بدنصیب
اسکو ہونے دو جہنم سے قریب

واقعی اس کی یہی ہے بس سزا
جس نے غیر اللہ کو سجدہ کیا

جس نے پوجا غیر کو وہ غیر ہے
بخشش مولا سے اسکو بیر ہے

سب کو ہم بخشیں گے مشرک کو نہیں
سُن رکھیں یہ مومنات و مومنین!

جب گنہگاروں کی بخشش سن چکے
ہو گئے پیارے نبی خوش ہو گئے

شاد و خرم ہو گئے جب مصطفےٰ
خلعتِ رخصت لیں اب ہو گا عطا

اور خلعت بھی وہ خلعت اے نبی
ہاں بہاریں لیں سبھی معراج کی

پچاس نمازوں کا انعام

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب مولائے رحیم وکریم نے میری گنہگار امت کو اپنی رحمت اور اپنی بخشش کے دامن میں ڈھانکا اور سوائے مشرک کے ان سب کے بخش دینے کا مژدہ سنایا تو اس وقت میری مسرت کی انتہا نہ رہی تھی ادہر قرب رحمت کی کیفیات ولذات ادہر گنہگاران امت کی نجات کہ یکایک میرے کانوں میں قلم کے لکھنے کی آواز آئی اور ساتھ ہی اس کے ارشاد خداوندی ہوا کہ اے نبی ہم نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں جن کے ادا کرنے سے تمہیں معراج کی یاد تازہ ہوگی اور تمہاری امت کو ہر نماز کے ادا کرنے میں اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ معراج کا مرتبہ حاصل ہوگا۔

چنانچہ اس عالم محویات میں آپ کو پچاس نمازوں کا فرض ہونا اور ان پچاس کی مشکلات مطلق محسوس نہ ہوئیں جیسے بلا تشبیہہ حسن یوسفؑ کو دیکھ کر مصر کی عورتیں بجائے ترنج کے اپنے ہاتھ قلم کر رہی ہیں اور انھیں کچھ خبر نہیں ایسے ہی حضور

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام محو تجلیات الٰہی ہیں اور سرشار ہیں اور اس پچاس نمازوں کا بار عظیم بار عظیم نہیں گردانتے ہیں اور خوشی خوشی عت فاخرہ اور انعام عامرہ لے کر اپنی امت کی طرف رجوع تے ہیں۔

نظم

تی امت جناب مصطفےٰ	ہر جگہ امت کا دل میں ولولہ
یہ معراج امت جب سنا	لے لیا تحفہ سبھی وہ لے لیا
کے خوش خرم چلے پیارے نبیؐ	اپنی امت کو بتائیں جنتی
یہ معراج دیں جا کر انھیں	اور جھلکا دیں بس یہاں لا کر انھیں
طا مجھ کو ہوئی ان کو بھی ہو	وہ بھی دیکھیں رحمت معبود کو
پہ جو جو کچھ ہوا فضل و کرم	میری امت پر بھی ہو وہ بیش و کم

اے نبیؐ قربان ہم تم پر نثار
آہ امت کے لئے یوں بے قرار

نمازوں کی تخفیف

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضور جل و علیٰ شانہ ے پچاس نمازوں کا انعام واکرام لے کر چلے جب چھٹے آسمان

پر پہونچے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے ملاقات ہوئی۔ موسیٰ کلیم
نے دریافت کیا کہ اے فخر انبیاء کہئے حضور والا جاہ سے کیا ح
ہوا۔ آپ نے فرمایا اے موسیٰ سارے دن اور ساری رات
پچاس نمازیں ادا کرنے کا حکم ملا ہے۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ
نے کہا اے نبی آخر الزماں جلدی واپس جائیے اور حضور رب
سے معافی کی درخواست کیجئے یا نبی اللہ میری امت پر صرف د
وقت کی نمازیں فرض تھیں مگر وہ دو نمازیں بھی میری امت سے
نہ ہوسکیں، آپ کی امت رات دن میں پچاس وقت کی نمازیں ک
طرح ادا کرے گی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی لوٹ
رفرف پر سوار اسی مقام قاب قوسین پہونچے جہاں اس نور
ابر رحمت نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اندر چھپا لیا
وہیں آپ سجدے میں گئے اور عرض کیا اے خدائے ملک الع
میری امت پر نمازوں کے بارے میں کچھ آسانی فرمائی جائے۔ و
سے ارشاد عالی ہوا کہ اے نبی جاؤ ہم نے پانچ نمازیں معا
فرمائیں۔ آپ خوش ہو گئے اور پینتالیس نمازیں لے کر چلے آئے
بایں خیال کہ ایسے محبوب ومطلوب اور ایسی رفعت وشان وا
کے لئے پینتالیس نمازیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ لیکن چھٹے آسمان

...پہونچے تو حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے پھر دریافت کیا کہ یا حضرت
...زوں میں کتنی تخفیف ہوئی۔ آپ نے فرمایا مولا نے اپنی رحمت
...ے پانچ نمازیں کم کردیں۔ پینتالیس رہ گئیں۔ وہیں حضرت موسیٰ
...السلام نے پھر کہا یا نبی اللہ پینتالیس نمازیں بہت ہیں میری
...ت سے دو نمازیں نہیں ادا ہو سکیں، آپ کی امت پینتالیس
...زیں کیونکر پڑھ سکے گی؟ لہٰذا پھر جائیے اور نمازوں میں تخفیف
...ائیے۔ جناب والا اسی نوری تخت پر پھر اسی مقام قرب میں
...ونچے اور سجدے کناں ہو کر عرض کیا کہ اے خدائے بے نیاز
...پنے کرم اور اپنے فضل سے نمازوں میں کچھ اور کمی فرمائی جائے
...ں مرتبہ پانچ نمازیں اور کم ہوئیں۔ چالیس رہ گئیں اور آپ چالیس
...زیں لے کر آئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا جائیے اور
...خفیف کرائیے چالیس نمازیں آپ کی امت ہرگز نہیں پڑھ سکے گی
...انچہ آپ پھر حضور رب العزت میں پہونچے غرضکہ پانچ مرتبہ کی
...ر اور مکرر شفاعت سے پینتالیس نمازیں معاف ہو کر صرف
...نچ نمازیں رہ گئیں اور اس آخری مرتبہ جبکہ پانچ نمازوں کا حکم
...قی رہا تو معبود کریم نے ارشاد فرمایا۔

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یعنی

اے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سرکار عالی جاہ سے کو
بات بدلی نہیں جاتی اور نہ ہم اپنے بندوں پر کوئی مشقت زیادہ
چاہتے ہیں۔ تم اور تمہاری امت پانچ نمازیں ادا کریں ہم پانچ کو
پچاس لکھتے رہیں گے کما قال اللہ تعالیٰ مَن جاءَ بالحسنۃ
فلہٗ عشرُ امثالہا۔

یعنی اے نبی ہماری حضوری میں ایک نیکی کی دس نیکیاں ا
ایک نماز کی دس نمازیں لکھی جاتی ہیں۔ (پ الانعام ۲۰ع آیۃ

نظم

اے ترے قربان مولائے کریم	اپنے بندوں پہ ہے کیا لطف ع
ایک کی دس نیکیاں لکھتا ہے تو	کس قدر جود و عطا واللہ ہے
پانچ کی لکھتا ہے مولا تو پچاس	اپنے بندوں کا ہے اتنا تجھ کو پا
حیف اس پر جو نہ یہ بھی کر سکے	پنج وقتہ بھی نہ تجھ کو جو جھ

اے بشر پانچوں نمازیں کر ادا
ہر دفعہ میں لطف لے معراج کا

★

Marfat.com

جنت کی سیر

جب پچھلی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تخفیفِ نماز کے لئے حضور رب العزت میں پہونچتے ہیں تو وہاں سے جنت کی سیر کا آپ کو حکم ہوا تو آپ سدرۃ المنتہیٰ پہونچے جہاں سے جبرئیل علیہ السلام آپ کے ہمرکاب ہو کر بموجب کلام قدسی عِندَ سِدرَۃِ المُنتَھٰی عِندَھَا جَنَّۃُ المَاویٰ ہ یعنی سدرۃ المنتہیٰ جس سے ملی ہوئی جنت الفردوس ہے وہاں جناب ختم المرسلین معہ جبرئیل علیہ السلام کے پہنچے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جنت کی چار دیواری خالص طلائی سونے کی ہے اور اس کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازہ چالیس برس کے رستے کا چوڑا ہے۔ جس میں پہلا دروازہ جو آپ کی نظر پڑا اس پر یہ لکھا ہوا تھا مَن ذَا الَّذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضعَافًا کَثِیرَۃً ہ

یعنی جو اللہ کے لئے قرض حسنہ دیتا ہے اس کی خیرات سے اٹھارہ گنا اجر زیادہ مرحمت ہوتا ہے اس پر آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل اللہ کے لئے قرض حسنہ دینا خیرات سے بھی زیادہ ثواب ہے اس کا

Marfat.com

کیا سبب ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا نبی اللہ اس کا یہ سبب ہے کہ خیرات سے اللہ خوش ہوتا ہے اور قرض حسنہ دینے سے اس کے بندوں کی سختی دور ہوتی ہے اور بندے کسی سختی میں ہی قرض لیا کرتے ہیں۔ لہذا بندوں کی سختی دور کرنی مولا کی اپنی خوشنودی یعنی خیرات سے زیادہ پسند ہے۔

نظم

اللہ اللہ قرض حسنہ کا ثواب	کس قدر بے انتہا ہے بے حساب
جس سے بندے کی اڑی آسان ہے	قرض کیا ہے مرضی رحمان ہے
قرض دینے سے نہ گھبرا اے اخی	سہل کر تو اسکے بندوں کی اڑی
سہل فرمائیگا وہ تیری اڑی	کیونکہ رحمت اسکی ہے سب سے بڑی

اس کے بندوں کے جو تو کام آئے گا
تجھ سے وہ خوشنود بس ہو جائے گا

دوسرا منظر

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے پر داروغہ یا رضوان جنت کو میں نے دیکھا کہ وہ یاقوت

Marfat.com

سرخ کے ممبر پر متمکن ہے جس کے داہنی طرف اور بائیں طرف لا محدود
ملائکہ موجود تھے جو مجھ کو اور میرے ہمراہی یعنی جبرئیل علیہ السلام
کو مبارک باد دے رہے تھے مگر ان فرشتوں کا حسن و جمال اللہ
اکبر اس سے پہلے میں نے ایسے خوبصورت فرشتے کہیں نہیں دیکھے
تھے جن کو حیرت میں آکر میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ
اے اخی جبرئیل جنت کے دروازوں پر جو فرشتے مامور ہیں ان
کے حسن و جمال کی کچھ انتہا ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا
کہ یا نبی اللہ میں قسم کھاتا ہوں اس ذاتِ عالی جاہ کی جس نے آپ
کو دین برحق کے ساتھ بھیجا ہے آپ کی امت کے وہ مرد و
عورت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ہ جو دنیا میں خدا
سے ڈرتے ہوں گے ان کو دہری جنتیں ملیں گی اور ان کو ان
فرشتوں سے لاکھوں حصے زیادہ حُسن و جمال عطا ہو گا (پ۲۷)

نظم

اس سے ڈرنا چاہیے ہر ایک کو	سب سے اعلیٰ یہ عمل ہے دوستو
خوفِ حق جس دل میں گھر کر جائیگا	اس کی عزت کی نہیں پھر انتہا

کوئی ہے آج جو مولا سے ڈرے
اور جمالِ خلد کا مژدہ سُنے

تیسرا منظر

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں جبریل علیہ السلام کی ہمراہی میں داخل جنت ہوا اور رضوان اور رضوان کی بہشتی کے وہ نورانی فرشتے وہیں رہ گئے۔ میں نے دیکھا کہ جنت کی زمین مٹی کی نہیں ہے بلکہ خالص مشک وعنبر کی زمین ہے جس پر قدم رکھتے ہی میرے قلب کی حالت مطمئن ہو گئی اور دنیا و مافیہا کا غم میرے دل سے رفع ہو گیا جو جنت کی تاثیر ہے میں نے جنت میں بہت سے ایسے محل دیکھے جو یاقوت سرخ اور زمرد سبز اور سفید وشفاف موتی کے بنے ہوئے تھے اور تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔ نیز نے دیکھا کہ ہر محل کے نیچے رنگ برنگ کی نہریں جاری ہیں۔ کوئی شفا میٹھے اور ٹھنڈے پانی کی ہے کوئی نہایت شیریں اور سفید دود کی ہے کوئی نہایت نفیس شراب طہور کی ہے کوئی بڑے ذائقہ والے خالص شہد کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ، فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ، وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ، وَاَنْهٰ

مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ
وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۔

مولا فرماتا ہے کہ ڈرنے والوں سے جس جنت کا وعدہ کیا
جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں جاری
ہیں جن میں بو کا نام نہیں اور ایسے دودھ کی نہریں بہ رہی ہیں جن
کا ذائقہ مطلق نہیں بدلتا اور ایسی لذیذ شراب طہور کی نہریں
جاری ہیں جو پینے والوں کے لئے نہایت خوش ذائقہ ہوں گی
اور علاوہ ان کے نہایت صاف شفاف شہد خالص کی نہریں
بہ رہی ہیں اور ڈرنے والوں کے لئے وہاں طرح طرح کے
میوے نہایت لذیذ موجود ہیں۔

نظم

تم نے دیکھا سنا کچھ اے جناب ملنے والا ہے وہ کیا کیا کچھ ہمیں جن کو دیکھا ہے رسول اللہ نے وان آنکھوں پہ یہ امت نثار	نعمت و انعام مولا بے حساب کیسی کیسی نعمتیں اور لذتیں! اپنی آنکھوں سے ہمارے شاہ نے دیکھ آئی ہیں جو جنت کی بہار

ہم اگر اللہ سے ڈرتے رہیں
نعمتیں یہ سب ملیں گی بس ہمیں

Marfat.com

چوتھا منظر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے جنت
کے محلوں کے گرداگرد ایسے درخت دیکھے جو خالص سونے کے
اور جن کی شاخیں اور ٹہنیاں جگمگاتے ہوئے موتیوں کی جڑ
کے گدّے شفاف چاندی کے جن کی جڑیں مشک و عنبر میں
دبی ہوئی۔ نیز میں نے ہر محل پر چھایا ہوا ایک درخت دیکھ
جس کی دل کشی کی لذّت بیان سے باہر ہے میں نے حیرت میں
آکر دریافت کیا کہ اے جبرئیلؑ یہ درخت کیسا ہے جس کی کیفیا
و لذات کی کوئی انتہا باقی نہیں رہتی۔ جبرئیل امین نے کہا یا نبی
یہی وہ درخت ہے جس کی نسبت معبود کریم اپنے قرآن میں ارشاد
ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ
حُسْنُ مَاٰبٍ ہ یعنی جو مسلمان نیک عمل کرتے رہیں گے ان کے
طوبیٰ کا درخت جنت میں تیار ہے جس کے صرف دیکھنے میں ہی ا
کی لذتیں ہیں اور پھلوں کی لذتوں کا تو کچھ بیان ہی نہیں ہو سکتا۔
کے پتّے پتّے نہیں ہیں بلکہ اہل جنت کے کپڑے ان کے پہننے کے
ہیں جن میں ہزار ہا رنگ اپنی رنگینیں دکھا رہے ہیں نیز اس درخ

Marfat.com

وبی کے پھل اتنے بڑے ہیں جیسے حجازی مٹکے جن میں ہر ایک پھل کی رنگت جداگانہ ہے جن کی خوشبو سے تمام جنت مہک رہی ہے

نظم

نیک اعمال کا ثمرہ اس قدر	اور نیکوں کیلئے یہ کرّوفر
نیک بندوں کیلئے تیار ہے	نعمتوں کا خلد میں انبار ہے
نیکیوں میں دل مگر لگتا نہیں	نیکیوں کی کچھ ہمیں پروا نہیں
آہ مسلم نیکیاں مفقود کیں	اور نافرمانیاں موجود کیں

نیکیوں میں کاش تیرا دل لگے
کاش تجھ کو سایۂ طوبیٰ ملے

پانچواں منظر

جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام مجھے جنت کی سیر دکھاتے پھر رہے تھے کہ ایک مقام عالی پر یاقوت سرخ کا ایک ایسا محل نظر آیا جس کے اندر ستر ہزار محل بنے ہوئے تھے ہر محل میں ستر ہزار نہایت شفاف وسفید موتیوں کے خیمے نصب تھے نیز یہ محل اور خیمے اتنے صاف وشفاف تھے کہ ہر ایک

Marfat.com

ظَاہِرُھَا مِنْ بَاطِنِہَا وَبَاطِنُہَا مِنْ ظَاہِرِہَا یعنی اندر سے باہر اور باہر سے اندر کی چیزیں صاف نظر آتی ہیں۔ نیز ان خیموں میں سونے کے اونچے تخت بچھے ہوئے تھے جن پر جنت کے جواہرات جڑے ہوئے تھے اور مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ان سونے کے تختوں پر سندس اور استبرق کے ریشمی قالین بچھے ہوئے تھے اور حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ۔ ان خیموں میں حوریں اتنے حسن وجمال والی بیٹھی ہیں کَاَنَّہُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ گویا وہ سرخ یاقوت اور سچے مونگوں کی بنی ہوئی ہیں اور ہر ایک حور کے سامنے ستر ہزار غلمان سات سات برس کی عمر والے جن کے حسن وجمال کَاَنَّہُمْ لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ وہ گویا سچے موتیوں کے بنے ہوئے ہیں نیز یہ جملہ ساز وسامان اور محل ومکان اور حور وغلمان یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے انتظار میں ہیں۔ اِنَّہُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۔

نظم

ہو رہا ہے تیرا مسلم انتظار	کچھ خبر بھی ہے تجھے اے باوقار
ہو وہاں کے واسطے تیار تو	اے مسلماں دیکھ اپنی آبرو
حور وغلماں منتظر ہیں سب ترے	کب ملے تو ان سے جا کر کب ملے

کیسی تیاری ہے واں تیرے لئے		تو بھی کچھ تیار ہے واں کے لئے
انتظاری ہے	تری کس دھوم کی	
	اے صفا کچھ تونے بھی معلوم کی	

چھٹا منظر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں ایک عالی شان محل دیکھا جس میں نہریں جاری ہیں اور نہایت نفیس و شفاف حوض بنے ہوئے ہیں جس کے ایک حوض پر میں نے دیکھا کہ ایک حور منہ دھو رہی ہے جس کا رنگ گندی ہے جسے دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ جنت کی حور اور اس کا گندمی رنگ یہاں تو چاند اور سورج کی مات کرنے والے حسن و جمال ہر ایک حور و غلمان کے ہیں اے جبریل یہ کیا بات ہے؟ بہشت میں اور گندمی رنگ جس پر جبریل امین نے کہا یا نبی اللہ آپ نے یہ بھی ملاحظہ فرمایا کہ یہ محل کس کا ہے ذرا محل کی پیشانی ملاحظہ کیجئے اب جو آپ محل کی پیشانی ملاحظہ فرماتے ہیں تو اس پر سونے کے حرفوں میں لکھا ہوا ہے هٰذَا مَكَانُ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ یعنی یہ عمر فاروق کے محلات ہیں یہ سن کر آں سرور عالم صلی اللہ

علیہ وسلم ان محلات سے باہر تشریف لے آئے! اور حضرت عمر کی غیرت وحیا سامنے آگئی۔ پھر جب مکہ معظمہ میں آپ نے حضرت عمر سے ان کی جنت کا ذکر کرتے ہوئے دریافت کیا کہ اے عمر میں نے تمہارے جنت کے محلوں میں ایک کالے رنگ کی حور کو دیکھا اور تعجب کیا کہ جنت میں اور کالے رنگ کی حور جس کو میں نے جبریل امین سے دریافت کیا۔ مگر اس کا انھوں نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا صرف اتنا ہی بتایا کہ یہ عمر کے محلات اور بس اے عمر یہ سیاہ رنگ کی حور تمہاری جنت میں کیوں دیکھی گئی؟

نظم

سن کے یہ مژدہ عمر روئے رہیں	روتے روتے ہچکیاں تک بندھ گئیں
اور پھر پیارے نبی سے عرض کی	مجھ کو کالا رنگ بھاتا ہے نبی
سن کے یہ روئے محمد مصطفےٰ!	اور کی اللہ کی حمد وثنا
اور کہا اے کبریا رب العلا	پورے کرتا ہے دلوں کے مدعا

جنت الفردوس میں سب کچھ دیا
جس کی جو خواہش ہے اے رب العلا

اللہ اللہ اس کو وہ اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے مـا

كُنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ یعنی جنت میں ہر ایک کی دلی خواہش کے مطابق نعمتیں موجود ہیں۔ (پ۲۴ حم السجدہ ۴ آیت ۶)

دوزخ کی جھلک

جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں جنت کی اجمالی سیر دیکھ چکا تو مجھ سے حضرت جبرئیل نے کہا یا نبی اللہ کیا دوزخ کی جھلک آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ فرمایا کہ ہاں بس ہیں قدرت ربی سے ایک پردہ ہٹایا گیا اور دوزخ کو ایک نظر دکھایا گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ حَفِظْنَا اَللّٰھُمَّ حَفِظْنَا لَھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِھِمْ ظُلَلٌ یعنی اوپر اور نیچے شامیانوں کی طرح تہ بہ تہ بڑے بڑے انگارے ہیں خچر کی برابر بچھو ہیں بختی اونٹوں کی برابر سانپ ہیں پہاڑوں کے برابر لوہے کی چکیاں ہیں بڑے بڑے لوہے کے آرے ہیں جنھیں دیکھ کر میں نے جبرئیل امین سے دریافت کیا کہ اے جبرئیل کیا دوزخی یہاں آکر چکیاں پیسیں گے اور لوہے کے آروں سے لکڑیاں بھی چیریں گے۔ جبرئیل امین نے کہا یا نبی اللہ دوزخی یہاں آکر چکیاں نہیں پیسیں گے اور لکڑیاں نہیں چیریں گے بلکہ وہ

Marfat.com

خود ان چکیوں میں پیسیں گے اور آروں سے چریں گے یہ سن کر اور یہ ناری جھلک دیکھ کر حضور کے قلب میں لرزہ پیدا ہوا کہ لب مبارک پر دہ حائل ہو گیا اور آپ نے وہیں یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِذَابِ جَھَنَّمَ۔

نظم

یا الٰہی نارِ دوزخ سے بچا — مجھکو اور میری امت کو اے خدا
کیونکہ جھیلا جائیگا اسکا عذاب — مجرموں کے جب یہاں ہونگے کباب
اے خدا تو مومنوں پر رحم کر — اے خدا تو مسلموں پر رحم کر
تو انھیں دوزخ میں گرنے سے بچا — تو انھیں جنت کے رستے پر لگا
تو مسلمانوں پہ مولا فضل! — اُن پہ کر اپنے کرم کی بس منظر

اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰمِیْنَ

معراج کی واپسی

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ان ہر دو مقامات کی سیر دیکھ چکا تو اب جبریل علیہ السلام مجھے لے اور چھٹے آسمان پر پہنچے۔ یہاں موسیٰ علیہ السلام نے پانچ مرتبہ قاب قوسین پر سفارش نماز کے لئے بھیجا تھا اس مرتبہ بھی موسیٰ نے یہی سوال

یا نبی اللہ فرمایئے کتنی نمازیں باقی رہیں۔ میں نے کہا اے موسیٰ کلیم اللہ پانچ نمازیں مجھ پر اور میری امت پر باقی رہیں۔ پینتالیس معاف ہو گئیں۔ حضرت موسیٰ نے پھر کہا جایئے اور اس میں بھی تخفیف کرایئے۔ میں نے کہا کہ اے موسیٰ اب تو مجھے شرم آتی ہے جبکہ معبود ذوالاشان نے یہ فرمایا کہ اے نبی یہ نمازیں گنتی میں اور ادا کرنے میں پانچ ہیں۔ مگر ثواب میں پچاس ہیں۔ اے موسیٰ گنتی میں پانچ اور ثواب میں پچاس۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ اس سے زیادہ کیا انعام واکرام ہوگا۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے مجھے اور میری امت کو دعا دی جن کی دعا لیتا ہوا میں وہاں سے چلا اور یکے بعد دیگرے ان چند پیغمبروں سے ملتا ہوا جن جن سے آسمانوں پر ملاقات ہوئی تھی ان کی مبارک بادی اور ان کی دعائیں لیتا ہوا جبریل کے ساتھ اسی نورانی مسند پر بیت المقدس پر آپہنچا۔

مبارک باد دنیا میں وہ شاہ مرسلیں آئے
حبیب اللہ بنکر جو عرش بریں آئے

مبارک قاب قوسین آپکو اے سید عالم
مبارک ہو کہ تاج اولیں و آخریں آئے

مبارک شافع روز جزا کا پھر یہاں آنا
نصیب اپنے کھلے یا رحمۃ للعالمیں تم آئے

مبارک دو جہاں کی سیر اے آقا مبارک ہو
مبارک اے نبی تم دیکھ فردوس بریں آئے

مبارک اے محمد مصطفےٰ کونین کے پیارے
مبارک ہیکہ تم محبوب رب العالمیں آئے

Marfat.com

مبارکباد دیتے ہیں ملائکہ دونوں عالم کے ۔ عجب دلہا بنا کر لیکے جبریل امیں آئے
مبارک اے نبی معراج کا یہ معجزہ تم کو! ۔ کہ ساری رات میں تم دیکھ سب کون و مکیں آئے

مکے کی منزل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں عالم بالا سے زمین بیت المقدس پر نازل ہوا اور صخرہ بیت المقدس پر پہنچا جہاں سے جبریل علیہ السلام نے مجھے اسی براق پر سوار کیا اور براق نے اسی تیز رفتاری سے مکہ کی منزل طے کرنی شروع کی آن فان میں براق روحا مقام پر پہونچا جو کہ مکہ کے قریب ہے وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک مکہ کا قافلہ جو مال تجارت لیکر بیت المقدس گیا تھا وہ قافلہ وہاں سے مال فروخت کرکے واپس آرہا ہے اور روحا مقام پر ان کا ایک اونٹ کھویا گیا ہے جس کی تلاش میں قافلے والے مصروف ہیں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو روکا اور اس سے اتر کر ان قافلہ والوں کے خیمے میں گئے جن کا خیمہ خالی تھا اہل قافلہ اونٹ کو تلاش کرنے کے لئے جنگلوں میں پڑے پھر رہے تھے آپ نے اس خیمہ میں پانی پیا اور پھر براق پر سوار ہو گئے، براق روانہ ہوا کہ اتنے میں ایک قافلہ مکہ کا اور ملا جناب

کے براق کی شدت اور تیز رفتاری سے ڈر کر اس قافلہ کا ایک اونٹ بدک گیا اور ایک اونٹ گر پڑا پھر جب سواری مقام تنعیم میں پہنچی تو ملاحظہ کیا کہ ایک خاکی رنگ کا اونٹ قافلہ کے آگے آگے چل رہا ہے اور یہ قافلہ عنقریب داخل مکہ ہوا چاہتا ہے۔

نظم

آگیا مکہ کا جنگل آگیا	صبح صادق ہو رہی ہے برملا
رات بھر میں ہو گیا کیا سے کیا	یہ رسول اللہ کا ہے معجزا
مانتے ہیں ہر نبی کا معجزا	معجزا معراج کا سب سے بڑا

معراج کی تکذیب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہو کر براق سے اترے اور ام ہانی کے مکان میں تشریف ارزانی فرمائی اور ان سے فرمایا کہ اللہ اکبر آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بڑی بڑی سیریں دکھائی ہیں۔ ام ہانی نے کہا کہ للہ قریش سے یہ کیفیات بیان نہ کیجئے گا وہ جھٹلائیں گے اور آپ کی شان میں گستاخیاں کریں گے کیونکہ سرے سے آپ کے معجزوں کے

Marfat.com

قائل نہیں ہیں مگر یہاں حکم خداوندی ہے کہ وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝ کہ نبی اپنے معبود کی نعمتیں آشکارا کرو خواہ کوئی مانے یا نہ مانے تصدیق کریگا صدیق کا رتبہ پائیگا تکذیب کریگا وہ اپنا کچھ کھوئیگا غرضکہ آن سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے مکان سے باہر تشریف لائے اور قریش کے لوگوں سے فرمایا کہ آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے بیت المقدس کی سیر دکھائی قریش نے یہ سنتے ہی آپ کی ہنسی اڑاتی اور آپ کے فرمان کا ذرا یقین نہ کیا ہرچند آپ نے فرمایا کہ تمہارا ایک قافلہ مجھے روحا مقام پر ملا۔ دوسرا مقام تنعیم میں ملا جو عنقریب داخل مکہ ہوا چاہتا ہے تیسرے قافلہ کا ایک اونٹ میری سواری سے بدک گیا اور ایک اونٹ گر پڑا مگر وہاں ایمان اور یقین کا مادہ ہی نہ تھا یقین آتا تو کیونکر آتا انکار ہی کرتے رہے جن میں سے بڑے فہیم اور سمجھ دار بولے کہ اچھا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ بیت المقدس کے دروازے کتنے ہیں اور ان دروازوں کی سیڑھیاں کتنی ہیں اور اس کے مینار کتنے ہیں چونکہ آں سرور عالم دروازے اور سیڑھیاں گننے تشریف نہیں لے گئے تھے ذرا خاموش ہوئے تھے کہ وہیں عرش الٰہی سے جبریلؑ کے نام حکم صادر ہوا۔

نظم

میرے پیارے کو نہ شرمندہ کرو
سامنے بیت المقدس لا رکھو

سیڑھیاں ساری بتائینگے نبیؐ
اور بتا دینگے یہ دروازے سبھی

کتنے ہیں مینار محرابیں ہیں کے
پوچھیں جو چاہیں رسول اللہ سے

الغرض بیت المقدس آگیا
اور نبیؐ نے انکو دی ہر شے بتا

سُن کے یہ قائل ہوئے اور یہ کہا
اے محمدؐ ہے یہ بس جادو ترا!

قصۂ معراج کی تکذیب کی!
دوزخی تھے دوزخی تھے دوزخی

معراج کی تصدیق

کفار قریش بیٹھے ہوئے معراج کا انکار کر رہے تھے کہ اتنے میں ابوبکرؓ آپہنچے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر آج کی رات اللہ تعالیٰ نے مَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا کعبہ سے بیت المقدس تک کی سیر مجھے دکھائی یہ سُن کر حضرت ابوبکر آپ کے سامنے خاموش بیٹھے رہے لَا وَ نَعَمْ کا کچھ جواب نہیں دیا آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ کیا تمہیں بھی اس خبر کی تصدیق میں کلام ہے اور کیا تم بھی قریش کی طرح اس خبر سے انکار کرو گے آپ کے جواب میں حضرت ابوبکر نے عرض کیا حضرت میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں مجھے اس خبر کی تصدیق میں ذرا تامل

Marfat.com

ہے۔ کیونکہ آپ اس خبر عجیب کے اظہار میں کچھ کمی فرما رہے ہیں اس لئے
مجھے قدرے تامل ہے یا نبی اللہ اگر آپ یوں فرمائیں کہ رات کو میں
بیت المقدس گیا اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کرتا
ہوا عرش و کرسی و لوح و قلم دیکھ کر جنت کی سیر کرتا ہوا آیا ہوں
تب میں یقین کروں گا کہ آپ سچے ہیں اور اسی وقت میں اس خبر
کی تصدیق نہایت کھلے دل سے کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ ابو بکر
تو ایسا ہی ہے جیسا تو کہہ رہا ہے۔ مگر میں نے قریش کے سامنے
یہ خبر کمی کے ساتھ بیان کی تھی الحمد للہ کہ تو نے اس پوری خبر
یعنی قصہ معراج کی تصدیق کی چنانچہ اسی روز سے حضرت ابو بکر
کا لقب صدیق اکبر ہو گیا۔

نظم

بن گئے تصدیق سے صدیق کیا — کام یہ ایمان کا پہلا کیا
چاہئے ایمان ایسا ہی ہمیں — جملہ باتوں کو نبی کی سچ کہیں
دوستو معراج کا قصہ سنا — معجزہ تھا یہ رسول اللہ کا
وہ رسول محترم ہم کو دیئے — اے خدا قربان تیرے فضل کے
جانفشانی بندۂ اسحٰق کی — کر قبول اے میرے مولا ع...

خـتـم شـد

A A ENTERED

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

﴿ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴾

معراجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف

مولانا مولوی محمد اسحاق مرحوم مدیر الوعظ

[illegible] کیا ہے معراج رسولؐ
غیب کی اک کتھا ہے معراج رسولؐ

شان یہ کس کی ہویدا ہوگی آج
رتبہ یہ کس کا ہے معراج رسولؐ

ایک ہی شان حبیبی کی ہے شان
ایک ہی رتبہ ہے معراج رسولؐ

آج بس سب کچھ دکھایا جائے گا
مرضی مولا ہے معراج رسولؐ

آدمؑ و عیسیٰؑ خلیلؑ و یوسفؑ
ہیں۔ مگر یکتا ہے معراج رسولؐ

طان حسین اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب بندر روڈ کراچی

Marfat.com